نحو کلام میں جیسے نمک طعام میں

آسان نحو

اول

از

حضرت مولانا سعید احمد صاحب پالنپوری

استاذ دار العلوم دیوبند

بکڈپو

النحو في الكلام كالملح في الطعام

آسان نحو

حصہ اوّل

از

حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری

اُستاذ حدیث دار العلوم دیوبند (یوپی)

ناشر

یحیٰ بکڈپو

۳۱۲۲، گلی سوشیلا، ترکمان گیٹ، دہلی-۶۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ چند

یہ آسان نحو کا دوسرا حصّہ ہے، پہلا حصّہ اگر بچّوں نے مضبوط کر لیا ہوگا تو وہ فن کی ضروری اصطلاحات سے واقف ہو چکے ہوں گے اور وہ یہ حصّہ بہت آسانی سے پڑھیں گے، اس حصّہ میں حصّۂ اوّل کے مضامین کا اعادہ کر کے مزید ضروری باتیں بیان کی گئی ہیں اور بہت کچھ عربی کتابوں کے لئے چھوڑ دیا گیا ہے۔ حصّۂ دوم کے بعد شرح مأۃ عامل یا اس معیار کی کوئی اور کتاب شروع کرائی جا سکتی ہے —— اس حصّہ میں بھی اسباق کی مقدار معتدل رکھی گئی ہے۔ بعض اسباق جو لمبے نظر آتے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں حصّۂ اوّل کے مضامین کا اعادہ ہے جو بچوں کا یاد کیا ہوا مواد ہے تاہم اگر استاذ صاحب مناسب خیال کریں تو اسباق کی مقدار کم و بیش کر سکتے ہیں۔

کتاب پڑھاتے ہوئے تین باتیں ملحوظ رکھی جائیں (۱) کتاب میں جو مشقی سوالات ہیں ان کا خاص طور پر اہتمام کیا جائے (۲) فن نحو میں درک پیدا کرنے کے لئے قواعد کا اجراء ضروری ہے لہذا طلبہ سے عربی جملوں کی ترکیب کرائی جائے (۳) دورانِ ترکیب خواندہ قواعد بار بار پوچھے جائیں تاکہ قواعد ذہن نشین ہو جائیں۔

آخر میں دست بدعا ہوں کہ پروردگار عالم اس معمولی محنت کو قبول فرمائیں اور نونہالوں کو اس سے فیض یاب فرمائیں (آمین) وصلی اللہ علی النبی الکریم والحمد للہ ربّ العالمین۔

سعید احمد عفا اللہ عنہ پالن پوری
خادم دار العلوم دیوبند
۵ رجمادی الثانیہ ۱۴۱۷ھ

فہرست مضامین

مقدّمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

امابعد! جب میں نے اپنے لڑکے احمد سلمہ کو حضرت مولانا مشتاق احمد صاحب چرتھاولی رحمہ اللہ کی مشہور کتاب "علم النحو" پڑھانی شروع کی تو پہلی فصل پوری کرتے ہی میں نے محسوس کیا کہ بچہ ان مضامین کو برداشت نہیں کر پا رہا ہے۔ کیونکہ اردو میں لکھی گئی نحو کی کتابوں میں عام طور پر تدریج ملحوظ نہیں رکھی گئی ہے، جب کہ یہ بات ضروری ہے۔

میں نے مولانا حافظ عبد الرحمٰن صاحب امرت سری رحمہ اللہ کی "کتاب النحو" بھی دیکھی تو وہ اور بھی مشکل نظر آئی۔ اسلئے میں نے اپنے بچہ کی ضرورت سے "آسان نحو حصہ اوّل" مرتب کیا تاکہ بتدریج اس کو فن کی تعلیم دی جائے۔ اس رسالہ میں اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ بچے کے ذہن پر یکبارگی بہت زیادہ بوجھ نہ پڑ جائے اور اس کو فنِ نحو بہت زیادہ مشکل نظر نہ آئے۔ چنانچہ ہر باب میں صرف ابتدائی ضروری باتیں اس رسالہ میں لی گئی ہیں۔ باقی باتیں حصۂ دوم کے لئے اٹھا رکھی ہیں —— یہاں یہ بات بھی عرض ہے کہ بچوں کو علم نحو کی کتاب عربی زبان شروع کرتے ہی فوراً شروع نہیں کرانی چاہئے۔ عربی کی تعلیم القراءۃ (ریڈر) سے شروع کرانی چاہئے مثلاً منہاج العربیہ اوّل، دوم، پھر قصص النبیین اوّل، دوم پڑھانی چاہئیں، پھر جب بچے کو عربی کی شُد بُد ہو جائے تو آسان نحو حصہ اوّل شروع کرانا چاہئے۔ اس میں کل تینتیس سبق ہیں۔ یہ رسالہ زیادہ سے زیادہ دو ماہ میں پورا ہو جانا چاہئے۔ اساتذہ کو چاہئے کہ اسے خوب یاد کرائیں اور بقدر ضرورت ہی سمجھائیں، حواشی اساتذہ کے لئے ہیں۔ جب یہ حصہ خوب مضبوط ہو جائے تو حصہ دوم شروع کرائیں۔

اللہ تعالیٰ اس رسالہ سے سب بچوں کو نفع پہنچائیں۔ والسلام

سعید احمد عفا اللہ عنہ پالن پوری
خادم دار العلوم دیوبند
۱۸ ربیع الثانی ۱۴۱۷ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلا سبق

علم نحو کی تعریف:۔ علم نحو وہ علم ہے جس سے کلمات کو جوڑنے کا طریقہ معلوم ہو، اور ہر کلمہ کے آخری حرف کا اعراب معلوم ہو۔

فائدہ اس علم کا یہ ہے کہ اس سے عربی زبان بولنے میں اور لکھنے میں غلطی کرنے سے آدمی محفوظ رہتا ہے۔

لفظ:۔ جو بات بھی آدمی کے منہ سے نکلے۔

لفظ موضوع:۔ معنیٰ دار لفظ جیسے قَلَمٌ

لفظ مہمل:۔ بے معنیٰ لفظ جیسے دَیْز (زید کا اُلٹا)

لفظِ موضوع کی دو۲ قسمیں ہیں مفرد اور مرکب۔

مُفرد:۔ وہ اکیلا لفظ ہے جو ایک معنیٰ بتائے، جیسے قَلَمٌ

کلمہ:۔ مفرد کو کلمہ بھی کہتے ہیں۔

کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔ اِسم، فعل اور حرف

اسم:۔ وہ کلمہ ہے جس کے معنیٰ دوسرے کلمہ کو ملائے بغیر سمجھ میں آجائیں اور اس میں تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جائے جیسے قَلَمٌ۔ کِتَابٌ

فعل:۔ وہ کلمہ ہے جس کے معنیٰ دوسرے کلمہ کو ملائے بغیر سمجھ میں آجائیں اور اس میں تین زمانوں[لہ] میں سے کوئی زمانہ پایا جائے جیسے کَتَبَ (لکھا اس نے گذشتہ زمانہ میں) یَکْتُبُ (لکھتا ہے وہ فی الحال یا لکھے گا وہ آئندہ زمانہ میں)

حرف:۔ وہ کلمہ ہے جس کے معنیٰ دوسرے کلمہ کو ملائے بغیر سمجھ میں نہ آئیں جیسے مِنْ (سے) فی (میں) اِلیٰ (تک) عَلیٰ (پر) جب تک ان حرفوں کے ساتھ کوئی اسم یا فعل نہ ملایا جائے کچھ فائدہ حاصل نہ ہوگا۔

لہ زمانے تین ہیں ماضی (گذرا ہوا) حال (موجود) اور مستقبل (آئندہ)

دوسرا سبق

اسم کی علامتیں چند یہ ہیں (۱) اس کے شروع میں اَلْ ہو، جیسے اَلرَّجُلُ (۲) اس پر حرف جر آئے جیسے فِی المَسْجِدِ (۳) اس پر تنوین آئے جیسے رَجُلٌ (۴) وہ مضاف ہو جیسے قَلَمُ قَاسِمٍ (۵) وہ مُسندالیہ[1] ہو جیسے اَلْکِتَابُ جَدِیْدٌ

فعل کی علامتیں (۱-۳) اس پر قَدْ، سین اور سوف آئیں جیسے قَدْضَرَبَ (تحقیق مارا اس نے)، سَیَضْرِبُ (ابھی مارے گا)، سَوْفَ یَضْرِبُ (عنقریب مارے گا) (۴) اس پر جزم دینے والا حرف آئے جیسے لَمْ یَضْرِبْ (نہیں مارا اس نے) (۵) اس کے ساتھ ضمیر مرفوع متصل آئے جیسے کَتَبُوْا (لکھا انھوں نے)

حرف کی علامت یہ ہے کہ اس میں اسم اور فعل کی علامتیں نہ پائی جائیں۔

اسم کی تین قسمیں ہیں۔ جامد، مصدر اور مشتق۔

جامد:- وہ اسم ہے جو نہ خود کسی سے بنا ہو، نہ کوئی اور کلمہ اس سے بنے جیسے رَجُلٌ، فَرَسٌ۔

مصدر:- وہ اسم ہے جو خود تو کسی سے نہ بنا ہو مگر اس سے دوسرے الفاظ بنتے ہوں جیسے نَصْرٌ، ضَرْبٌ

مشتق:- وہ اسم ہے جو مصدر سے بنا ہو، یہ پانچ[2] ہیں۔ اسم فاعل، اسم مفعول اسم آلہ، اسم ظرف اور اسم تفضیل جیسے عَالِمٌ، مَعْلُوْمٌ، مِفْتَاحٌ، مَسْجِدٌ اور اَکْبَرُ

---

[1] مسندالیہ وہ اسم ہے جس کی طرف کوئی چیز منسوب کی گئی ہو جیسے کتاب کی طرف نیا ہونا منسوب کیا گیا ہے پس الکتاب مسندالیہ ہے

[2] یہ صرف مشہور اسمائے مشتقہ ہیں۔

تیسرا سبق

مرکب وہ بات ہے جو دو یا زیادہ کلموں سے مل کر بنے۔

مرکب کی دو قسمیں ہیں۔ مرکب مفید اور مرکب غیر مفید۔

مرکب مفید وہ بات ہے جس سے سننے والے کو کسی واقعہ کی خبر یا کسی بات کی طلب معلوم ہو جیسے حَسَنٌ حَاضِرٌ (حسن موجود ہے) اِیْتِ بِالْمَاءِ (پانی لاؤ) پہلے جملہ سے سامع کو حَسَن کے موجود ہونے کی اطلاع اور دوسرے جملہ سے پانی کی خواہش معلوم ہوتی ہے۔

فائدہ:۔ مرکب مفید کو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔

مرکب غیر مفید وہ بات ہے جس سے سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم نہ ہو جیسے قَلَمُ سَعِیْدٍ (سعید کا پین)

جملہ دو طرح کا ہوتا ہے۔ جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ۔

جملہ خبریہ:۔ وہ جملہ ہے جس کے بولنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں اور یہ دو قسم پر ہے جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ۔

جملہ اسمیہ:۔ وہ جملہ ہے جس کا پہلا جزء اسم ہو اور دوسرا جزء خواہ اسم ہو یا فعل جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ اور زَیْدٌ قَامَ

جملہ فعلیہ:۔ وہ جملہ ہے جس کا پہلا جزء فعل ہو جیسے قَامَ زَیْدٌ

جملہ انشائیہ:۔ وہ جملہ ہے جس کے بولنے والے کو سچا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں جیسے اِیْتِ بِالْمَاءِ

مرکب غیر مفید کی چند قسمیں ہیں، اُن میں سے دو یہ ہیں۔

(۱) **مرکب اضافی:۔** جس کا پہلا جزء مضاف اور دوسرا جزء مضاف الیہ ہو جیسے کِتَابُ قَاسِمٍ۔

(۲) **مرکب توصیفی:۔** جس کا پہلا جزء موصوف اور دوسرا صفت ہو جیسے ثَوْبٌ جَمِیْلٌ

چوتھا سبق

تعداد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں۔ واحد۔ تثنیہ اور جمع

واحد:۔ وہ اسم ہے جو ایک پر دلالت کرے جیسے رجلٌ (ایک مرد)

تثنیہ:۔ وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے جیسے رجلانِ (دو مرد)

جمع:۔ وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے جیسے رجالٌ (بہت سے مرد)

تثنیہ بنانے کا قاعدہ:۔ واحد کے آخر میں حالتِ رفعی میں الف ماقبل مفتوح اور نون مکسور اور حالتِ نصبی و جری میں ی ماقبل مفتوح اور ن مکسور بڑھائی جائے جیسے رجل سے رجلانِ اور رجلَینِ

جمع کی دو قسمیں ہیں۔ جمع مکسّر اور جمع سالم

جمع مُکَسَّر:۔ وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن باقی نہ رہے۔ یہ جمع واحد میں تبدیلی کرنے سے بنتی ہے جیسے رَجُلٌ کی جمع رِجَالٌ

جمع سَالم:۔ وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن باقی رہے۔ اس کی پھر دو قسمیں ہیں۔ جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم۔

جمع مذکر سَالم بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ واحد کے آخر میں حالت رفعی میں واؤ ماقبل مضموم اور ن مفتوح اور حالتِ نصبی و جری میں ی ماقبل مکسور اور ن مفتوح بڑھائی جائے جیسے مُسْلم کی جمع مسلمون اور مسلمین۔

جمع مؤنث سَالم بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ واحد کے آخر میں الف اور لمبی ت بڑھائی جائے جیسے مُسْلمةٌ کی جمع مُسْلِمَاتٌ

نوٹ

جمع بناتے وقت واحد میں سے تانیث کی علامت گول ۃ کو حذف کر دیں گے۔

پانچواں سبق

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں مذکر اور مؤنث

مذکر:- وہ اسم ہے جس میں تانیث کی کوئی علامت نہ پائی جاتی ہو، جیسے رجلٌ، فرسٌ، کتابٌ

مؤنث:- وہ اسم ہے جس میں تانیث کی کوئی علامت پائی جاتی ہو جیسے طلحۃ، تانیث کی تین علامتیں ہیں (۱) گول ۃ جیسے طلحۃ، قلنسوۃ (۲) الف مقصورہ[1] جیسے صُغریٰ، کُبریٰ (۳) الف ممدودہ[2] جیسے حَمْرَاءُ بَیْضَاءُ

اور علامت پائے جانے کے اعتبار سے مؤنث کی دو قسمیں ہیں، مؤنث قیاسی اور مؤنث سماعی۔

مؤنث قیاسی:- وہ ہے جس میں تانیث کی علامت لفظوں میں موجود ہو جیسے طلحۃ، صغریٰ، حمراء

مؤنث سماعی:- وہ ہے جس میں لفظوں میں تانیث کی علامت موجود نہ ہو مگر اہل زبان اس کو مؤنث مانتے ہوں جیسے اَرْضٌ۔ شَمْسٌ

چند مؤنث سماعی یہ ہیں:- (۱) وہ تمام اسماء جو مؤنث کے نام ہوں جیسے مریم۔

(۲) وہ تمام اسماء جو عورتوں کے لئے خاص ہوں جیسے اُمٌّ، اُخْتٌ

(۳) وہ تمام اسماء جو کسی شہر یا قبیلہ کے نام ہوں جیسے شام، مصر، قریش

(۴) انسان کے جو اعضاء ڈبل ہیں ان پر دلالت کرنے والے اسماء جیسے یَدٌ عین وغیرہ (مگر صُدْغ، مِرفق، حَاجِبٌ اور خَدٌّ مؤنث نہیں ہیں)۔

---

[1] الف مقصورہ وہ الف ہے جو کھینچ کر نہ پڑھا جائے۔

[2] الف ممدودہ وہ الف ہے جو کھینچ کر پڑھا جائے۔

چھٹا سبق

تعیین اور عدم تعیین کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں معرفہ اور نکرہ

معرفہ:۔ وہ اسم ہے جو متعین چیز پر دلالت کرے۔ یہ سات چیزیں ہیں۔

(۱) ضمیریں جیسے ھُوَ، اَنْتَ، اَنَا وغیرہ

(۲) اَعلام (نام) جیسے زید، دھلی وغیرہ

(۳) اسمائے اشارہ جیسے ھٰذا، ذٰلك وغیرہ

(۴) اسمائے موصولہ جیسے الّذی، الّتی وغیرہ

(۵) مُعَرّف باللام یعنی وہ نکرہ جس کو اَلْ کے ذریعہ معرفہ بنایا گیا ہو۔ جیسے اَلرجلُ۔

(۶) ہر وہ اسم جو مذکورہ بالا پانچ قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو جیسے کتابُہٗ، قلم سعیدٍ، کتاب ھٰذا، کُرّاسَۃُ الذی عندك، قمیص الرجل۔[1]

(۷) معرفہ بہ ندا، یعنی جو پکارنے کی وجہ سے متعین ہوا ہو جیسے یا رجل۔

نکرہ:۔ وہ اسم ہے جو غیر متعین چیز پر دلالت کرے۔ جیسے فرس (کوئی گھوڑا)

نوٹ معرفہ کی ساتوں قسموں کے علاوہ تمام اسماء نکرہ ہیں۔

---

[1] یہ مثالیں ترتیب وار ہیں، پہلی مثال میں کتاب کی اضافت ضمیر کی طرف ہے، دوسری مثال میں قلم کی اضافت علم کی طرف ہے۔ تیسری مثال میں کتاب کی اضافت اسم اشارہ کی طرف ہے، چوتھی مثال میں کُرّاسَۃٌ کی اضافت اسم موصول مع صلہ کی طرف ہے اور آخری مثال میں قمیص کی اضافت معرّف باللام کی طرف ہے ۱۲

ساتواں سبق

آخری حرف کی تبدیلی کے اعتبار سے کلمہ کی دو قسمیں ہیں معرب اور مبنی

معرب:- وہ کلمہ ہے جس کا آخری حرف عامل کے بدلنے کی صورت میں بدلتا رہتا ہو۔

عامل:- وہ ہے جس کی وجہ سے معرب کے آخر میں تبدیلی ہوتی ہے۔

اعراب:- وہ تبدیلی ہے جو معرب کے آخری حرف میں ہوتی ہے۔

محل اعراب:- معرب کا آخری حرف ہے۔ جیسے جَاءَ زَیْدٌ، رَأَیْتُ زَیْدًا، مَرَرْتُ بِزَیْدٍ میں زید معرب ہے اور جاء، رَأیتُ اور ب (حرفِ جر) عامل ہیں اور زید پر رفع، نصب اور جر اعراب ہیں اور زید کی دال محل اعراب ہے۔

قاعدہ:- اسم معرب کے تین اعراب ہیں رَفْعٌ، نَصَبٌ، اور جَرٌ اور جس اسم پر رفع ہو اس کو مرفوع اور جس پر نصب ہو اس کو منصوب اور جس پر جر ہو اس کو مجرور کہتے ہیں۔

مبنی:- وہ کلمہ ہے جو ہمیشہ ایک حال پر رہتا ہو، عامل کے بدلنے سے اس میں تبدیلی نہ آتی ہو جیسے جَاءَ هٰذَا، رَأَیْتُ هٰذَا، اور مَرَرْتُ بِهٰذَا ان مثالوں میں هٰذَا مبنی ہے۔

یہ شعر یاد کرلیں ؎

معربْ آں باشد کہ گردد بار بار
مبنی آں باشد کہ ماند برقرار[1]

---

[1] ترجمہ:- معربْ وہ کلمہ ہے جو بار بار گھومے یعنی بدلے ؛ مبنی وہ کلمہ ہے جو ایک حالت پر برقرار رہے

آٹھواں سبق

مبنیات[1] آٹھ ہیں ان میں سے ایک مضمرات یعنی ضمیریں ہیں۔

ضمیر:- وہ اسم ہے جو غائب یا حاضر یا متکلم پر دلالت کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہو۔ ضمیریں پانچ ہیں[2]۔ مرفوع متصل، مرفوع منفصل، منصوب متصل منصوب منفصل اور مجرور متصل (مجرور منفصل کوئی ضمیر نہیں ہے)

(۱) **مرفوع متصل**:- وہ ضمیریں ہیں جو فاعل بنتی ہیں اور فعل سے ملی ہوئی آتی ہیں۔ یہ چودہ ہیں۔

ضَرَبَ (میں ھو پوشیدہ) ضَرَبَا (میں الف تثنیہ) ضَرَبُوْا (میں واؤ جمع)
ضَرَبَتْ (میں ھی پوشیدہ) ضَرَبَتَا (میں الف تثنیہ) ضَرَبْنَ (میں نون جمع مؤنث)
ضَرَبْتَ (میں تَ مفتوح) ضَرَبْتُمَا (میں تما) ضَرَبْتُمْ (میں تُمْ)
ضَرَبْتِ (میں تِ مکسور) ضَرَبْتُمَا (میں تما) ضَرَبْتُنَّ (میں تُنَّ)
ضَرَبْتُ (میں تُ مضموم) ضَرَبْنَا (میں نا)

(۲) **مرفوع منفصل**:- وہ ضمیریں ہیں جو فاعل[3] یا مبتدا بنتی ہیں اور فعل سے جدا آتی ہیں، یہ بھی چودہ[4] ہیں۔

هُوَ، هُمَا، هُمْ ـ هِيَ، هُمَا، هُنَّ ـ أَنْتَ، أَنْتُمَا، أَنْتُمْ
أَنْتِ، أَنْتُمَا، أَنْتُنَّ ـ أَنَا، نَحْنُ

---

[1] مبنیات یہ ہیں (۱) مضمرات (۲) اسمائے اشارہ (۳) اسمائے موصولہ (۴) اسمائے افعال (۵) اسمائے اصوات (۶) اسمائے ظروف (۷) اسمائے کنایات (۸) مرکب بنائی (اس رسالہ میں صرف اوّل تین کو بیان کیا گیا ہے) [2] حقیقت میں ضمیریں تین ہی ہیں (۱) مرفوع متصل یعنی ضرب، ضربا الخ (۲) مرفوع منفصل یعنی ھو، ھما الخ (۳) ہٗ، ھُمَا، ھُمْ الخ یہ ضمیریں جب فعل سے متصل آتی ہے تو منصوب متصل کہلاتی ہیں اور حرف جر سے یا اسم سے متصل آتی ہیں تو مجرور متصل کہلاتی ہیں اور جب ان کو منصوب منفصل بنانا ہوتا ہے تو اس کے شروع میں اِیَا بڑھا دیتے ہیں [3] ان ضمائر کو فعل سے علیحدہ نہیں لکھا جا سکتا [4] جیسے هُوَ حَاضِرٌ میں ھو مبتدا ہے اور کَتَبْتُ اَنَا میں اَنَا ضمیر فاعل تُ کی تاکید ہے اسلئے وہ بھی فاعل ہے ۱۲۔

(۳) **منصوب متصل**:- وہ ضمیریں ہیں جو مفعول بہ بنتی ہیں اور فعل سے ملی ہوئی آتی ہیں۔ یہ بھی چودہ ۱۴ ہیں:-

ضَرَبَهٗ ضَرَبَهُمَا ضَرَبَهُمْ ضَرَبَهَا ضَرَبَهُمَا ضَرَبَهُنَّ
ضَرَبَكَ ضَرَبَكُمَا ضَرَبَكُمْ ضَرَبَكِ ضَرَبَكُمَا ضَرَبَكُنَّ
ضَرَبَنِیْ ضَرَبَنَا

(۴) **منصوب منفصل**:- وہ ضمیریں ہیں جو مفعول بہ یا کوئی اور منصوب بنتی ہیں اور فعل سے جُدا آتی ہیں۔ یہ بھی چودہ ۱۴ ہیں

اِیَّاهُ اِیَّاهُمَا اِیَّاهُمْ اِیَّاهَا اِیَّاهُمَا اِیَّاهُنَّ
اِیَّاكَ اِیَّاكُمَا اِیَّاكُمْ اِیَّاكِ اِیَّاكُمَا اِیَّاكُنَّ
اِیَّایَ اِیَّانَا

(۵) **مجرور متصل**:- وہ ضمیریں ہیں جو حرفِ جر کے بعد آئیں تو مجرور اور کسی اسم کے بعد آئیں تو مضاف الیہ بنتی ہیں۔ یہ بھی چودہ ۱۴ ہیں۔

حرف جر کے بعد۔ لَهٗ لَهُمَا لَهُمْ لَهَا لَهُمَا لَهُنَّ
لَكَ لَكُمَا لَكُمْ لَكِ لَكُمَا لَكُنَّ لِیْ لَنَا

اسم کے بعد۔ كِتَابُهٗ كِتَابُهُمَا كِتَابُهُمْ كِتَابُهَا كِتَابُهُمَا كِتَابُهُنَّ
كِتَابُكَ كِتَابُكُمَا كِتَابُكُمْ كِتَابُكِ كِتَابُكُمَا كِتَابُكُنَّ كِتَابِیْ كِتَابُنَا

نواں ۹ سبق

دوسرا اسم مبنی اسمائے اشارہ ہیں

اسم اشارہ:- وہ اسم ہے جو کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے بنایا گیا ہو
اسمائے اشارہ دو ۲ قسم کے ہیں ایک قریب کی طرف اشارہ کرنے کے لئے

دوسرے دور کی طرف اشارہ کرنے کے لئے۔ اسمائے اشارہ قریب یہ ہیں۔

هٰذَا (واحد مذکر کیلئے) هٰذَانِ (تثنیہ مذکر کیلئے) هٰذِهٖ (واحد مؤنث کیلئے)

یہ ایک مرد — یہ دو مرد — یہ ایک عورت

هَاتَانِ (تثنیہ مؤنث کے لئے) هٰؤُلَاءِ (جمع مذکر و مؤنث کیلئے)

یہ دو عورتیں — یہ سب مرد یا سب عورتیں

اسمائے اشارہ بعید یہ ہیں

ذٰلِكَ (واحد مذکر کیلئے) ذَانِكَ (تثنیہ مذکر کیلئے) تِلْكَ (واحد مؤنث کیلئے)

وہ ایک مرد — وہ دو مرد — وہ ایک عورت

تَانِكَ (تثنیہ مؤنث کیلئے) اُولٰئِكَ (جمع مذکر و مؤنث کے لئے)

وہ دو عورتیں — وہ سب مرد یا سب عورتیں

قاعدہ:۔ (۱) اسم اشارہ سے جس چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے اس کو مُشَارٌ اِلَیْهِ کہتے ہیں۔ (۲) اسم اشارہ اور مشار الیہ کا اعراب ایک[1] ہوتا ہے، البتہ اسم اشارہ پر اعراب ظاہر نہیں ہوتا کیونکہ وہ مبنی ہے۔

دسواں سبق

تیسرا اسم مبنی اسمائے موصولہ ہیں۔

---

[1] جیسے هٰذَا الْقَلَمُ نَفِيْسٌ (یہ پین عمدہ ہے) ترکیب۔ هٰذَا اسم اشارہ۔ الْقَلَمُ مشارٌ الیہ۔ اسم اشارہ اور مشار الیہ مل کر مُبتدا، نَفِيْسٌ خبر۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ اس مثال میں هٰذَا مرفوع ہے کیونکہ وہ مبتدا ہے۔ اسلئے الْقَلَمُ بھی مرفوع ہے کیونکہ وہ مشار الیہ ہے ۱۲

اسم موصول[۱]:- وہ اسم ہے جو صلہ کے ساتھ ملے بغیر جملہ کا جزء نہ بن سکے جیسے جَاءَ الذی ضَرَبَكَ (وہ شخص آیا جس نے آپ کو مارا ہے) اس میں الذی اسم موصول ہے اور جملہ ضربك صلہ ہے اور موصول صلہ مل کر جاء کا فاعل ہیں۔

چند اسمائے موصولہ یہ ہیں

الذی (واحد مذکر کیلئے) اَلّذَانِ/اَلّذَیْنِ (تثنیہ مذکر کیلئے) اَلّذِیْنَ (جمع مذکر کیلئے)

وہ ایک مرد جو کہ — وہ دو مرد جو کہ — وہ سب مرد جو کہ

اَلّتِیْ (واحد مؤنث کیلئے) اَللّتَانِ/اَللّتَیْنِ (تثنیہ مؤنث کیلئے) اَللّاتِیْ اَللّوَاتِیْ (جمع مؤنث کیلئے)

وہ ایک عورت جو کہ — وہ دو عورتیں جو کہ — وہ سب عورتیں جو کہ

مَا (جو چیز) مَنْ (جو شخص) أَیٌّ (کیا چیز) اَیَّۃٌ (کیا چیز)

گیارہواں[۲] سبق

اسم مُعرب کی دو قسمیں ہیں منصرف اور غیر منصرف

مُنصرف:- وہ اسم ہے جس میں غیر منصرف ہونے کا سبب نہ پایا جاتا ہو جیسے رجل منصرف پر تینوں حرکتیں آسکتی ہیں اور تنوین بھی آسکتی ہے۔

غیر منصرف:- وہ اسم ہے جس میں مَنعِ صَرف کے نو اسباب میں سے دو سبب پائے جاتے ہوں یا ایک ایسا سبب پایا جاتا ہو جو دو سببوں کے قائم مقام ہو۔ غیر منصرف پر تنوین اور کسرہ نہیں آتا، کسرہ کی جگہ فتحہ آتا ہے۔

---

[۱] موصول کے معنیٰ ہیں ملایا ہوا اور صلہ کے معنیٰ ہیں تتمہ، ضمیمہ، پس اسم موصول وہ اسم ہے جو تتمہ کے ساتھ مل کر جملہ کا جزء یعنی فاعل یا مفعول وغیرہ بنتا ہے ۱۲

[۲] یہ سبق ذرا لمبا ہے دو دن میں پڑھایا جائے۔

غیر منصرف کے نو۹ اسباب یہ ہیں:۔ عدل۱، وصف۲، تانیث۳، معرفہ۴، عجمہ۵
جمع۶، ترکیب۷، وزن۸ فعل اور الف۹ نون زائدتان۔

عَدل:۔ یہ ہے کہ ایک اسم اپنے اصلی صیغہ سے بغیر کسی قاعدہ کے نکل کر دوسرے صیغہ میں چلا گیا ہو جیسے عَامِرٌ سے عُمَرُ بن گیا ہے، پس عُمَر میں عدل ہے۔

وَصف:۔ وہ اسم ہے جس کی اصل بناوٹ صفتی معنیٰ کے لئے ہو جیسے اَحْمَرُ (سُرخ)، اَسْوَدُ (سیاہ)۔

تانیث:۔ اسم کا مؤنث ہونا جیسے طَلحة، زَینب، حُبلیٰ، صَحْرَآءُ۔

مَعرفہ:۔ وہ اسم ہے جو کسی چیز کا نام ہو جیسے زینب۔

عُجمہ:۔ غیر عربی زبان کا لفظ ہونا جیسے ابراھیم۔

جمع:۔ یعنی منتہی الجموع کے وزن پر ہونا، یہ دو وزن ہیں مَفَاعِلُ جیسے مَسَاجد اور مفاعیل جیسے مفاتیح۔

ترکیب:۔ یعنی دو کلموں کو اضافت اور اسناد کے بغیر جوڑ دینا، جیسے بَعْلَبَكَّ (شہر کا نام)

وزنِ فعل:۔ یعنی اسم کا فِعل کے وزن پر ہونا جیسے اَحْمَدُ مضارع کے واحد متکلم کے وزن پر ہے۔

الف نون زائدتان:۔ یعنی کسی اسم کے آخر میں زائد الف اور زائد نون کا ہونا جیسے عثمان، نعمان۔

قاعدہ:۔ تانیث بالالف اور جمع منتہی الجموع دو سببوں کے قائم مقام ہیں۔

قاعدہ:۔ غیر منصرف پر جب اَلْ آئے یا وہ دوسرے اسم کی طرف مضاف ہو تو اس پر حالتِ جرّی میں کسرہ آسکتا ہے جیسے ذَهبتُ الى المَقَابرِ

اور صَلَّیْتُ فی مَسَاجِدِ البَلَدِ۔ ا

بارہواں سبق

مرفوعات: یعنی وہ اسماء جن کا اعراب رفع ہے وہ آٹھ ہیں۔ فاعل، نائب فاعل، مبتدا، خبر، حروف مشبہ بالفعل کی خبر، افعال ناقصہ کا اسم، ما اور لا مشابہ بلیس کا اسم اور لائے نفی جنس کی خبر۔

فاعل:۔ وہ اسم ہے جس کی طرف فعل کی نسبت کی گئی ہو اور وہ فعل اس اسم کے ذریعہ وجود میں آیا ہو، جیسے قام زیدٌ میں زید فاعل ہے، کیونکہ اس کی طرف کھڑے ہونے کی نسبت کی گئی ہے اور کھڑا ہونا اس کے ذریعہ وجود میں آیا ہے۔

قاعدہ:۔ فاعل کبھی اسم ظاہر ہوتا ہے جیسے قام زیدٌ اور کبھی ضمیر ہوتی ہے جیسے اَکَلْتُ (کھایا میں نے)

قاعدہ:۔ فاعل کبھی ضمیر بارز (ظاہر) ہوتی ہے جیسے اکلتُ اور کبھی ضمیر مستتر (پوشیدہ) ہوتی ہے جیسے ضَرَبَہٗ میں فاعل ھُوَ ضمیر ہے جو پوشیدہ ہے۔

قاعدہ:۔ جب فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ مفرد آئے گا جیسے ضَرَبَ الرجُلُ ضربَ الرجُلانِ ضربَ الرجالُ۔

قاعدہ:۔ جب فاعل ضمیر ہو تو فعل، فاعل کے مطابق آئے گا یعنی واحد کے لئے واحد، تثنیہ کے لئے تثنیہ اور جمع کے لئے جمع جیسے الرَّجُلُ[1] ضَرَبَ، الرجلانِ ضربا اور الرجال ضربُوا[2]۔

---

[1] ترکیب:۔ الرجل مبتدا، ضرب فعل، ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر الخ

[2] اس تیسری صورت میں الرجالُ ضَرَبَتْ بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ جب فاعل، جمع مکسر کی طرف لوٹنے والی ضمیر ہو تو فعل کو جمع مذکر اور واحد مؤنث دونوں طرح لا سکتے ہیں۔

تیرہواں سبق

نائبُ فاعِل:۔ وہ مفعول بہٖ ہے جس کی طرف فعل مجہول کی نسبت کی گئی ہو اور اس کا فاعل معلوم نہ ہو، جیسے اُکِلَ الْخُبْزُ (روٹی کھائی گئی) اس میں فاعل یعنی کھانے والے کا تذکرہ نہیں ہے، اس لئے یہ فعل مجہول ہے اور اَلْخُبْزُ نائب فاعل ہے جو حقیقت میں مفعول بہٖ ہے نائبُ فاعل کو مَفْعُوْلُ مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُہٗ بھی کہتے ہیں یعنی ایسے فعل کا مفعول جس کے فاعل کا نام نہیں لیا گیا ہے۔

قاعدہ:۔ فعل کے واحد، تثنیہ اور جمع لانے میں نائب فاعل کا حکم فاعل کی طرح ہے[لہ]

مبتدا: جملہ اسمیہ کا پہلا جزء ہے جس سے بات شروع کی جاتی ہے، اور جس کے بارے میں کوئی اطلاع دی جاتی ہے جیسے نَسِیْمٌ نَائِمٌ (نسیم سویا ہوا ہے) اس میں نسیم مبتدا ہے کیونکہ اس سے بات شروع کی گئی ہے اور اس کے بارے میں سوئے ہوئے ہونے کی خبر دی گئی ہے ــــ مبتدا، کو مسند الیہ بھی کہتے ہیں۔

خبر:۔ جملہ اسمیہ کا دوسرا جزء ہے جس کے ذریعہ مبتدا کے بارے میں کوئی اطلاع دی جاتی ہے اوپر والی مثال میں نائم خبر ہے کیونکہ اس کے ذریعہ نسیم کے بارے میں سوئے ہوئے ہونے کی خبر دی گئی ہے ــــ خبر کو مُسند بھی کہتے ہیں۔

قاعدہ:۔ مبتدا، اور خبر کا عامل، عامل معنوی ہوتا ہے وہی دونوں کو رفع دیتا ہے

لہ جیسے ضُرِبَ الرجلُ، ضُرِبَ الرجُلانِ، ضُرِبَ الرجالُ۔ الرجل ضُرِبَ الرجلان ضُرِبا، الرجال ضُرِبُوْا اور ضُرِبت۔

قاعدہ:۔ مبتدا اکثر معرفہ اور خبر اکثر نکرہ ہوتی ہے جیسے اُوپر والی مثال میں نسیم معرفہ ہے اور نائم نکرہ ہے۔

چودہواں سبق

حُروفِ مشبّہ بالفعل چھ ہیں:۔ اِنَّ، اَنَّ، کَاَنَّ، لَیْتَ، لٰکِنَّ اور لَعَلَّ یہ حروف جملہ اسمیہ خبریہ پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا کو اپنا اسم اور خبر کو اپنی خبر بنا لیتے ہیں اور اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں، جیسے اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ، عَلِمْتُ اَنَّ الرَّجُلَ نَائِمٌ، کَاَنَّ زَیْدًا اَسَدٌ، لَیْتَ الشَّبَابَ رَاجِعٌ۔ لٰکِنَّ الْاُسْتَاذَ شَفِیْقٌ، لَعَلَّ الْمُسَافِرَ قَادِمٌ۔

مَا اور لَا:۔ مشابہ[1] بہ لَیْسَ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں جیسے مَا زَیْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا نہیں ہے) لَا رَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْكَ (آپ سے بہتر کوئی شخص نہیں ہے) ——— یہ شعر یاد کریں ؎

اِنَّ بَاَنَّ کَاَنَّ لَیْتَ لٰکِنَّ لَعَلَّ
ناصب اسمند و رافع در خبر، ضدّ ما و[2] لا،

لائے نفی جنس:۔ وہ لَا ہے جو نکرہ پر داخل ہو کر پوری جنس کی نفی کرتا ہے یہ لا اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے جیسے لَا رَجُلَ قَائِمٌ (کوئی بھی آدمی کھڑا نہیں ہے)

---

[1] یعنی فعل ناقص لَیْسَ کے جو معنیٰ ہیں اگر وہی معنیٰ مَا اور لَا کے ہوں تو وہ مشابہ بہ لَیْسَ ہیں اور ان کا عمل وہی ہے جو لَیْسَ کا ہے۔

[2] ترجمہ:۔ اِنَّ اَنَّ کے ساتھ (یعنی اَنَّ بھی) اور کَاَنَّ اور لَیتَ اور لٰکِنَّ اور لعل یہ چھے حروف اسم کو نصب اور خبر کو رفع دینے والے ہیں۔ مَا اور لَا کے برعکس یعنی یہ دونوں اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔

پندرہواں[۱۵] سبق

افعالِ ناقصہ

افعالِ ناقصہ تیرہ[۱۳] ہیں، یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا کو اپنا اسم اور خبر کو اپنی خبر بنا لیتے ہیں اور اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں وہ یہ ہیں:- كَانَ، صَارَ، اَصْبَحَ، اَمْسٰى، اَضْحٰى، ظَلَّ، بَاتَ مَا بَرِحَ، مَادَامَ، مَا انْفَكَّ، لَيْسَ، مَا فَتِئَ اور مَا زَالَ جیسے كَانَ اللّٰهُ[۱] عَلِيْمًا، صَارَ الدَّقِيْقُ خُبْزًا، اَصْبَحَ زَيْدٌ غَنِيًّا، لَيْسَ بَكْرٌ قَائِمًا (باقی مثالیں حصہ دُوم[۲] میں آئیں گی)

یہ اشعار سمجھ کر یاد کریں ؎

اے[۲] عاقل! سیزدہ فعلند، کایشاں ناقصند	رافع اسمند و ناصب در خبر چو مَا و لَا،
كَانَ، صَارَ، اَصْبَحَ، اَمْسٰى و اَضْحٰى، ظَلَّ، بَاتَ	مَا فَتِئَ، مَادَامَ، مَا انْفَكَّ لَيْسَ باشد از قفا
مَا بَرِحَ[۳]، مَازَالَ، و افعالے کز ینہا مشتقند	ہر کجا بینی ہمیں حکم ست در جملہ روا

---

[۱] ترجمہ:- (۱) اللہ تعالیٰ خوب جاننے والے ہیں (۲) آٹا روٹی ہو گیا (۳) زید مالدار ہوا (۴) بکر کھڑا نہیں ہے۔ [۲] ترجمہ:- (۱) اے عقلمند تیرہ فعل ہیں کہ وہ افعال ناقصہ ہیں ٭ وہ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دینے والے ہیں مَا اور لَا (مشابہ بلیس) کی طرح (۲) كَانَ (تھا، ہے) صَارَ (ہوا) اَصْبَحَ (صبح میں ہوا) اَمْسٰى (شام کو ہوا) اَضْحٰى (چاشت کے وقت ہوا) ظَلَّ (دن بھر ہوا) بَاتَ (رات بھر ہوا) (اَصْبَحَ تا بَاتَ پانچ افعال صَارَ (ہوا) کے معنی میں بھی مستعمل ہیں) مَا فَتِئَ (نہیں رکا، نہیں بھولا، ہمیشہ کرتا رہا) مَادَامَ (جبتک رہا) مَا انْفَكَّ (جدا نہیں ہوا) لَيْسَ (نہیں ہے) ان کے بعد ہے۔ [۳] مَا بَرِحَ (نہیں ہٹا، برابر رہا) اور وہ افعال جو کہ ان سے مشتق ہوں (یعنی مضارع امر وغیرہ) جہاں بھی دیکھے تو یہی حکم سب میں جائز ہے (یعنی مشتقات کا بھی یہی عمل ہے)

قاعدہ:- مذکورہ افعالِ ناقصہ سے جو افعال مشتق ہوں ان کا عمل بھی افعالِ ناقصہ ہی کی طرح ہے یعنی جو کَانَ کا عمل ہے وہی یَکُونُ اور کُنْ کا بھی ہے۔

سولہواں[16] سبق

مَنصُوبات یعنی وہ اسماء جن کا اعراب نصب ہے وہ بارہ[12] ہیں (۱) مفعول بہٖ (۲) مفعول مطلق (۳) مفعول لہٗ (۴) مفعول معہٗ (۵) مفعول فیہ (۶) حال (۷) تمیز (۸) حروف مشبہ بالفعل کا اسم (۹) مَا و لَا مشابہ بلیس کی خبر (۱۰) لائے نفی جنس کا اسم (۱۱) افعالِ ناقصہ کی خبر (۱۲) مستثنیٰ۔

ان میں سے چار (۸ تا ۱۱) کا بیان گذر چکا۔ باقی کی تفصیل یہ ہے۔

مفعول بہٖ:- وہ اسم ہے جس پر کام کرنے والے کا کام واقع ہوا ہو۔ جیسے اَکَلَ مُحَمَّدٌ اِلْخُبْزَ اس میں اَلْخُبْزَ مفعول بہٖ ہے کیونکہ اس پر کھانے کا فعل واقع ہوا ہے۔

مفعول مطلق:- وہ مصدر ہے جو فعل کے بعد آئے اور فعل کے ہم معنیٰ ہو جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا (میں نے مار ماری) اس میں ضَرْبًا مفعول مطلق ہے۔

قاعدہ:- مفعولِ مطلق تین مقاصد کے لئے آتا ہے۔

(۱) فعل کی تاکید کے لئے جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا (میں نے خوب مارا)

(۲) کام کی نوعیت بیان کرنے کے لئے جیسے جَلَسْتُ جِلْسَۃَ الْعَالِمِ (میں عالم کی طرح بیٹھا)

(۳) کام کی تعداد بیان کرنے کے لئے جیسے جَلَسْتُ جَلْسَۃً (میں ایک نشست بیٹھا)

سترہواں سبق

مفعول لہٗ:۔ وہ اسم ہے جس کی وجہ سے کام کیا گیا ہو جیسے ضَرَبْتُہٗ تَادِیْبًا[1] (میں نے اس کو سلیقہ سکھانے کے لئے مارا) اس میں تادیبًا مفعول لہٗ ہے کیونکہ وہ فعل (مارنے) کی غرض ہے۔

مفعول معہ:۔ وہ اسم ہے جو واوٗ بمعنیٰ مَعَ کے بعد آئے جیسے جَاءَ[2] قَاسِمٌ وَالکتابَ (قاسم کتاب کے ساتھ آیا)

مفعول فیہ:۔ وہ اسم ہے جو اس زمانہ پر یا اس جگہ پر دلالت کرے جس میں کام ہوا ہو، جیسے صُمْتُ شَھْرًا (میں نے ایک ماہ کے روزے رکھے) جَلَسْتُ خَلْفَکَ (میں آپ کے پیچھے بیٹھا)

مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں اور ظرف کی دو۲ قسمیں ہیں ظرف زماں اور ظرف مکاں۔

ظرف زماں:۔ وہ اسم ہے جو وقت پر دلالت کرے جیسے دَھْرٌ حِیْنٌ، یَوْمٌ، لَیْلٌ، شَھْرٌ، سَنَۃٌ۔

ظرف مکاں:۔ وہ اسم ہے جو جگہ پر دلالت کرے جیسے خَلْفٌ أَمَامٌ، دَارٌ، مَسْجِدٌ۔

فائدہ:۔ کسی شاعر نے پانچوں مفعولوں کو ایک شعر میں جمع کیا ہے

---

[1] تادِیْبًا کا ترجمہ "سزا دینے کے لئے" بھی ہو سکتا ہے۔

[2] ترکیب:۔ جَاءَ فعل، قاسم فاعل واوٗ حرف بمعنیٰ مع الکتاب مفعول معہ ۱۲

حَمِدتُ حَمْدًا حَامِدًا وَّحَمِيْدًا رِعَايَةَ شُكْرِهٖ دَهْرًا مَدِيْدًا[1]

ترجمہ:۔ میں نے خوب تعریف کی حامد کی حمید کے ساتھ؛ اس کے شکر کی رعایت میں ایک لمبے زمانہ تک۔

اٹھارہواں سبق

حال:۔ وہ اسم ہے جو فاعل کی یا مفعول بہٖ کی یا دونوں کی صورتِ حال[2] بیان کرے جیسے جَاءَ سَلِیْمٌ رَاکِبًا، ضَرَبْتُ زَیْدًا مَشْدُوْدًا، لَقِیْتُ زَیْدًا رَاکِبَیْنِ اور فاعل و مفعول کو جن کی حالت بیان کی گئی ہے ذوالحال کہتے ہیں۔

قاعدہ:۔ ذوالحال اکثر معرفہ اور حال نکرہ ہوتا ہے اور اکثر مُفرد ہوتا ہے۔

قاعدہ:۔ اگر ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو مقدّم کرنا واجب ہے جیسے لَقِیْتُ رَاکِبًا رَجُلًا۔

قاعدہ:۔ حال کبھی جملہ اسمیہ اور کبھی جملہ فعلیہ بھی ہوتا ہے جیسے لَقِیْتُ[3] حَمِیْدًا وَھُوَ جَالِسٌ، جَاءَ یَحْیٰی یَسْعٰی

---

[1] حَمْدًا مفعول مطلق حَامِدًا مفعول بہٖ واوٌ حرف بمعنی مع حمیدًا مفعول معہٗ رعایۃ شکرہٖ مرکب اضافی مفعول لہٗ دھرًا مدیدًا مرکب توصیفی مفعول فیہ ۱۲

[2] یعنی جس وقت کام ہوا اس وقت فاعل کی یا مفعول بہٖ کی یا دونوں کی صورتحال کیا تھی؟ مثلاً کھڑے تھے، بیٹھے تھے، سوار تھے، پیادہ تھے وغیرہ ۱۲

[3] ترجمہ (۱) میں نے حمید سے ملاقات کی درآں حالے کہ وہ بیٹھا ہوا تھا۔ (۲) آیا یحییٰ دوڑتا ہوا۔

انیسواں سبق [۱۹]

تمیز:۔ وہ اسم ہے جو کسی مبہم چیز کی پوشیدگی کو دور کرے جیسے رأیتُ احدَ عشرَ[۱] کوکبًا اس میں کوکبًا نے اَحَدَ عَشَرَ کے ابہام کو دُور کیا ہے اور تمیز جس اسم کے ابہام کو دور کرتی ہے اس کو ممیّز کہتے ہیں۔

قاعدہ:۔ تمیز، عدد[۱]، وزن[۲]، پیمانہ[۳] اور پیمائش[۴] کے ابہام کو دُور کرتی ہے جیسے رأیتُ اَحَدَ عَشَرَ کوکبًا، اشتریتُ کِیلُوْ سَمْنًا، بِعتُ قَفِیْزَیْنِ بُرًّا، وھبتُ جَرِیْبَیْنِ ارضًا (میں نے دو بیگے زمین بخشی)

مستثنیٰ[۲]:۔ وہ اسم ہے جس کو ماقبل کے حکم سے حرفِ استثنا کے ذریعہ نکالا گیا ہو جیسے جَاءَنِی[۳] القومُ اِلَّا زیدًا۔

چند حروف استثنار یہ ہیں:۔ اِلَّا، غَیْرَ، سِوٰی

مستثنیٰ کی دو[۲] قسمیں ہیں۔ متصل اور منقطع۔

مُستثنیٰ متصل:۔ وہ ہے جو مستثنیٰ منہ میں داخل ہو جیسے جاءنی القومُ

---

[۱] احدعشر ممیز کوکبًا تمیز، ممیز تمیز مل کر رأیتُ کا مفعول بہ۔ [۲] استثناء مصدر ہے جس کے معنیٰ ہیں حکم سابق سے نکالنا۔ مستثنیٰ اسم مفعول ہے یعنی حکمِ سابق سے نکالا ہوا۔ مستثنیٰ منہ وہ سابق لفظ ہے جسمیں سے کوئی چیز نکالی گئی ہو۔ اور حرف استثنار نکالنے کا حرف۔ کتاب کی مثال میں القوم مستثنیٰ منہ ہے زیدًا مستثنیٰ ہے اِلّا حرف استثنار ہے اور زید کو آنے کے حکم سے نکالنا استثنار ہے۔ ۱۲ [۳] ترکیب جملہ فعل ن وقایہ ی ضمیر واحد متکلم مفعول بہ القومُ مستثنیٰ منہ الّا حرف استثنار زیدًا مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ مل کر جاء کا فاعل الخ

اِلَّا زَیْدًا۔ اس میں زید، قوم میں داخل ہے۔
مستثنیٰ منقطع:۔ وہ ہے جو مستثنیٰ منہ میں داخل نہ ہو جیسے جاءَنی الْقَوْمُ اِلَّا حِمَارًا اس میں حِمار، قوم میں داخل نہیں ہے۔

بیسواں سبق

مجرورات یعنی وہ اسماء جن کا اعراب جر ہے وہ دو ہیں۔ مضاف الیہ اور مجرور بہ حرفِ جر یعنی وہ اسم جس پر حرف جر داخل ہونے کی وجہ سے زیر آیا ہے۔
مضاف الیہ:۔ وہ اسم ہے جس کی طرف کوئی بات منسوب کی گئی ہو جیسے قلمُ محمدٍ اس میں محمد کی طرف قلم منسوب کیا گیا ہے اس لئے وہ مضاف الیہ ہے۔
قاعدہ:۔ عربی میں مضاف پہلے آتا ہے اور مضاف الیہ بعد میں اور اُردو میں اس کے برعکس ہوتا ہے۔
قاعدہ:۔ مضاف پر اَلْ اور تنوین نہیں آتے۔
قاعدہ:۔ مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے اور مضاف کی حرکت عامل کے اختلاف سے بدلتی رہتی ہے۔
مجرور بہ حرفِ جر:۔ وہ اسم ہے جس پر حرفِ جر داخل ہونے کی وجہ سے زیر آیا ہو۔ حروفِ جر سترہ ہیں، جو اس شعر میں جمع ہیں۔ ؎

؎ اضافۃ (باب افعال) سے مضاف اسم مفعول ہے جس کے معنیٰ ہیں منسوب کیا ہوا اور مضاف الیہ کے معنیٰ ہیں۔ وہ اسم جس کی طرف کوئی چیز منسوب کی گئی ہو۔

۵ بَاؤ تَاؤ کافٌ ولامٌ و واوٌ ومنذُ ومُذُ خلا
رُبَّ حاشا مِنْ عَدا فی عَنْ علٰی حتّٰی اِلٰی

جیسے:- مررتُ[1] بالمسجد، تاللّٰہِ لَاَکِیْدَنَّ أصنامکم، زیدٌ کالاسدِ، الحمدُ للّٰہِ، وَاللّٰہِ لَاَفْعَلَنَّ کذا، سرتُ مِنَ الھندِ الی المدِیْنَۃِ، ھو فی البیتِ۔ سألتہ عَنِ الأمرِ۔
(باقی مثالیں حصہ دوم میں آئیں گی)

اکیسواں سبق

توابع پانچ ہیں:- صفت[1]، تاکید[2]، بدل[3]، عطف بہ حرف[4] اور عطف بیان[5]۔

تابع:- وہ دوسرا اسم ہے جس پر وہی اعراب آئے جو پہلے اسم پر آیا ہے اور اعراب کی جہت بھی ایک ہو جیسے۔ لَقِیْتُ رَجُلاً عَالِمًا میں عَالِمًا دوسرا اسم ہے اس پر وہی اعراب آیا ہے جو رَجُلاً پر آیا ہے اور اعراب کی جہت بھی ایک ہے کہ رَجُلاً عَالِمًا مرکب توصیفی مفعول بہٖ ہیں اس لئے عَالِمًا تابع اور رَجُلاً متبوع کہلاتا[2] ہے۔

لہ ترجمہ (۱) میں مسجد کے پاس سے گذرا (۲) بخدا! میں تمہارے بتوں کی ضرور گت بناؤں گا۔ (۳) زید شیر کی طرح ہے۔ (۴) تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ (۵) بخدا! میں ایسا ضرور کرونگا (۶) میں نے ہندوستان سے مدینہ منورہ تک سفر کیا۔ (۷) وہ گھر میں ہے (۸) میں نے اس سے (فلاں) معاملہ میں دریافت کیا۔ ٣ اس کی مزید تفصیل یہ ہے کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جملہ میں دو اسم ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں پس اگر دوسرے اسم کا اعراب بھی وہی ہو جو پہلے اسم کا ہے اور اعراب کی جہت بھی ایک ہو۔ (باقی آئندہ صفحہ پر)

(۱) صفت وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کی اچھی یا بُری حالت بیان کرے جیسے لقیتُ رجلاً عالمًا، قابلتُ رَجُلاً لَئِیْمًا[۱]

اس صورت میں متبوع کو موصوف اور تابع کو صفت کہتے ہیں۔

(۲) تاکید:- وہ دوسرا اسم ہے جو پہلے اسم کو پختہ کرے کہ سامع کو شک باقی نہ رہے۔ تاکید کی دو قسمیں ہیں، تاکید لفظی اور تاکید معنوی۔

تاکیدِ لفظی:- پہلے ہی لفظ کو مکرر لانا ہے جیسے جَاءَ فَرِیْدٌ فَرِیْدٌ (فرید ہی آیا)

تاکیدِ معنوی:- وہ ہے جو چند خاص لفظوں کے ذریعہ لائی جائے اور وہ الفاظ یہ ہیں:- کُلٌّ، اَجْمَعُ، کِلَا، کِلْتَا، نَفْسٌ، عَیْنٌ وغیرہ جیسے فَسَجَدَ الْمَلٰئِکَةُ کُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ[۲]، جَاءَ الرَّجُلَانِ کِلَاهُمَا، جَاءَتِ المرأتان کلتا هما، جاء کمالُ نفسهٗ/عَیْنُهٗ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) یعنی اگر پہلا اسم مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہو تو یہ دوسرا اسم بھی اسی حیثیت سے منصوب ہو تو پہلے اسم کو متبوع اور دوسرے اسم کو تابع کہتے ہیں اور تابع پانچ طرح کا ہوتا ہے ــــ اور اگر ایک اسم منصوب ہے مفعول بہ ہونے کی وجہ سے اور دوسرا منصوب ہے حال ہونے کی وجہ سے تو یہ تابع متبوع نہیں کہلائیں گے کیونکہ اعراب کی جہت ایک نہیں رہی۔ ۱۲

[۱] ترجمہ (۱) میں نے عالم شخص سے ملاقات کی۔ (۲) میں نے کمینہ آدمی سے ملاقات کی۔

[۲] ترجمہ۔ پس سب ہی فرشتوں نے سجدہ کیا (یہ کلٌّ اور اَجْمَعُ دونوں کی مثال ہے)، دونوں ہی آدمی آئے۔ دونوں ہی عورتیں آئیں۔ کمال بذات خود آیا (نفسهٗ کی جگہ عینهٗ رکھنے سے دوسری مثال بن جائے گی۔)

بائیسواں[۲۲] سبق

(۳) **بدل**:- وہ دوسرا اسم ہے جو درحقیقت مقصود ہوتا ہے پہلا اسم مقصود نہیں ہوتا، پہلا اسم مُبْدَل منہ اور دوسرا اسم بدل کہلاتا ہے جیسے سُلِبَ[۱] زَیْدٌ ثَوْبُہٗ۔ اس میں ثَوْبُہٗ بدل ہے کیونکہ کپڑا ہی چھینا گیا ہے۔

(۴) **عطف بہ حرف**:- وہ دوسرا اسم ہے جو حرفِ عطف کے بعد آیا ہو اور پہلے اسم کے ساتھ حکم میں شریک ہو۔ پہلا اسم معطوف علیہ اور دوسرا اسم معطوف کہلاتا ہے۔ جیسے جَاءَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو۔

حروف عطف دس[۱۰] ہیں:- وَاوْ، فَ، ثُمَّ، حَتّٰی، اِمَّا، اَوْ، اَمْ لَا، بَلْ اور لٰکِنْ (نون ساکن)

(۵) **عطف بیان**:- وہ دوسرا اسم ہے جو صفت نہ ہو اور پہلے اسم کی وضاحت کرے، جیسے قَالَ اَبُوْحَفْصٍ[۲] عُمَرُ (ابوحفص یعنی حضرت عمرؓ نے فرمایا) اُبوحفص آپ کی کنیت ہے مگر آپ کا نام زیادہ مشہور ہے، اسلئے اس کو عطف بیان لایا گیا ہے۔

تیئیسواں[۲۳] سبق

اسم معرب کا اعراب کبھی حرکت کے ذریعہ آتا ہے یعنی زبر، زیر، پیش کے ذریعہ اور کبھی حرف کے ذریعہ یعنی الف، واؤ اور یَ کے ذریعہ، پھر

---

[۱] ترجمہ:- زید کا کپڑا چھینا گیا۔ اس میں زید جو پہلا اسم ہے وہ نہیں چھینا گیا بلکہ دوسرا اسم ثوبُہٗ چھینا گیا ہے پس پہلا اسم مبدل منہ اور دوسرا اسم بدل ہے اور دونوں مل کر نائب فاعل ہیں۔ [۲] ابوحفص مرکب اضافی متبوع، عمرؓ تابع عطف بیان۔ متبوع تابع مل کر قال کا فاعل ۱۲۔

اعراب کبھی لفظی ہوتا ہے یعنی لفظوں میں ظاہر ہوتا ہے اور کبھی تقدیری ہوتا ہے۔ یعنی لفظوں میں ظاہر نہیں ہوتا صرف مان لیا جاتا ہے۔

اسم معرب[1] کے اعراب کی نو صورتیں ہیں:۔

(۱) مفرد[2] منصرف صحیح، مفرد منصرف مانند صحیح اور جمع مکسر منصرف کا اعراب لفظی حرکت کے ذریعہ آتا ہے یعنی حالتِ رفعی میں پیش، حالتِ نصبی میں زَبر اور حالتِ جرّی میں زیر آتا ہے۔

صحیح:۔ نحویوں کی اصطلاح میں وہ لفظ ہے جس کے آخر میں حرف علّت نہ ہو جیسے۔ رَجلٌ، وَعْدٌ، زَیْدٌ

مانند صحیح:۔ وہ اسم ہے جس کے آخر میں واو یا ی ماقبل ساکن ہو جیسے دَلْوٌ (ڈول)، ظَبْیٌ (ہرن)، اس کا دوسرا نام جارِی مَجرٰی صحیح بھی ہے۔

مثالیں:۔ (۱) ھٰذا زَیْدٌ۔ رَاَیْتُ زَیْدًا۔ مَرَرْتُ بِزَیْدٍ، (مفرد منصرف صحیح)

(۲) ھٰذا دَلْوٌ/ظَبْیٌ۔ رَاَیْتُ دَلْوًا/ظَبْیًا۔ مَرَرْتُ بِدَلْوٍ/بِظَبْیٍ (مفرد منصرف مانند صحیح)

(۳) ھٰؤُلاءِ رِجَالٌ۔ رَاَیْتُ رِجَالاً۔ مَرَرْتُ بِرِجَالٍ (جمع مکسر)

(۲) تثنیہ، مشابہ تثنیہ لفظاً یعنی اِثْنَانِ اور اِثْنَتَانِ اور مشابہ تثنیہ

---

[1] اسم معرب کے اعراب کی یہ نو صورتیں بہت اہم ہیں، ان کو اتنا یاد کرایا جائے کہ خوب ذہن نشین ہو جائیں اور دوسری کتابوں میں ان کا اجراء کرایا جائے، اسی سے عبارت خوانی کی استعداد پیدا ہوگی۔ [2] مفرد (واحد) کا بیان سبق ۱۲ میں، منصرف کا بیان سبق ۱۱ میں اور جمع مکسر کا بیان سبق ۱۴ میں گذرا ہے۔

معنیً یعنی کلا اور کلتا (جب کہ[1] وہ ضمیر کی طرف مضاف ہوں) کا اعراب بالحرف آتا ہے یعنی رفع الف سے اور نصب وجری ماقبل مفتوح سے جیسے جَاءَ رجلانِ / اثنان / کلاھما۔ رأیتُ رجلینِ / اثنَینِ / کلیھِمَا۔ مررتُ برجُلینِ / باثنَینِ / بِکِلَیْھِمَا۔

چوبیسواں سبق

(۳) جمع مذکر سالم اور مشابہ جمع لفظاً یعنی عِشرُونَ تا تِسعُونَ اور مشابہ جمع معنیً یعنی اُولو[2] کا اعراب بھی بالحرف آتا ہے یعنی رفع واو ماقبل مضموم سے اور نصب وجریاء ماقبل مکسور سے۔ جیسے جَاءَ مُسلمُونَ / عِشرُونَ / اولو مالٍ۔ رأیتُ مُسلِمِینَ / عِشرِینَ / أولی مالٍ۔ مَررتُ بِمُسلِمِینَ / بِعِشرِینَ / بِاُولِی مَالٍ

(۴) جمع مؤنث سالم کا اعراب حرکت سے آتا ہے رفع پیش سے اور نصب و جر زیر سے، جیسے جَاءَتنی مُسلِمَاتٌ۔ رَأیتُ مُسلِمَاتٍ۔ مررتُ بِمُسلِمَاتٍ۔

(۵) غیر منصرف کا اعراب بھی حرکت سے آتا ہے۔ رفع پیش سے اور نصب وجر زبر سے جیسے جَاءَ عُمَرُ، رَأیتُ عُمَرَ، مَرَرتُ بِعُمَرَ۔

(۶) اسمائے سِتّہ مکبّرہ[3] یعنی اَبٌ، اَخٌ، حَمٌ (دیور) ھَنٌ (شرمگاہ)

---

[1] جب کلا اور کلتا اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوتے ہیں تو اعراب بالحرکت آتا ہے مگر حرکت تقدیری ہوتی ہے جیسے جاءَنی کِلَا الرجُلینِ اور رَأیتُ کِلَا الرّجُلین اور مَرَرتُ بِکِلَا الرّجُلینِ۔ [2] اُولو جمع ہے ذُوْ کی جس کے معنیٰ ہیں "والا" جیسے اولوالالباب عقل والے۔ [3] اگر یہ چھ اسم مُصغّر ہوں تو اعراب حرکتِ ظاہری سے آئے گا، اسی طرح مفرد ہونا بھی شرط ہے اگر تثنیہ جمع ہوں گے تو تثنیہ جمع والا اعراب آئے گا۔

فَمٌ[1] (منہ)، ذُو (والا)۔ جب یہ چھ اسم ی متکلم کے علاوہ کسی اور کلمہ کی طرف مضاف[2] ہوں تو ان کا اعراب بالحرف آتا ہے، رفع واؤ سے نصب الف سے اور جر ی سے۔ جیسے ھٰذا ابُوكِ/ اخوكِ/ حموكِ/ هَنوكِ/ فوكِ/ ذومالٍ۔

رأيتُ اباكِ/ أخاكِ/ حماكِ/ هناكِ/ فاكِ/ ذامالٍ

مررتُ بابيكِ/ باخيكِ/ بحميكِ/ بهنيكِ/ بفيكِ/ بذي مالٍ

پچیسواں[3] سبق

(۷) اسم مقصور[4] کا اور اُس اسم کا جو ی متکلم کی طرف مضاف ہو اعراب تقدیری ہوتا ہے یعنی تینوں حالتوں میں اعراب ظاہر نہیں ہوتا جیسے:

جاءَ مُوسیٰ/ غلامِی۔ رأیتُ موسیٰ/ غلامی۔ مررتُ بموسیٰ/ بغلامی

(۸) اسم منقوص[5] کے دو اعراب تقدیری ہوتے ہیں یعنی رفع اور جر لفظوں میں ظاہر نہیں ہوتے اور اس پر نصب لفظی آتا ہے جیسے:۔ جاءَ القاضِیُ رأیتُ القَاضِیَ۔ مَرَرْتُ بِالقاضِیْ

---

[1] فَمٌ کے لئے شرط یہ ہے کہ آخر سے میم حذف ہو جائے تو یہ اعراب آئے گا۔

[2] اگر یہ چھ اسم بالکل مضاف نہ ہوں تو اعراب حرکتِ ظاہری سے آئے گا اور اگر ی متکلم کی طرف مضاف ہوں تو تینوں حالتوں میں اعراب تقدیری ہوگا جیسا کہ ساتویں قسم کا اعراب ہے [3] یہ سبق مختصر ہے لہذا پچھلے دو سبق ملاکر سنے جائیں تاکہ تمام اقسام خوب یاد ہو جائیں [4] اسم مقصور وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو جو کھینچ کر نہیں پڑھا جاتا [5] اسم منقوص وہ اسم ہے جس کے آخر میں ی ماقبل مکسور ہو جیسے قاضی

(۹) جمع مذکر سالم کی جب ی متکلم کی طرف اضافت ہو تو رفع واو تقدیری سے اور نصب و جری ماقبل مکسور سے آتے ہیں جیسے هٰؤلاءِ مُسْلِمِيَّ[۱] رأيتُ مُسْلِمِيَّ۔ مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيَّ[۲]

چھبیسواں ۲۶ سبق

ہر فعل عامل ہوتا ہے اور عمل کے اعتبار سے فعل کی دو ۲ قسمیں ہیں معروف اور مجہول

فعل معروف:۔ وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم ہو۔ جیسے أَكَلَ خَالِدٌ

فِعل مجہول:۔ وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم نہ ہو۔ جیسے أُكِلَ الْخُبْزُ

پھر فعل معروف کی دو ۲ قسمیں ہیں لازم اور متعدی۔

فِعل لازم:۔ وہ فعل ہے جو فاعل سے پورا ہو جائے، مفعول کی اس کو حاجت نہ ہو جیسے جَلَسَ جَمِيْلٌ

فِعل متعدّی:۔ وہ فِعل ہے جو فاعل سے پُورا نہ ہو، مفعول کی بھی اس کو حاجت ہو جیسے ضَرَبَ الْأُسْتَاذُ التِّلْمِيْذَ (استاذ نے شاگرد کو مارا)

قاعدہ:۔ فعل معروف خواہ لازم ہو یا متعدی، فاعل کو رفع دیتا ہے۔ جیسے قَامَ زَيْدٌ۔ ضَرَبَ زَيْدٌ بَكْرًا۔

لہ مُسْلِمِيَّ کی اصل حالتِ رفعی میں مُسْلِمُوْنَ يَ ہے پہلے اضافت کی وجہ سے جمع کا نون گرا تو مُسْلِمُوْ يَ ہوا پھر مَرْمِيٌّ کے قاعدے سے واؤ کو ی سے بدل کر ادغام کیا اور یٰ کی مناسبت سے لام کے پیش کو زیر سے بدلا تو مُسْلِمِيَّ ہوا۔

سے مُسْلِمِيَّ کی اصل حالت نصبی و جری میں مُسْلِمِيْنَ يَ ہے اضافت کی وجہ سے نون گرا کر ی کا ی میں ادغام کیا تو مُسْلِمِيَّ ہوا۔

قاعدہ:۔ فعل معروف متعدی سات اسموں کو نصب دیتا ہے۔ پانچ مفعولوں کو اور حال کو اور تمیز کو۔ اور فعل معروف لازم مفعول بہ کے علاوہ باقی چھ اسموں کو نصب دیتا ہے۔

قاعدہ:۔ فعل مجہول فاعل کے بجائے مفعول بہ کو رفع دیتا ہے اور باقی مفعولوں کو نصب دیتا ہے جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ، اَمَامَ الأمیرِ، ضربًا شدیدًا فی دارہٖ، تادیبًا۔[۱]

ستائیسواں سبق

پانچ اسماء بھی فعل کی طرح عمل کرتے ہیں۔ وہ یہ ہیں:۔ مصدر، اسم فاعل اسم مفعول، صفتِ مُشَبَّہ اور اسم تفضیل۔

(۱) مصدر:۔ وہ اسم ہے جس سے تمام افعال نکلتے ہیں۔ یہ اپنے فعل کی طرح عمل کرتا ہے یعنی اگر اس سے نکلنے والا فعل لازم ہے تو مصدر صرف فاعل کو رفع دے گا اور اگر فعل متعدی ہے تو مصدر فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دے گا۔ مگر اکثر اپنے پہلے معمول کی طرف مضاف ہوکر مستعمل ہوتا ہے جیسے اعجبنی قراءۃُ زیدٍ اور اعجبنی ضربُ زیدٍ عمرًا[۲]

---

[۱] ترجمہ:۔ زید مارا گیا، جمعہ کے دن، امیر کے سامنے، سخت مار، دراں حالیکہ وہ گھر میں تھا، سزا کے طور پر۔۔۔ زیدٌ نائب فاعل یومَ الجمعۃ مفعول فیہ زمان پر دلالت کرنے والا۔ امام الأمیر دوسرا مفعول فیہ مکان پر دلالت کرنے والا۔ ضربًا شدیدًا مفعول مطلق اور شدیدًا تابع صفت فی دارہ کائنًا سے متعلق ہوکر حال اور تادیبًا مفعول لہٗ [۲] ترجمہ (۱) مجھے زید کے پڑھنے نے حیرت میں ڈالا (۲) مجھے حیرت میں ڈالا زید کے مارنے نے عمر کو۔

(باقی بر صـ۳۲)

(۲) **اسم فاعل**:- وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ کوئی فعل (کام) نیا قائم ہوا ہو جیسے ضَارِبٌ (مارنے والا) یہ بھی اپنے فعل معروف کے مانند عمل کرتا ہے[لہ] اور اکثر اپنے پہلے معمول کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتا ہے جیسے[لہ] هُوَ کَامِلُ الْجُوْدِ زَیْدٌ قَائِمٌ اَبُوْہُ۔

اٹھائیسواں[۲۸] سبق

(۳) **اسم مفعول**:- وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ فعل کا واقع ہونے کا تعلق ہو جیسے مَضْرُوْبٌ (مارا ہوا)

(بقیہ حاشیہ صلہ ۳۱) اعجب فعل ن وقایہ ی مفعول بہ قراءۃ مصدر مضاف زید فاعل مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ مل کر اعجب کا فاعل ــــ ضرب مصدر مضاف زید فاعل مضاف الیہ عمرًا مفعول بہ مصدر مضاف اپنے فاعل مضاف الیہ اور مفعول بہ سے مل کر اعجب کا فاعل۔ ۳ہ عُمر (عین کا پیش) اور عَمرو (عین کا زبر) میں فرق کرنے کے لئے مفتوح العین کے بعد واو لکھتے ہیں۔ جو صرف علامت ہوتا ہے پڑھا نہیں جاتا جس طرح جمع کے واؤ کے بعد علامت کے طور پر الف لکھتے ہیں اور حالتِ نصبی میں واؤ نہیں لکھتے بلکہ الف لکھ کر تنوین پڑھتے ہیں اور علامت کی ضرورت اس لئے نہیں رہتی کہ عُمر مضموم العین پر غیر منصرف ہونے کی وجہ سے تنوین نہیں آتی ۱۲ ــــ لہ اسم فاعل، اسم مفعول اور صفت مشبہ کے عمل کرنے کے لئے کچھ شرائط ہیں جن کا بیان حصہ دوم میں آئے گا لہ (۱) وہ بڑا سخی ہے (۲) زید کا باپ کھڑا ہے۔ کامل اسم فاعل مضاف الجُودِ فاعل مضاف الیہ اسم فاعل مضاف اپنے فاعل مضاف الیہ سے مل کر ھو کی خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ــــ زیدٌ مبتدا قائم اسم فاعل ابوہ مرکب اضافی فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر ہوا الخ۔

یہ اپنے فعل مجہول کے مانند عمل کرتا ہے یعنی نائب فاعل کو رفع دیتا ہے اور یہ بھی اکثر اپنے معمول کی طرف مضاف ہوکر مستعمل ہوتا ہے جیسے جَاءَ رَجُلٌ مَقْطُوْعُ الْاَنْفِ[۱] (نکٹا آیا)

(۴) **صفتِ[۲] مُشَبَّہ**:۔ وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ کوئی فعل مستقل قائم ہو جیسے حَسَنٌ (خوبصورت) یہ اپنے فعل لازم کی طرح فاعل کو رفع دیتی ہے جیسے جَاءَ[۳] رَجُلٌ حَسَنٌ ثِیَابُہٗ (عمدہ کپڑوں والا آدمی آیا)

(۵) **اسم تفضیل**:۔ وہ اسم مشتق ہے جو دوسرے کی بہ نسبت معنیٰ فاعلیت کی زیادتی پر دلالت کرے جیسے اَکْبَرُ مِنْ اَخِیْہِ (اپنے بھائی سے بڑا) یہ بھی اپنے فعل کے مانند عمل کرتا ہے اور اس کا استعمال تین طرح ہوتا ہے

(۱) مِنْ کے ساتھ جیسے اَکْبَرُ مِنْ اُخِیْہِ۔

(۲) اَلْ کے ساتھ جیسے جَاءَ زَیْدُ الْاَفْضَلُ۔

(۳) اضافت کے ساتھ جیسے هُوَ اَفْضَلُ الْقَوْمِ

انتیسواں ۲۹ سبق

افعالِ مدح:۔ وہ افعال ہیں جن کے ذریعہ کسی کی تعریف کی جاتی ہے۔

---

[۱] رجلٌ موصوف مقطوع اسم مفعول مضاف الأنف نائب فاعل مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر صفت۔ موصوف صفت مل کر جاء کا فاعل الخ [۲] صفتِ مشبہ اور اسم فاعل میں بس اتنا فرق ہے کہ اسم فاعل میں صفت نئی (عارضی) قائم ہوتی ہے اور صفتِ مشبہ میں مستقل ہوتی ہے اور مُشَبَّہ کے معنیٰ ہیں مانند قرار دی ہوئی، یعنی اسم فاعل کے مانند ہونے کی وجہ سے یہ صفت عمل کرتی ہے۔ [۳] حَسَنٌ صفت مُشبہ ثیابہٗ۔ مرکب اضافی فاعل صفت مشبہ اپنے فاعل سے مل کر رجل کی صفت الخ۔

یہ دو[۲] ہیں۔ نِعْمَ اور حَبَّذَا یہ دونوں اپنے فاعل کو رفع دیتے ہیں جیسے نِعْمَ الرجلُ عمروٌ۔ حَبَّذَا زیدٌ[۱]۔

افعال ذم:۔ وہ افعال ہیں جن کے ذریعہ کسی کی برائی کی جاتی ہے یہ بھی دو[۲] ہیں:۔ بِئْسَ اور سَاءَ یہ بھی اپنے فاعل کو رفع دیتے ہیں، جیسے بِئْسَ الرَّجلُ عمروٌ، سَاءَ الرَّجل عَمروٌ[۲]

فِعل تعجّب:۔ وہ فعل ہے جس کے ذریعہ کسی بات پر حیرت ظاہر کی جائے۔ اُس کے دو[۲] وزن ہیں مَا اَفْعَلَہٗ[۳] اور اَفْعِلْ بِہٖ ثلاثی مجرد سے انہی وزنوں پر فعل تعجب بنائیں گے۔ اور ضمیر کی جگہ اُس کو لائیں گے جس پر حیرت ظاہر کرنی ہے جیسے مَا اَکْتَبَ زَیْدًا[۴]، اَکْتِبْ بِزَیْدٍ، مَا اَجْمَلَ زَیْدًا، اَجْمِلْ بِزَیْدٍ۔

---

[۱] ترجمہ (۱) عمرو بہت اچھا آدمی ہے (۲) زید بہت اچھا آدمی ہے۔ نِعْمَ فعلِ مدح الرجلُ فاعل عمرو مخصوص بالمدح۔ حَبَّ فعل مدح ذا اس کا فاعل، زید مخصوص بالمدح۔

[۲] دونوں مثالوں کا ترجمہ ہے عمرو بُرا آدمی ہے اور عمرو مخصوص بالذم ہے۔

[۳] ترکیب ما مبتدا۔ اَفْعَلَ بروزن اَکْرَمَ فعل، ضمیر ھو مستتر فاعل ہٗ مفعول بہٖ فعل فاعل اور مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مبتدا کی خبر۔ اَفْعِلْ بروزن اَکْرِمْ فعل امر بمعنیٰ فعل ماضی ب زائدہ۔ ہٗ فاعل — ان دونوں وزنوں پر آنے والے ہر جملہ کی ترکیب اسی طرح ہوگی۔ [۴] پہلے دو[۲] جملوں کا ترجمہ ہے زید کیا ہی عمدہ لکھتا ہے اور دوسرے دو[۲] جملوں کا ترجمہ ہے زید کیا ہی خوبصورت ہے۔

ثلاثی مجرد کے علاوہ دیگر افعال سے فِعل تعجّب بنانے کا ایک معین قاعدہ ہے جو ان شاء اللہ حصہ دوم میں بیان کیا جائے گا۔

نواصب مُضارع:۔ چار[1] حرف فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں۔ اَنْ، لَنْ، کَیْ اور اِذَنْ جیسے اُرِیْدُ اَنْ اَقُوْمَ،[1] لَنْ یَذْهَبَ خَالِدٌ اجتهدتُ کَیْ اَفُوْزَ فِی الْاِختبَار، اِذَنْ اَشْکُرَكَ اس شخص کے جواب میں جو کہے کہ اَنَا اُعْطِیْكَ مَالاً

یہ شعر یاد کریں ؎

اَنْ وَلَنْ پس کَیْ، اِذَنْ ایں چار[2] حرف معتبر
نصب مستقبل کنند ایں جُملہ دائم[2] اقتضا۔

تیئسواں[۳۰] سبق

جوازِم مضارع:۔ پانچ حروف فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں اِنْ، لَمْ، لَمَّا، لَامِ امر اور لائے نہی، جیسے اِنْ تَضْرِبْنِیْ اَضْرِبْكَ (اگر تو مجھ کو مارے گا تو میں بھی تجھ کو ماروں گا) لَمْ یَضْرِبْ (نہیں مارا اُس نے) لَمَّا یَضْرِبْ (اب تک نہیں مارا اُس نے) لِیَضْرِبْ (چاہیئے کہ مارے وہ) لَاتَضْرِبْ (مت مار تو) یہ شعر یاد کریں۔ ؎

اِنْ وَلَمْ، لَمَّا وَلَامِ امر ولائے نہی نیز
پنج حرف جازِم فعل اند ہریک بے دغا[3] ؎

---

[1] ترجمہ:۔ (۱) میں کھڑا ہونا چاہتا ہوں۔ اس میں اَن مصدریہ ہے (۲) خالد ہرگز نہیں جائے گا۔ (۳) میں نے خوب محنت کی تاکہ امتحان میں کامیاب ہوجاؤں (۴) تب تو میں آپ کا مشکور ہوں گا۔ میں آپ کو بڑا مال دوں گا۔ [2] ترجمہ:۔ اَنْ اور لَنْ پھر کَیْ (اور) اِذَنْ یہ چاروں معتبر حروف ہمیشہ یہ سب فعل مضارع کے نصب کا تقاضا کرتے ہیں [3] ترجمہ:۔ اِنْ، لَمْ، لَمَّا، امر کا لام اور نہی کا لا بھی پانچ حروف فعل مضارع کو جزم دینے والے ہیں، ہر ایک بے کھٹک۔

حُروفِ عاطفہ:۔ وہ حروف ہیں جو کلمہ کو یا جُملہ کو دوسرے کلمہ سے یا جملہ سے جوڑتے ہیں جیسے جَاءَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو اور جَاءَ زَیْدٌ وَذَھَبَ عَمْرٌو۔ حروف عاطفہ دس۱۰ ہیں جو پہلے سبق ۲۲ میں بیان کیے جا چکے ہیں۔

حُروفِ ایجابْ:۔ وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ مثبت جواب دیا جاتا ہے۔ یہ چھ۶ حروف ہیں۔ نَعَمْ (ہاں) بَلٰی (کیوں نہیں) اِیْ (ہاں)، اَجَلْ (ہاں)، جَیْرِ (ہاں)، اِنَّ (بے شک) جیسے اَجَاءَ زَیْدٌ؟ جواب: نَعَمْ (ہاں)

اکتیسواں۳۱ سبق

حُروفِ تفسیر:۔ وہ حروف ہیں جو اجمال کی وضاحت کرنے کے لئے لائے جاتے ہیں۔ یہ دو۲ حروف ہیں۔ اَیْ (یعنی) اور اَنْ (کہ) جیسے اَلْغَضَنْفَرُ اَیِ الْاَسَدُ (غضنفر یعنی شیر) نَادَیْنَاہُ اَنْ یَّا اِبْرَاھِیْمُ (پکارا ہم نے اس کو کہ اے ابراہیم)

حُروفِ مصدریہ:۔ وہ حروف ہیں جو فعل کو مصدری معنیٰ میں یا جملہ کو مصدر کی تاویل میں کرتے ہیں یہ تین حرف ہیں۔ مَا، اَنْ اور اَنَّ، جیسے عَلِمْتُ اَنَّکَ قَائِمٌ (میں نے آپ کا کھڑا ہونا جانا)

حُروفِ استفہام:۔ وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ کوئی بات دریافت کی جاتی ہے۔ یہ دس۱۰ حروف ہیں۔

اَ (کیا)، ھَلْ (کیا)، مَا (کیا)، مَنْ (کون)، اَیٌّ (کونسا) اور اس کا مؤنث اَیَّۃٌ (کونسی)، مَتٰی (کب)، اَیَّانَ (کب)، اَنّٰی (جہاں)، اَیْنَ (کہاں)

بتیسواں ۳۲ سبق

حُروفِ تاکید:۔ وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ کلام میں تاکید پیدا کی جاتی ہے۔ یہ دو۲ حرف ہیں نون تاکید (ثقیلہ وخفیفہ) اور لام تاکید (مفتوح) جیسے لَیَضْرِبَنَّ (البتہ ضرور مارے گا وہ ایک مرد) اِنَّ زَیْدًا لَقَائِمٌ (بے شک زید البتہ کھڑا ہے)۔

حروف تحضیض:۔ وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ مخاطب کو کسی کام پر ابھارا جاتا ہے۔ یہ چار۴ حرف ہیں۔ ھَلَّا، اَلَّا، لَوْلَا اور لَوْمَا، جیسے ھَلَّا ضَرَبْتَہٗ (آپ نے اس کو مارا کیوں نہیں ؟ !)۔

حُروفِ نِدا:۔ وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ مخاطب کو اپنی طرف متوجہ کیا جاتا ہے۔ یہ پانچ حروف ہیں۔ یَا (قریب، بعید اور متوسط سب کے لئے) اَیَا، ھَیَا (بعید کے لئے) اَیْ، ہمزۂ مفتوحہ (قریب کے لئے) جیسے یا زیدُ/رجل (اے زید/آدمی)۔

حُروفِ زیادت:۔ وہ حروف ہیں جن کے معنٰی کچھ نہیں ہوتے، اُن کو کلام میں زینت کے لئے لایا جاتا ہے۔ یہ آٹھ حروف ہیں۔
اِنْ، اَنْ، مَا، لَا، مِنْ، کَ، بَ، لَ، جیسے مَا اِنْ زَیْدٌ قَائِمٌ (زید کھڑا نہیں ہے) فَلَمَّا اَنْ جَاءَ الْبَشِیْرُ (پس جب خوشخبری دینے والا آیا) باقی مثالیں حصہ دوم۲ میں آئیں گی۔

تینتیسواں ۳۳ سبق

حُروفِ شرط:۔ وہ حروف ہیں جو ایک بات کو دوسری بات پر معلق

کرنے کے لئے لائے جاتے ہیں، جیسے اِنْ تَضْرِبْنِیْ اَضْرِبْكَ (اگر تو مجھے ماریگا تو میں بھی ماروں گا) حرف شرطیہ ہیں اِنْ (اگر) لَوْ (اگر) اَمَّا (رہے) مَنْ (جو شخص) مَا (جو چیز) وغیرہ

قاعدہ:۔ اِنْ مستقبل کے لئے ہے اگرچہ ماضی پر داخل ہو جیسے اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ (اگر تو مارے گا تو میں بھی ماروں گا)

قاعدہ۔ لَوْ ماضی کے لئے ہے اگرچہ مضارع پر داخل ہو، جیسے لَوْ تَضْرِبُ اَضْرِبُ (اگر تو مارتا تو میں بھی مارتا)

قاعدہ:۔ اَمَّا اجمال کی تفصیل کے لئے ہے، جیسے اَلنَّاسُ سَعِیْدٌ وَّ شَقِیٌّ: اَمَّا الذین سُعِدُوا فَفِی الْجَنَّۃِ وَ اَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ (لوگ نیک بخت اور بدبخت ہیں، رہے نیک بخت تو وہ جنت میں ہوں گے اور رہے بدبخت تو وہ دوزخ میں ہوں گے)

حُروف تنبیہ:۔ وہ حروف ہیں جو مخاطب کی غفلت دور کرنے کے لئے لائے جاتے ہیں تاکہ وہ بات اچھی طرح سُنے۔ یہ تین حروف ہیں

اَلَا، اَمَا، ھَا جیسے اَلَا بِذِكْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (سنو! اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے) اَمَا ھٰذَا الْکِتَابُ سَھْلٌ جِدًّا (سنو! یہ کتاب بہت ہی آسان ہے)

ھَا قَدْ تَمَّ الْکِتَابُ (دیکھو! کتاب پوری ہوگئی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبِّ یَسِّرْ، وَلَا تُعَسِّرْ، وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ، رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

اَلدَّرْسُ الْاَوَّلُ

علمِ نحو وہ علم ہے جس سے اسم، فعل اور حرف کو جوڑ کر جملہ بنانے کا طریقہ معلوم ہو، نیز ہر کلمہ کی اعرابی[1] حالت معلوم ہو۔ **موضوع** اس علم کا کلمہ اور کلام ہیں اور **فائدہ** اس علم کا عربی زبان بولنے اور لکھنے میں غلطی کرنے سے محفوظ رہنا ہے۔

کلمہ اور اس کی قسمیں

معنیٰ دار لفظ کی دو قسمیں ہیں: مفرد اور مرکب۔ مفرد کو کلمہ بھی کہتے ہیں اور **کلمہ** وہ لفظ ہے جس کے ایک معنیٰ ہوں یعنی لفظ کے ٹکڑے کرنے سے وہ معنیٰ سمجھ میں نہ آئیں جو پہلے سمجھ میں آتے تھے، جیسے **قَلَمٌ**[2]

پھر کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔ **اسم، فعل، حرف**

① **اسم** وہ کلمہ ہے جس کے معنیٰ مستقل[3] ہوں اور وہ اپنے صیغہ (وزن)

---

[1] یعنی یہ معلوم ہو کہ کونسا کلمہ معرب ہے اور کونسا مبنی؟ اور کس کلمہ پر کیا اعراب آنا چاہئے اور کیوں؟ [2] قلم مفرد لفظ ہے کیونکہ اس کے ایک ہی معنیٰ ہیں یعنی ایسا نہیں ہے کہ قؔ تو پین کے کسی خاص جزء، مثلاً نب پر دلالت کرتا ہو اور لؔ دوسرے جزء پر، اور مؔ تیسرے جزء پر بلکہ پورا لفظ قلم ایک ہی معنیٰ پر یعنی پین پر دلالت کرتا ہے۔ [3] مستقل معنیٰ کا مطلب یہ ہے کہ اس لفظ کے معنیٰ دوسرے کلمہ کو ملائے بغیر سمجھ میں آجائیں۔

سے تین زمانوں میں سے کسی ایک زمانہ پر دلالت نہ کرے، جیسے کِتَابٌ، کُرَّاسَةٌ (کاپی)

اسم کی بارہ[12] علامتیں[ف1] ہیں مُعَرَّفْ بِاللَّامْ[1]، مضاف[2]، مُسْنَدالیہ[3]، تثنیہ[4]، جمع[5]، مُصَغَّر[6]، منسوب[7]، موصوف[8] اور مُنادی[9] ہونا اور اس کے آخر میں جر[10]، تنوین[11] اور گول ۃ[12] کا آنا، جیسے (۱) الحمد (۲) مِحْفَظَةُ قاسم (قاسم کا بستہ) (۳) محمدٌ[ف2] نائمٌ اور نام محمدٌ (۴) رجلان[ف3] (۵) رجالٌ (۶) رُجَيْلٌ[ف4] (۷) دِهْلوِيٌّ (۸) ثوبٌ جَمِيلٌ (۹) یا رجلُ (۱۰) مررتُ بغلامِ زیدٍ[ف5] (۱۱) کِتابٌ (۱۲) صَالحةٌ

الدَّرسُ الثّانی

(۲) **فعل** وہ کلمہ ہے جس کے معنی مستقل ہوں اور وہ اپنے صیغہ سے تین زمانوں میں سے کسی ایک زمانہ پر دلالت کرے، جیسے نَصَرَ (مدد کی اس ایک مرد نے گذرے ہوئے زمانہ میں) یَنْصُرُ (مدد کرتا ہے یا کرے گا وہ ایک مرد فی الحال یا آئندہ زمانہ میں)

فعل کی گیارہ[11] علامتیں ہیں۔ اس پر قَدْ[1]، سین[2]، سوف[3] اور جزم[4] دینے والے حرف کا آنا، اس کے آخر میں ضمیر مرفوع[5] متصل، تائے[6] تانیث ساکنہ اور نون[7] تاکید ثقیلہ یا خفیفہ کا آنا، اس کا امر[8]، نہی[9] اور مسند[10] ہونا اور اس کی گردان[11]

ف1 ایک لفظ میں بیک وقت کئی علامتیں جمع ہوسکتی ہیں، جیسے مررتُ بالرجلین میں الرجلین معرّف باللام بھی ہے، تثنیہ بھی ہے اور مجرور بھی ہے ف2 محمد نائم میں محمد کی طرف نائم کی نسبت کی گئی ہے اور نام محمد میں محمد کی طرف فعل نام کی نسبت کی گئی ہے پس محمد مسند الیہ ہے ف3 فعل تثنیہ، جمع نہیں ہوتا اور فعل کے جو صیغے تثنیہ جمع کہلاتے ہیں وہ فاعل کے اعتبار سے کہلاتے ہیں، مثلاً فَعَلَا، فَعَلُوْا کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دو[2] کام کیئے یا سب کام کیئے بلکہ یہ مطلب ہے کہ دو[2] مردوں نے یا سب مردوں نے کام کیا ف4 قلت یا حقارت ظاہر کرنے کیلئے اسم میں خاص قسم کے تغیر کرنے کا نام تصغیر ہے اور جس اسم میں یہ تغیر ہوا ہو اس کو مصغّر کہتے ہیں ف5 غلام پر حرف جر کی وجہ سے اور زید پر اضافت کیوجہ سے جر آیا ہے

کا ہونا، جیسے (۱) قد قامتِ الصَّلاۃُ (تحقیق نماز کھڑی ہوگئی) (۲) سَيَقُوْلُ السُّفَهَاءُ (اب کہیں گے بے وقوف لوگ) (۳) سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (عنقریب جان لو گے تم) (۴) لَمْ تَسْمَعْ (نہیں سُنا تونے) (۵) ضَرَبَا، ضَرَبُوْا، ضَرَبْتَ ضَرَبْتِ، ضَرَبْتُ وغیرہ (۶) قَرَأَتْ حَبِيْبَةُ (حبیبہ نے پڑھا) (۷) لَيَقُوْلَنَّ، لَيَقُوْلَنْ (ضرور کہے گا وہ ایک مرد) (۸) اِسْمَعْ (سُن) (۹) لَاتَكْسَلْ (سستی مت کر) (۱۰) قَرَأَ حَامِدٌ میں قَرَأَ مسند ہی بن سکتا ہے۔ (۱۱) ضَرَبَ ضَرَبَا ضَرَبُوا الخ

(۳) **حرف** وہ کلمہ ہے جس کے معنی مستقل نہ ہوں یعنی دوسرے کلمہ کو ملائے بغیر اس کے معنی سمجھ میں نہ آئیں، جیسے مِنْ (سے)، فی (میں) الی (تک) وغیرہ۔

حرف کی علامت یہ ہے کہ وہ اسم اور فعل کی کوئی علامت قبول نہ کرے۔ اور حرف صرف ربط کا فائدہ دیتا ہے۔ اور اس کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) دو اسموں کو ملانا، جیسے زیدٌ فی الدّار

(۲) دو فعلوں کو ملانا، جیسے اُرِيْدُ اَنْ اَتْلُوَ الْقُرْآنَ[ف1] (میں قرآن پڑھنا چاہتا ہوں)

(۳) ایک اسم اور ایک فعل کو ملانا، جیسے کتبتُ بالقلم (لکھا میں نے قلم سے)

الدَّرسُ الثّالث

مُرکّب اور اس کی قسمیں

مرکّب وہ بات ہے جو دو[2] یا زیادہ کلموں سے مل کر بنے، جیسے زیدٌ قائمٌ

مرکّب کی دو[2] قسمیں ہیں مرکّب مفید اور مرکب غیر مفید۔

ف1 اُرید فعل، اَنا ضمیر مستتر فاعل، اَنْ مصدریہ، اَتْلُوْ فعل مضارع، اَنا ضمیر مستتر فاعل، القرآن مفعول بہ۔ پھر جملہ فعلیہ بتاویل مصدر ہو کر اُرِیْدُ کا مفعول بہ الخ

مرکب مفید وہ بات ہے کہ اس کا بولنے والا جب بول کر خاموش ہو جائے تو سننے والے کو کوئی خبر[1] یا طلب معلوم ہو، جیسے زَیْدٌ نَائِمٌ۔ تَعَالَ (آیئے)

مرکّب مفید کو جملہ اور کلام بھی کہتے ہیں۔

مرکّب غیر مفید وہ بات ہے کہ اس کا بولنے والا جب بول کر خاموش ہو جائے تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم نہ ہو، جیسے قَلَمُ حبیبٍ، ثوبٌ جمیلٌ۔

جملہ کی قسمیں

پھر جملہ کی دو قسمیں[2] ہیں۔ جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ

جملہ خبریہ وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچّا یا جھوٹا کہہ سکیں[3]، جیسے زَیْدٌ کَاتِبٌ (زید لکھنے والا ہے)

جملہ انشائیہ وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچّا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں، جیسے تَفَضَّلْ (تشریف لایئے)

پھر جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ

جملہ اسمیہ وہ جملہ ہے جس کا پہلا جزء اسم ہو اور دوسرا جزء خواہ اسم ہو یا فعل، جیسے مُحَمَّدٌ عَالِمٌ، مُحَمَّدٌ قَرَأَ[4]۔ جملہ اسمیہ کے پہلے جزء کو مسند الیہ اور مبتدا اور دوسرے جزء کو مسند اور خبر کہتے ہیں۔

---

[1] خبر: اطلاع، طلب: خواہش [2] اور جملہ ظرفیہ جیسے عندی مال، فی الدار رجلٌ۔ جملہ اسمیہ ہی ہے کیونکہ ان جملوں میں ظرف خبر مقدم ہے پس جملہ کا پہلا جزء مبتدا مؤخر ہے جو اسم ہے اور جملہ شرطیہ جملہ فعلیہ ہی ہے کیونکہ حرف شرط کا اعتبار نہیں ہوتا ہے اور اسکے بعد ہمیشہ جملہ فعلیہ آتا ہے جیسے اِنْ تَضْرِبْنِی اَضْرِبْكَ / فَاَنَا ضَارِبُكَ ۱۲ [3] اور یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ جس جملہ میں کوئی خبر یا اطلاع ہو وہ جملہ خبریہ ہے اور جس میں کوئی خواہش پائی جائے وہ جملہ انشائیہ ہے ۱۲ [4] محمد مبتدا، قرأ فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، پھر جملہ فعلیہ خبر ۱۲۔

جملہ فعلیہ وہ جملہ ہے جس کا پہلا جزء فعل ہو اور دوسرا جزء اسم ہو، جیسے خَلَقَ اللّٰہُ العَالَمَ (اللہ تعالیٰ نے جہاں کو پیدا کیا) جملہ فعلیہ کے پہلے جزء کو مسند اور فعل اور دوسرے جزء کو مسند الیہ اور فاعل یا نائب فاعل کہتے ہیں۔

قاعدہ (۱) جملہ کے شروع میں اگر حرف ہو تو اس کا اعتبار نہیں، جیسے مَا زَیْدٌ قَائِمٌ جملہ اسمیہ ہے اور قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ جملہ فعلیہ ہے اور مَا نافیہ اور قَدْ کا اعتبار نہیں۔

قاعدہ (۲) جملہ کا پہلا کلمہ پہلا جزء اس وقت شمار ہوگا جب وہ اصلی جگہ میں ہو، پس عِنْدِی مَالٌ میں عندی پہلا جزء نہیں ہے کیونکہ وہ خبر مقدم ہے، اسی طرح فَرِیْقًا کَذَّبْتُمْ میں فَرِیْقًا پہلا جزء نہیں ہے کیونکہ وہ مفعول بہ مقدم ہے

قاعدہ (۳) یَا زَیْدُ جملہ فعلیہ ہے کیونکہ یَا حرف ندا فعل اَدْعُوْا کے قائم مقام ہے۔

قاعدہ (۴) کوئی جملہ دو کلموں سے کم نہیں ہوتا، خواہ دونوں کلمے لفظوں میں ہوں، جیسے قَامَ التِلْمِیْذُ یا ایک کلمہ لفظوں میں ہو اور دوسرا مقدر ہو، جیسے قُمْ (کھڑا ہو تو) اس میں اَنْتَ ضمیر مستتر ہے۔

قاعدہ (۵) جملہ میں دو سے زیادہ کلمے ہو سکتے ہیں اور ان کی کوئی حد نہیں ہے۔

الدَّرْسُ الرَّابِع

جملہ انشائیہ کی قسمیں

جملہ انشائیہ[1] کی دس قسمیں ہیں، امر[1]، نہی[2]، استفہام[3]، تمنّی[4]، ترجّی[5]، عقود[6]، ندا[7]، عرض[8]، قسم[9] اور تعجب[10]،

---

[1] انشاء کے معنیٰ ہیں کسی چیز کا پیدا کرنا اور جملہ انشائیہ سے بھی چونکہ کوئی نہ کوئی بات پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اس لئے اس میں سچ اور جھوٹ کا احتمال نہیں ہوتا۔

(۱) امر یعنی وہ فعل جس کے ذریعہ کوئی کام طلب کیا گیا ہو، جیسے اَقِمِ الصَّلٰوۃَ (نماز قائم کرو)

(۲) نہی یعنی وہ فعل جس کے ذریعہ کسی کام سے روکا گیا ہو، جیسے لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ (اپنی آوازیں بلند نہ کرو)

(۳) استفہام یعنی کسی سے کوئی بات دریافت کرنا، جیسے اَلَسْتُ[1] بِرَبِّکُمْ (کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟)

(۴) تمنّی[3] یعنی کسی چیز کی آرزو کرنا، جیسے لَیْتَ الشَّبَابَ[2] رَاجِعٌ (کاش جوانی لوٹتی)

(۵) ترجّی یعنی کسی چیز کی امید کرنا، جیسے لَعَلَّ الْحَبِیْبَ قَادِمٌ (شاید دوست آجائے)

(۶) عقود[4] یعنی وہ جملے جو معاملہ کرتے وقت استعمال کئے جاتے ہیں، جیسے بِعْتُ (بیچا میں نے) اِشْتَرَیْتُ (خریدا میں نے) نَکَحْتُ (نکاح کیا میں نے) اٰجَرْتُ (کرایہ پر دیا میں نے)

(۷) ندا یعنی کسی کو پکارنا، جیسے یَا اَللّٰہُ (اے اللہ)

---

[1] ہمزہ استفہام، لیس فعل ناقص تُ، اسم، بِرَبِّکُمْ خبر۔ [2] لیت حرف مشبہ بالفعل، الشباب اس کا اسم، راجع خبر، پھر صورۃً جملہ اسمیہ خبریہ اور معنیً جملہ انشائیہ ہوگا [3] تمنّی اور ترجّی میں فرق یہ ہے کہ تمنّا ممکن اور غیر ممکن دونوں کی ہوتی ہے اور امید صرف ممکن کی ہوتی ہے۔ [4] عقود، عقد کی جمع ہے۔ جس کے معنیٰ ہیں معاملہ۔ اور معاملہ کرتے وقت جو جملے استعمال کئے جاتے ہیں وہ حقیقت میں جملہ فعلیہ خبریہ ہوتے ہیں مگر معاملہ کرتے وقت کوئی خبر دینا مقصود نہیں ہوتا۔ اس وجہ سے وہ صدق وکذب کا احتمال نہیں رکھتے اور وہ انشاء بصورتِ خبر ہوتے ہیں اور دوسرے وقت میں وہ جملہ فعلیہ خبریہ ہوتے ہیں۔ جب کہ کوئی اطلاع دینا مقصود ہو، جیسے بعتُ الفرس بکذا، اشتریتُ الکتابَ اَمسِ، نکحتُ البارحۃَ (میں نے گذشتہ رات نکاح کیا) اٰجرتُ بَیْتِی اَخِی (میں نے اپنا گھر اپنے بھائی کو کرایہ پر دیا) ۱۲

(۸) عرض یعنی کسی سے درخواست کرنا، نرمی سے کوئی بات کہنا، جیسے اَلَا تَجْتَهِدُ[1] فَتَفُوْزَ؟ (کیا آپ محنت نہیں کرتے کہ کامیاب ہوں؟)

(۹) قسم یعنی اللہ کا نام لے کر بات پختہ کرنا، جیسے تَاللّٰہِ[2] لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ (بخدا میں تمہارے بتوں کی ضرور گت بناؤں گا)

(۱۰) تعجّب یعنی کسی چیز پر حیرت ظاہر کرنا، جیسے قُتِلَ[3] الْاِنْسَانُ مَا اَکْفَرَہٗ (انسان کا ناس ہو کیا ہی ناشکرا ہے!)

الدَّرْسُ الخامِسُ

مرکّب غیر مفید اور اس کی قسمیں

مرکّب غیر مفید کی دو قسمیں ہیں مرکب تقییدی اور مرکب غیر تقییدی۔

مرکب تقییدی وہ مرکّب غیر مفید ہے جس کا دوسرا جزء پہلے جزء کے لئے قید ہو، جیسے قَلَمُ قَاسِمٍ[4]، ثَوْبٌ جَدِیْدٌ

پھر مرکب تقییدی کی دو قسمیں ہیں مرکب اضافی اور مرکّب توصیفی

---

[1] ہمزہ حرف استفہام لا تجتہد فعل مضارع منفی ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر عرض فا جوابیہ، اس کے بعد اَنْ ناصبہ مقدّر، تفوز فعل، انت ضمیر مستتر فاعل، پھر جملہ فعلیہ جواب عرض، عرض اور جواب عرض مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ [2] تا قسمیہ جارہ، اللہ مجرور۔ جار مجرور اُقْسِمُ مقدر سے متعلق۔ اقسم فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر قسم، لاکیدنّ کرد مضارع لام تاکید بانون تاکید، ضمیر مستتر انا فاعل، اصنامکم مرکب اضافی مفعول بہ، مل کر جملہ فعلیہ جواب قسم، قسم اور جواب قسم مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔ [3] قتل فعل مجہول، الانسان نائب فاعل دونوں مل کر الگ جملہ فعلیہ ہوا۔ ما اکفر فعل تعجب، اس کا فاعل ضمیر مستتر ہے تینوں مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔ (فعل تعجب کی ترکیب اور طرح بھی کی گئی ہے۔) [4] پر کسرہ نہیں

الانذوہ کونسا جملہ ہے؟

عام ہیں۔ اضافت اور صفت کی وجہ سے دونوں میں تخصیص ہوگئی ہے یہی تقـ

مرکب اضافی وہ ہے جو مضاف اور مضاف الیہ سے مل کر بنے، جیسے قَلَمُ قاسمٍ۔

قاعدہ مضاف الف لام سے اور تثنیہ جمع کے نون سے اور تنوین سے خالی ہوتا ہے

قاعدہ مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے اور مضاف کا اعراب عامل کے تابع رہتا ہے۔ جیسے جاء غلامُ زیدٍ/ غلاما زیدٍ/ مُسْلِمُو مِصْرَ رأیتُ غلامَ زیدٍ/ غلامَیْ زیدٍ/ مُسْلِمِیْ مِصْرَ۔ مررتُ بغلامِ زیدٍ/ بغلامَیْ زیدٍ/ بمُسْلِمِیْ مِصْرَ

مرکب توصیفی وہ ہے جو موصوف اور صفت سے مل کر بنے، جیسے ثوبٌ جمیلٌ

قاعدہ صفت پر وہی اعراب آتا ہے جو موصوف پر ہوتا ہے اور موصوف کا اعراب عامل کے تابع رہتا ہے۔

مرکب غیر تقییدی وہ مرکب غیر مفید ہے جس کا دوسرا جزء پہلے جزء کے لئے قید نہ ہو، جیسے اَحَدَعَشَرَ، سِیْبَوَیْہ، بَعْلَبَکّ۔

مرکب غیر تقییدی کی تین قسمیں ہیں۔ مرکب[1] بنائی، مرکب[2] صوتی اور مرکب[3] منع صرف۔

مرکب بنائی وہ ہے جس میں اسناد اور حرف ربط کے بغیر دو[1] اسموں کو ملا کر ایک کرلیا ہو مگر دوسرا جزء حرف عطف کو اپنے اندر لئے ہوئے ہو۔ کو اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَۃَ عَشَرَ تک کے عدد[1] ہیں

رکھتے **قاعدہ** مرکب بنائی کے دونوں جزء فتحہ پر مبنی ہوتے ہیں۔ مگر ہوتے اِثْنَا عَشَرَ کا پہلا جزء معرب[2] ہے۔

الکتاب ۱ ... اعداد کے درمیان واو عاطفہ تھا اس کو حذف کرکے دونوں اسموں کو اَخِیْ دیں ... ہے مگر دوسرا اسم واو کو متضمن (شامل) ہے ۲ وہ حالتِ رفعی میں اثنا ... جری میں اِثْنَیْ ہوگا، جیسے جاءَ اثنا عشر رجلاً، رأیتُ اثنی عشر رجلاً ... نیٰ عشر رجلاً۔

مرکب صوتی وہ ہے جس کا دوسرا جزء صوت (آواز) ہو، جیسے نِفْطَوَیْہ[1]، نِفْط اور وَیْہ سے مرکب ہے اور وَیْہ کے کچھ معنیٰ نہیں، محض ایک آواز ہے

قاعدہ مرکب صوتی کا پہلا جزء فتحہ پر اور دوسرا جزء کسرہ پر مبنی ہوتا ہے

مرکب منع صرف وہ ہے جس میں دو[2] اسموں کو اسناد اور حرف ربط کے بغیر ملا کر ایک کرلیا ہو اور دوسرا جزء حرف عطف کو اپنے اندر لئے ہوئے نہ ہو، جیسے حَضْرَمَوْت، حَضْرَ اور مَوْت سے مرکب ہے اور ایک شہر کا نام ہے۔

قاعدہ مرکب منع صرف کا پہلا جزء ہمیشہ فتحہ پر مبنی ہوتا ہے اور دوسرے جزء پر غیر منصرف والا اعراب[2] آتا ہے۔

مشقی سوالات

(۱) علم نحو کی تعریف بیان کرو۔ (۲) علم نحو کا موضوع اور فائدہ بتاؤ۔
(۳) معنیٰ دار لفظ کی کتنی قسمیں ہیں؟ (۴) مفرد کا دوسرا نام کیا ہے؟
(۵) کلمہ کی تعریف اور اس کی قسمیں بیان کرو (۶) اسم کی تعریف مع مثال بیان کرو۔
(۷) اسم کی علامتیں مع امثلہ بیان کرو (۸) فعل کی تعریف مع مثال بیان کرو۔
(۹) فعل کی علامتیں مع امثلہ بیان کرو (۱۰) حرف کی تعریف مع مثال بیان کرو۔
(۱۱) حرف کا کیا فائدہ ہے؟ اور اسکی کتنی صورتیں ہیں (۱۲) مرکب کی تعریف اور اس کی قسمیں بیان کرو۔
(۱۳) مرکب مفید اور غیر مفید کی تعریف مع امثلہ بیان کرو (۱۴) جملہ کی کتنی قسمیں ہیں؟
(۱۵) جملہ خبریہ کی تعریف اور مثال بیان کرو (۱۶) جملہ انشائیہ کی تعریف اور مثال بیان کرو
(۱۷) جملہ خبریہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ (۱۸) جملہ اسمیہ کی تعریف اور مثال بیان کرو۔
(۱۹) جملہ فعلیہ کی تعریف اور مثال بیان کرو (۲۰) جملہ کے شروع میں حرف آئے تو وہ کونسا جملہ ہے؟

---

۱ نِفْطَوَیْہ امام النحو ہیں اور سیبویہ بھی امام النحو ہیں۔ ۲ یعنی اس پر کسرہ نہیں آتا، اس کی جگہ نصب آتا ہے اور تنوین بھی نہیں آتی ۱۲

(۲۱) جملہ کا پہلا کلمہ پہلا جزء، کب ہوتا ہے؟ (۲۲) جملہ میں کم از کم کتنے کلمے ہوتے ہیں۔
(۲۳) جملہ میں زیادہ سے زیادہ کتنے کلمے ہوتے ہیں؟ (۲۴) جملہ انشائیہ کی تمام قسمیں مع تعریف اور مثال کے بیان کرو
(۲۵) مرکب غیر مفید کی کتنی قسمیں ہیں؟ (۲۶) مرکب تقییدی اور غیر تقییدی کی تعریف مع امثلہ بیان کرو
(۲۷) مرکب اضافی کی تعریف اور مثال بیان کرو (۲۸) مضاف کن چیزوں سے خالی ہوتا ہے؟
(۲۹) مضاف الیہ کا اعراب کیا ہے؟ (۳۰) مرکب بنائی کی تعریف اور مثال بیان کرو
(۳۱) مرکب بنائی کا اعراب کیا ہے؟ (۳۲) مرکب توصیفی کی تعریف اور مثال بیان کرو
(۳۳) صفت پر کیا اعراب آتا ہے؟ (۳۴) مرکب صوتی کی تعریف اور مثال بیان کرو
(۳۵) مرکب صوتی کا اعراب کیا ہے؟ (۳۶) مرکب منع صرف کی تعریف، مثال اور اعراب بیان کرو

الدَّرسُ السَّادِسُ

اعداد (گنتی)

واحدٌ[1] (۱) اِثْنَانِ (۲) ثَلَاثَةٌ (۳) اَرْبَعَةٌ (۴) خَمْسَةٌ (۵) سِتَّةٌ (۶) سَبْعَةٌ (۷) ثَمَانِيَةٌ (۸) تِسْعَةٌ (۹) عَشَرَةٌ (۱۰) اَحَدَ عَشَرَ (۱۱) اِثْنَا عَشَرَ (۱۲)

---

[1] واحد، اَحَد اور حادی تینوں ہم معنیٰ ہیں اور مذکر ہیں اور واحدۃ، احدیٰ اور حادیۃ مؤنث ہیں۔ ان کے احکام یہ ہیں (۱) واحد مفرد اور معطوف علیہ دونوں طرح مستعمل ہے جیسے ھذا واحدٌ / واحدٌ وعشرون اور عشر کے ساتھ وہ مرکب نہیں ہوتا (۲) اَحد کی ترکیب عشر کے ساتھ ہوتی ہے کہا جاتا ہے احد عشر کوکبًا، مفرد مستعمل نہیں ہے اسی طرح فصیح استعمال میں معطوف علیہ بھی نہیں بنتا جاء احدٌ اور جاء احد وعشرون صحیح نہیں (۳) واحدۃ اکیلا اور معطوف علیہ دونوں طرح مستعمل ہے کہا جاتا ہے ھٰذہ واحدۃ اور ھذہ واحدۃ وعشرون اور عشرۃ کے ساتھ اسکی ترکیب نادر ہے (۴) حادی اور حادیۃ عشرۃ کے ساتھ مرکب ہوتے ہیں اور معطوف علیہ بھی بنتے ہیں، جیسے اللیلۃ الحادیۃ عشرۃ / الحادیۃ والعشرون الیوم الحادی عشر / الحادی والعشرون اور یہ دونوں مفرد (الگ) مستعمل نہیں ہیں (۵) احدیٰ بھی عشرۃ کے ساتھ مرکب ہوتا ہے اور معطوف علیہ بھی بنتا ہے جیسے احدی عشرۃ غُرفۃً، احدی وعشرون غرفۃً (النحو الوافی)

ثَلَاثَةَ عَشَرَ (۱۳) اَرْبَعَةَ عَشَرَ (۱۴) خَمْسَةَ عَشَرَ (۱۵) سِتَّةَ عَشَرَ (۱۶) سَبْعَةَ عَشَرَ (۱۷) ثَمَانِيَةَ عَشَرَ (۱۸) تِسْعَةَ عَشَرَ (۱۹) عِشْرُوْنَ (۲۰) وَاحِدٌ وَّعِشْرُوْنَ (۲۱) اِثْنَانِ وعِشْرُوْنَ (۲۲) ثَلَاثَةٌ وَّعِشْرُوْنَ (۲۳) اَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ (۲۴) خَمْسَةٌ وَّعِشْرُوْنَ (۲۵) سِتَّةٌ وَّعِشْرُوْنَ (۲۶) سَبْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ (۲۷) ثَمَانِيَةٌ وَّعِشْرُوْنَ (۲۸) تِسْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ (۲۹) ثَلَاثُوْنَ (۳۰) اَرْبَعُوْنَ (۴۰) خَمْسُوْنَ (۵۰) سِتُّوْنَ (۶۰) سَبْعُوْنَ (۷۰) ثَمَانُوْنَ (۸۰) تِسْعُوْنَ (۹۰) مِئَةٌ (مِاْئَةٌ) (۱۰۰) مِائَتَانِ (۲۰۰) ثَلَاثُ مِئَةٍ (ثَلٰثُمِاْئَةٍ) (۳۰۰) الف (۱۰۰۰) اَلْفَانِ (۲۰۰۰) ثَلَاثَةُ الَافٍ (۳۰۰۰) مِئَةُ اَلْفٍ (۱,۰۰,۰۰۰) اَلْفُ اَلْفٍ (۱۰,۰۰,۰۰۰)

عددِ رُتبی[1] (مرتبہ ظاہر کرنے والی گنتی)

مذکر کے لئے (السطر) الاوّلُ (پہلی سطر) الثانی، الثالث، الرابع، الخامس، السادس، السابع، الثامن، التاسع، العاشر، اَلْحَادِی عَشَرَ، الثانی عَشَرَ، الثالثُ عَشَرَ الخ العشرون، الواحد والعشرون، الثانی والعشرون الخ المأۃ، الالف۔

مؤنث کے لئے (الصفحۃ) الأولیٰ (پہلا صفحہ) الثانیۃ، الثالثۃ الخ اَلْحَادِيَةُ عَشَرَةَ، اَلثَّانِيَةُ عَشَرَةَ، الثالثۃ عَشَرَةَ الخ العشرون، اِحْدیٰ وعشرون، الثانیۃ وعشرون الخ المأۃ، الألف۔

الدَّرسُ السَّابِعُ

واحد، تثنیہ، جمع

تعداد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں، واحد، تثنیہ اور جمع

---

[1] ان کو عدد وصفی اور عدد فاعلی بھی کہتے ہیں کیونکہ ان کے آحاد فاعل کے وزن پر ہوتے ہیں ۱۲

(۱) واحد وہ اسم ہے جو ایک پر دلالت کرے، جیسے رجل (ایک مرد) اِمْرَأَۃٌ (ایک عورت)

(۲) تثنیہ وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے، جیسے رَجُلَانِ/ رَجُلَیْنِ۔

تثنیہ صیغۂ واحد کے آخر میں حالتِ رفعی میں الف ماقبل مفتوح اور حالتِ نصبی وجری میں یا ماقبل مفتوح اور دونوں کے بعد نون مکسور بڑھانے سے بنتا ہے، جیسے جاءَ الرَّجُلَانِ، رأیتُ الرَّجُلَیْنِ، مَرَرْتُ بالرَّجُلَیْنِ

(۳) جمع وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے، جیسے رجالٌ، مُسْلِمُوْنَ مُسْلِمَاتٌ۔

جمع صیغۂ واحد میں کچھ تبدیلی کرنے سے بنتی ہے اور تبدیلی کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں۔ جمع مکسّر اور جمع سالم

جمع مکسّر وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن بحالہ باقی نہ رہے، جیسے کتاب کی جمع کُتُبٌ اور رجلٌ کی جمع رِجَالٌ جمع مکسّر کو جمع تکسیر بھی کہتے ہیں۔

جمع سالم وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن بحالہ باقی رہے، زیادتی جو کچھ ہو وہ آخر میں ہو، جیسے مُسْلِم کی جمع مُسْلِمُون اور مُسْلِمَة کی جمع مُسْلِمَاتٌ

پھر جمع سالم کی دو قسمیں ہیں جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم۔

(۱) جمع مذکر سالم وہ جمع ہے جو مذکر پر دلالت کرے اور اس میں واحد کا وزن بحالہ باقی رہے۔ یہ جمع صیغۂ واحد کے آخر میں حالتِ رفعی میں واو ماقبل مضموم اور حالتِ نصبی وجری میں یا ماقبل مکسور اور دونوں کے بعد نون مفتوح بڑھانے سے بنتی ہے، جیسے جاءَ مُسْلِمُوْنَ۔ رأیتُ مُسْلِمِیْنَ۔ مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ

(۲) جمع مؤنث سالم وہ جمع ہے جو مؤنث پر دلالت کرے اور اس میں واحد کا وزن بحالہ باقی رہے۔ یہ جمع صیغۂ واحد کے آخر میں الف اور لمبی ت بڑھانے سے بنتی ہے، جیسے مُسْلِمَۃٌ کی جمع مُسْلِمَاتٌ

قاعدہ واحد کے آخر میں گول ۃ ہو تو جمع بناتے وقت اسکو حذف کردیتے ہیں۔

الدَّرْسُ الثَّامِنُ

جامدٌ، مصدرٌ اور مشتق

مشتق ہونے نہ ہونے کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں جامد، مصدر، مشتق[1]

(۱) جامد وہ اسم ہے جو نہ خود کسی سے بنا ہو اور نہ کوئی اور کلمہ اس سے بنے، جیسے رَجُلٌ، فرسٌ وغیرہ

(۲) مصدر وہ اسم ہے جو خود تو کسی سے نہ بنا ہو مگر دوسرے کلمے اس سے بنتے ہوں، جیسے نصرٌ سے نَصَرَ، یَنْصُرُ، نَاصِرٌ، مَنْصُوْرٌ وغیرہ بنتے ہیں۔

(۳) مشتق وہ اسم ہے جو مصدر سے بنا ہو۔ اسم مشتق چھ[2] ہیں اسمِ فاعل اسمِ مفعول، اسمِ آلہ، اسمِ ظرف، اسمِ تفضیل اور صفتِ مشبہ

(۱) **اسم فاعل** وہ اسم ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ کوئی فعل لگا یا قائم ہوا ہو، جیسے ضاربٌ وہ ہے جس کے ساتھ مارنا لگا یا قائم ہوا ہو، ہمیشہ سے وہ مارنے والا نہ ہو۔ اسم فاعل ماضی تین حرفی سے فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔

(۲) **اسم مفعول** وہ اسم ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس پر کوئی فعل واقع ہوا ہو، جیسے مَضْرُوْبٌ (مارا ہوا) اسم مفعول ماضی تین حرفی سے مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔

(۳) **اسم آلہ** وہ اسم ہے جو کام کرنے کے آلے اور اوزار پر دلالت کرے۔ اسم آلہ کے تین وزن ہیں۔ مِفْعَلٌ جیسے مِبْرَدٌ (ریتی)، مِفْعَلَۃٌ جیسے مِکْنَسَۃٌ (جھاڑو) مِفْعَالٌ جیسے مِفْتَاحٌ (چابی)

[1] دوسری رائے یہ ہے کہ اسمائے مشتقہ اور خود مصدر فعل سے مشتق ہوتے ہیں ۱۲

[2] بعض حضرات کے نزدیک اسمائے مشتقہ دس ہیں۔ اسم مبالغہ، اسم نوع، اسم مرہ اور مصدر کو بھی وہ اسمائے مشتقہ میں شمار کرتے ہیں ۱۲

الدَّرسُ التَّاسِع

باقی اسمائے مُشتقہ

(۴) **اسم ظرف** وہ اسم ہے جو کام کے زمانہ پر یا جگہ پر دلالت کرے، جیسے مَکْتَبٌ (لکھنے کی جگہ) ظرف کی دو قسمیں ہیں ظرف زماں اور ظرف مکاں

قاعدہ اسم ظرف ثلاثی مجرد سے مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے جب کہ مضارع کا عین کلمہ مفتوح یا مضموم ہو، اور اگر مکسور ہو تو مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے مَفْتَحٌ (کھولنے کی جگہ یا وقت) مَنْصَرٌ (مدد کرنے کی جگہ یا وقت) مَضْرِبٌ (مارنے کی جگہ یا وقت) مگر مَسْجِد، مَشْرِق، مَغْرِب وغیرہ چند الفاظ اس قاعدے کے خلاف آتے ہیں

(۵) **اسم تفضیل** وہ اسم ہے جو دوسرے کے اعتبار سے معنیٰ فاعلی کی زیادتی پر دلالت کرے، جیسے اَکْرَمُ (دوسروں سے زیادہ معزز مرد) کُرْمیٰ (زیادہ معزز عورت)

قاعدہ اسم تفضیل مذکر ثلاثی مجرد سے اَفْعَلُ کے وزن پر اور مؤنث فُعْلیٰ کے وزن پر آتا ہے

قاعدہ اسم تفضیل مذکر وزنِ فعل اور وصف کی وجہ سے غیر منصرف ہوتا ہے اس لئے اس پر کسرہ اور تنوین نہیں آتے اور اسم تفضیل مؤنث اسم مقصور ہے اس لئے تینوں اعراب تقدیری ہوتے ہیں۔

(۶) **صفتِ مشبہ**[1] وہ اسم ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ کوئی معنیٰ مصدری مستقل طور پر قائم ہوں، جیسے حَسَنٌ (خوبصورت) جَمِیْلٌ (خوبصورت)

---

۱ صفتِ مشبہ یعنی وہ اسم صفت جو اسم فاعل کے مشابہ ہے اور دونوں میں فرق یہ ہے کہ اسم فاعل میں معنیٰ مصدری کا قیام بطور حدوث (نیا) ہوتا ہے اور صفت مشبہ میں بطور دوام و ثبوت (مستقل) ہوتا ہے۔ اور اسم مبالغہ اور اسم تفضیل میں فرق یہ ہے کہ اسم تفضیل میں معنیٰ کی زیادتی دوسرے کی بہ نسبت ہوتی ہے اور اسم مبالغہ میں فی نفسہ ہوتی ہے۔

معنیٰ مصدری اور معنیٰ حدثی کہتے ہیں کسی کام کے ہونے یا کرنے کو جیسے خوبصورت ہونا، مدد کرنا اس میں جو ہونا اور کرنا ہے وہ مصدری معنیٰ ہیں۔

نوٹ: صفت مشبہ کے اوزان علم صرف کی کتابوں میں بیان کئے جاتے ہیں، تفصیل کے لئے آسان صرف دیکھیں

الدَّرسُ العَاشِرُ

تذکیر وتانیث کا بیان

جنس[1] کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں مذکر اور مؤنث

مذکر وہ اسم ہے جس میں تانیث کی کوئی علامت نہ پائی جائے، جیسے رجل، فرس، کتاب

مؤنث وہ اسم ہے جس میں تانیث کی کوئی علامت پائی جائے، جیسے فاطمة، صغریٰ، حَمْرَآءُ

تانیث کی تین علامتیں ہیں (۱) گول ۃ جیسے طَلْحَةُ[2] (۲) الف مقصورہ، جیسے صغریٰ (۳) الف ممدودہ جیسے حَمْرَآءُ

پھر علامت پائے جانے کے اعتبار سے مؤنث کی دو قسمیں ہیں مؤنث لفظی اور مؤنث معنوی۔

مؤنث لفظی وہ ہے جس میں تانیث کی علامت لفظوں میں ہو جیسے طلحة، فاطمة، صغریٰ، حمراء،

مؤنث معنوی وہ ہے جس میں تانیث کی علامت مقدر ہو، جیسے اَرْضٌ، شَمْسٌ

---

۱ جنس کے معنیٰ علم القواعد میں تذکیر و تانیث کے ہیں۔ ۲ مذکر کے ناموں میں تانیث کی علامت آنے سے صرف لفظی تانیث پیدا ہوتی ہے۔ ۱۲

فائدہ مؤنث لفظی کو مؤنث قیاسی اور مؤنث معنوی کو مؤنث سماعی بھی کہتے ہیں۔

فائدہ مؤنث معنوی میں ۃ مان لی جاتی ہے، جیسے ارض اور شمس کی اصل اَرْضَۃٌ اور شَمْسَۃٌ مان لی گئی ہے۔

اور ذات کے اعتبار سے بھی مؤنث کی دو قسمیں ہیں مؤنث حقیقی اور مؤنث لفظی۔

مؤنث حقیقی وہ ہے جس کے مقابل نر جاندار ہو، جیسے امرأۃٌ اور ناقۃٌ کے مقابل رَجُلٌ اور جَمَلٌ ہیں۔

مؤنث لفظی وہ ہے جس کے مقابل نر جاندار نہ ہو، جیسے ظُلْمَۃٌ (تاریکی) عَیْنٌ (آنکھ، چشمہ)

فائدہ درج ذیل اسماء مؤنث ہیں۔

(۱) وہ تمام اسماء جو مؤنث کے نام ہیں، جیسے مریم، زینب وغیرہ

(۲) وہ اسماء جو عورتوں کے لئے خاص ہیں، جیسے اُمٌّ، اُخْتٌ، بِنْتٌ حَامِلٌ (حاملہ عورت) مُرْضِعٌ (دودھ پلانے والی عورت)

(۳) ملک، شہر یا قبیلہ کے نام، جیسے مِصْر، عراق، ریاض، دھلی، قریش وغیرہ

(۴) انسان کے وہ اعضاء جو دو دو ہیں ان پر دلالت کرنے والے لفظ، جیسے عَیْنٌ (آنکھ) یَدٌ (ہاتھ) رِجْلٌ (پیر) مگر صُدْغٌ (کنپٹی) مِرْفَقٌ (کہنی) حَاجِبٌ (بھنوں) اور خَدٌّ (رخسار) مذکر ہیں۔

مَشقی سُوالات

(۱) ایک سے سو تک گنو (۲) عدد ترتیبی مذکر ایک سے پچاس تک گنو

(۳) عدد ترتیبی مؤنث اکیاون سے سو تک گنو (۴) متعدد عدد اردو میں پوچھیں اور طلبہ سے عربی میں جواب لیں

(۵) واحد، تثنیہ اور جمع کی تعریف مع مثال بیان کرو (۶) تثنیہ بنانے کا طریقہ بیان کرو۔

(۷) جمع مکسر کی تعریف مع مثال بیان کرو (۸) جمع مکسر کا دوسرا نام کیا ہے؟

(۹) جمع سالم کی تعریف بیان کرو (۱۰) جمع مذکر سالم کی تعریف مع مثال بیان کرو

(۱۱) جمع مذکر سالم بنانے کا طریقہ بیان کرو (۱۲) جمع مؤنث سالم کی تعریف اور مثال دو۔

(۱۳) جمع مؤنث سالم بنانے کا قاعدہ کیا ہے؟ (۱۴) جامد، مصدر اور مشتق اسم کی قسمیں کس اعتبار سے ہیں؟

(۱۵) جامد کی تعریف مع مثال بیان کرو (۱۶) مصدر کی تعریف اور مثال بیان کرو۔

(۱۷) مشتق کی تعریف بیان کرو۔ (۱۸) اسمائے مشتقہ کتنے ہیں؟

(۱۹) اسم فاعل کی تعریف، مثال اور وزن بتاؤ (۲۰) اسم مفعول کی تعریف، مثال اور وزن بتاؤ۔

(۲۱) اسم آلہ کی تعریف، مثال اور اوزان بتاؤ (۲۲) اسم ظرف کی تعریف اور قسمیں بتاؤ۔

(۲۳) اسم ظرف کے کیا وزن ہیں؟ (۲۴) اسم تفضیل کی تعریف اور مثال بیان کرو۔

(۲۵) اسم تفضیل مذکر و مؤنث کے وزن کیا ہیں؟ (۲۶) صفت مشبہ کی تعریف مع مثال بیان کرو

(۲۷) معنیٰ مصدری کس کو کہتے ہیں؟ (۲۸) مذکر کی تعریف اور مثال دو۔

(۲۹) مؤنث کی تعریف اور مثال دو۔ (۳۰) تانیث کی کتنی علامتیں ہیں؟ اور کیا ہیں؟

(۳۱) علامت پائے جانے کے اعتبار سے مؤنث کی کتنی قسمیں ہیں؟ (۳۲) مؤنث لفظی اور معنوی کی تعریف مع امثلہ بیان کرو

(۳۳) مؤنث لفظی اور معنوی کے دوسرے نام کیا ہیں؟ (۳۴) ذات کے اعتبار سے مؤنث کی کتنی قسمیں ہیں

(۳۵) مؤنث حقیقی اور لفظی کی تعریف اور مثالیں بیان کرو (۳۶) مؤنث اسماء کیا کیا ہیں؟

اَلدَّرْسُ الحَادِی عَشَر

مُعْرَبْ اور مبنی

آخری حرف کی تبدیلی کے اعتبار سے کلمہ کی دو قسمیں ہیں معرب اور مبنی

(۱) **معرب**:- وہ کلمہ ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے سے بدلتا رہے، جیسے جَاءَ زَیْدٌ، رَأیْتُ زَیْدًا اور مَرَرْتُ بِزَیْدٍ میں زید معرب ہے۔

(۲) **مبنی**:- وہ کلمہ ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے سے نہ بدلے

جیسے جاءَ ھٰؤُلاءِ ، رأیتُ ھٰؤُلاءِ اور مررتُ بِھٰؤُلاءِ میں ھٰؤُلاءِ مبنی ہے کیونکہ وہ تینوں حالتوں میں یکساں رہتا ہے۔

فائدہ اسمِ معرب کو اسمِ متمکّن اور اسم مبنی کو اسمِ غیر متمکّن بھی کہتے ہیں۔ اور اسمِ معرب کے تین اعراب ہیں۔ رَفع، نَصَب اور جَر پس اسم معرب کی تین قسمیں ہیں۔ مرفوعات، منصوبات اور مجرورات

(۱) **مرفوعات** یعنی وہ اسماء جن کا اعراب رفع ہے آٹھ ہیں: فاعل، نائبِ فاعل (مفعول مالم یُسمّ فاعلہ) مبتدا، خبر، حروف مشبہ بالفعل کی خبر، افعالِ ناقصہ کانَ وغیرہ کا اسم، ما و لا مشابہ بہ لیس کا اسم اور لائے نفی جنس کی خبر۔

(۲) **منصوبات** یعنی وہ اسماء جن کا اعراب نصب ہے، بارہ ہیں: مفعول مطلق، مفعول بہ، مفعول لہٗ، مفعول معہٗ، مفعول فیہ، حال، تمیز، مستثنیٰ، حروف مشبہ بالفعل کا اسم، افعال ناقصہ کی خبر، ما و لا مشابہ بہ لیس کی خبر اور لائے نفی جنس کا اسم۔

(۳) **مجرورات** یعنی وہ اسماء جن کا اعراب جر ہے دو ہیں: مضاف الیہ اور مجرور بہ حرف جر۔

مبنیات یعنی وہ کلمات جن کا آخر ہمیشہ ایک حال پر رہتا ہے یہ ہیں۔

(۱) تمام حروف مبنی ہیں۔

(۲) افعال میں سے فعل ماضی اور امر حاضر معروف مبنی ہیں۔ ل

(۳) اسمائے مبنیہ آٹھ ہیں: ضمیریں، اسمِ اشارہ، اسمِ موصول، اسمِ فعل، اسمِ صوت، اسمِ ظرف، اسمِ کنایہ اور مرکبِ بنائی۔

فائدہ: حروف، فعل ماضی اور امر حاضر معروف مبنی الاصل ہیں اور اسمائے مبنیہ مبنی الاصل کے مشابہ ہیں۔

توابع یعنی وہ اسماء جن پر وہی اعراب آتا ہے جو ان کے متبوع پر ہوتا ہے۔

ل یہ افعال اس وقت مبنی ہیں جب ان کے آخر میں ضمائر مرفوع متصل لگی ہوئی نہ ہوں ۱۲

یہ پانچ ہیں، صفت، تاکید، بدل، معطوف بہ حرف اور عطف بیان

فائدہ: تحذیر، ترخیم، منادیٰ، استغاثہ، ندبہ اور اضمار علیٰ شرط التفسیر مفعول بہ میں شامل ہیں

الدرس الثانی عشر

اسم منسوب کا بیان

اسم منسوب وہ اسم ہے جس کی طرف نسبت کی گئی ہو، جیسے مِصْرِیٌّ (مصر کا رہنے والا) دِھلوِیٌّ، نَحْوِیٌّ (علم نحو کا جاننے والا)

قاعدہ نسبت کے لئے اسم کے آخر میں یائے مشدد ماقبل مکسور بڑھائی جاتی ہے۔ (تفصیلی بیان آسان صرف میں دیکھیں)

تصغیر کا بیان

تصغیر: کمی، چھوٹائی یا حقارت ظاہر کرنے کے لئے اسم میں خاص قسم کی تبدیلی کرنا، جیسے رَجُلٌ سے رُجَیْلٌ (ذلیل آدمی)

اسم مُصَغَّر: وہ اسم جس میں تصغیر کی گئی ہو، جیسے رُجَیْلٌ۔

قاعدہ: تصغیر کے لئے تین وزن ہیں۔

(۱) ثلاثی مجرد سے فُعَیْلٌ، جیسے رَجُلٌ سے رُجَیْلٌ

(۲) ثلاثی مزید، رباعی اور خماسی سے جبکہ چوتھا حرف مدہ نہ ہو فُعَیْعِلٌ، جیسے مُسْرِفٌ (فضول خرچی کرنیوالا) سے مُسَیْرِفٌ، جَعْفَرٌ سے جُعَیْفِرٌ اور سَفَرْجَلٌ سے سُفَیْرِجٌ۔

(۳) اور اگر چوتھا حرف مدہ ہو تو فُعَیْعِیْلٌ، جیسے قِرْطَاسٌ سے قُرَیْطِیْسٌ (تھوڑا یا معمولی کاغذ)

جمع قلت اور جمع کثرت کا بیان

جمع قِلّت وہ جمع ہے جو تین سے دس تک بولی جائے۔ اس کے چار

وزن ہیں (۱) اَفْعَالٌ جیسے اَقْوَالٌ (۲) اَفْعُلٌ جیسے اَنْهُرٌ (نہریں) (۳) اَفْعِلَةٌ جیسے اَرْغِفَةٌ (روٹیاں) (۴) فِعْلَةٌ جیسے فِتْيَةٌ (جوان)

جمع کثرت: وہ جمع ہے جو تین سے غیر متعین تعداد تک بولی جائے۔

جمع قلّت کے اوزان کے علاوہ سب وزن جمع کثرت کے ہیں۔

قاعدہ: جمع مذکّر سالم اور جمع مؤنّث سالم پر جب الف لام نہ ہو تو وہ جمع قلّت کے حکم میں ہیں اور جب وہ معرّف باللام ہوں تو جمع کثرت کے حکم میں ہیں۔

الدَّرسُ الثالث عشر

اسم معرب کے اعراب کا بیان

اسم معرب پر اعراب کبھی حرکت کے ذریعہ آتا ہے کبھی حروف[1] کے ذریعہ، پھر اعراب کبھی لفظی ہوتا ہے، کبھی تقدیری، پس اسم معرب کے اعراب کی کل نو (۹) صورتیں ہیں۔

تین صورتوں میں اعراب حرکت کے ذریعہ آتا ہے اور لفظی ہوتا ہے۔

اور تین صورتوں میں اعراب حروف کے ذریعہ آتا ہے اور لفظی ہوتا ہے۔

اور تین صورتوں میں اعراب تقدیری ہوتا ہے۔

اعراب بالحرکت کی تین صورتیں

پہلی صورت: رَفع پیش سے، نصَب زبر سے اور جَر زیر سے۔ یہ اعراب تین اسموں کا ہے

---

[1] حرکت سے مراد زبر، زیر اور پیش ہیں۔ جزم اسمائے معربہ پر نہیں آتا اور حروف سے مراد واؤ، الف اور یاء ہیں جن کا مجموعہ وَای ہے اور لفظی اعراب کا مطلب یہ ہے کہ اعراب لفظوں میں ظاہر ہو اور تقدیری اعراب کا مطلب یہ ہے کہ اعراب لفظوں میں ظاہر نہ ہو، صرف مان لیا جائے۔

(۱) مفرد منصرف صحیح کا (۲) مفرد منصرف جاری مجریٰ صحیح کا۔ (۳) جمع مکسّر کا جبکہ وہ مضاف نہ ہو۔ جیسے هٰذا رجلٌ / وعدٌ / زیدٌ / دَلْوٌ / ظبی / رجال رأیتُ رجُلاً / وَعداً / زیداً الخ مررتُ برجلٍ / بوعدٍ / بزیدٍ الخ

مفرد منصرف صحیح وہ اسم ہے جو مفرد ہو تثنیہ، جمع نہ ہو، منصرف ہو غیر منصرف نہ ہو اور صحیح ہو یعنی اس کے آخر میں[2] حرف علّت نہ ہو، جیسے رجل، وعد، زید

مفرد منصرف جاری مجریٰ صحیح وہ اسم ہے جو مفرد ہو، منصرف ہو اور اس کے آخر میں واو یا یاء، ماقبل ساکن ہو، جیسے دَلْوٌ، ظَبْیٌ۔

دوسری صورت: رفع پیش سے اور نصب وجر زبر سے۔ یہ اعراب غیر منصرف کا ہے۔ غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین نہیں آتے، جیسے هٰذا عُمَرُ رأیتُ عُمَرَ، مررتُ بِعُمَرَ

تیسری صورت: رَفع پیش سے اور نصب وجر زیر سے۔ یہ اعراب جمع مؤنث سالم کا ہے، جیسے هٰذہ مُسلماتٌ، رأیتُ مسلماتٍ، مَررتُ بمُسلماتٍ۔

الدَّرسُ الرابع عشَرَ

اعرابُ بالحُروفُ کی تین صورتیں

پہلی صورت: رَفع واو سے، نصَب الف سے اور جَر یاء سے، یہ اعراب چھ اسموں کا ہے جو یہ ہیں۔ اَبٌ، اَخٌ، حَمٌ (جیٹھ، دیور) هَنٌ (مرد یا عورت کی آگے کی شرمگاہ) فَمٌ[3] (منہ) ذُوْ (والا) ان چھوں اسموں میں جب

---

[2] نحوی صرف آخری حرف کا اعتبار کرتے ہیں پس اگر فا کلمہ میں حرف علت ہو جیسے وَعْدٌ یا عین کلمہ میں حرف علّت ہو جیسے زید تو یہ بھی صحیح ہیں ۱۲

[3] فَمٌ پر یہ اعراب اس وقت آتا ہے جب اس کی میم حذف کر دی جائے۔

تین[1] شرطیں پائی جائیں تو مذکورہ اعراب آئے گا۔

پہلی شرط: وہ مفرد ہوں، تثنیہ، جمع نہ ہوں

دوسری شرط: وہ مکبرہ ہوں، مصغرہ نہ ہوں

تیسری شرط: وہ یائے متکلم کے علاوہ کسی اور کی طرف مضاف ہوں۔

جیسے ھٰذا ابوكَ / اخوكِ / حموكِ[2] / هنوكِ / فوكِ / ذو مالٍ۔ رأيتُ اَباكَ

اخاكَ / حماكِ / هناكِ / فاكَ / ذا مالٍ۔ مررت بابيكَ / باخيكَ / بحميكِ

بهنيكَ / بفيكَ / بذی مالٍ۔

دوسری صورت: رفع الف سے اور نصب وجر یا، ماقبل مفتوح سے۔ یہ اعراب تین اسموں کا ہے۔

(۱) تثنیہ کا، جیسے جاء الرجلان، رأيت الرجلَيْن، مررتُ بالرجلَيْن

(۲) مشابہ تثنیہ لفظی کا۔ یہ صرف دو لفظ ہیں اثنان اور اثنتان (ثنتان) جیسے جاء اثنان۔ رأيتُ اثنَيْنِ۔ مررتُ باثنَيْنِ۔ جاءتِ اثنتانِ، رأيتُ اثنتَيْنِ۔ مررتُ باثنتَيْنِ۔

(۳) مشابہ تثنیہ معنوی کا۔ یہ بھی صرف دو لفظ ہیں کِلا اور کِلتا جبکہ وہ ضمیر کی طرف مضاف[3] ہوں، جیسے جاء کلاهما۔ جاءت کلتاهما۔ رأيتُ كِلَيْهِمَا / كِلْتَيْهِمَا / مررتُ بِكِلَيْهِمَا / بِكِلْتَيْهِمَا۔

تیسری صورت: رفع واو ماقبل مضموم سے اور نصب وجر یا، ماقبل مکسور سے یہ اعراب بھی تین اسموں کا ہے۔

(۱) جمع مذکر سالم کا جبکہ وہ مضاف نہ ہو، جیسے جاءَ مُسْلِمُونَ، رأيتُ مُسْلِمِيْنَ

---

[1] اگر اسمائے ستہ تثنیہ، جمع ہوں تو ان پر تثنیہ جمع والا اعراب آئے گا، اور مصغر ہوں تو ظاہری حرکت سے اعراب آئیگا اسی طرح اگر مضاف نہ ہوں تو بھی ظاہری حرکت سے اعراب آئیگا اور جب یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں تو غلامی کیطرح تینوں اعراب تقدیری ہوں گے۔ [2] حَمٌ (جیٹھ، دیور) صرف عورت کا ہوتا ہے اسلئے کاف پر صرف کسرہ لگایا ہے۔ مرد کے سالے سالیاں ختن اور خَتَنَة کہلاتے ہیں

[3] جب کلا اور کلتا اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوں تو اعراب بالحرکت آئیگا مگر حرکت تقدیری ہوگی، جیسے جاءَ کلا الرجلین۔ رأیت کلا الرجلین۔ مررت بکلا الرجلین ۱۲

مررتُ بمُسْلِمِيْنَ۔

(۲) مشابہ جمع لفظی کا۔ یہ عشرون سے تسعون تک کی آٹھ دہائیاں ہیں جیسے جاءَ عِشْرُونَ / ثلاثونَ الخ رأيتُ عِشْرِيْنَ / ثلاثين الخ مررتُ بعِشْرِيْنَ / بثلاثين الخ

(۳) مشابہ جمع معنوی کا۔ یہ صرف اُولُو ہے جو ذُو کی جمع ہے۔ جیسے جاءَ اولو مالٍ رأيتُ اولی مالٍ۔ مررتُ باولی مالٍ۔

الدرسُ الخامسَ عشرَ

اعرابِ تقدیری کی تین صورتیں

پہلی صورت: تینوں حالتوں میں اعراب تقدیری ہوتا ہے یہ اعراب دو اسموں کا ہے

(۱) اسم مقصور کا جیسے ھذا موسٰی۔ رأيتُ موسٰی، مررتُ بموسٰی۔

(۲) جمع مذکر سالم کے علاوہ کسی بھی اسم کا جب کہ وہ یائے متکلم کی طرف مضاف ہو، جیسے ھذا غلامی۔ رأيتُ غلامی۔ مررتُ بغلامی۔

دوسری صورت: رفع اور جر تقدیری ہوتا ہے اور نصب لفظی۔ یہ اعراب اسم منقوص کا ہے، جیسے جاءَ القاضیْ، رأيتُ القاضِيَ، مررتُ بالقاضیْ

تیسری صورت: رفع واو تقدیری سے ہوتا ہے اور نصب وجر یا، ماقبل مکسور لفظی کے ذریعہ یہ اعراب جمع مذکر سالم کا ہے جبکہ وہ یائے متکلم کی طرف مضاف ہو، جیسے جاءَ مُسْلِمِيَّ۔ رأيتُ مُسْلِمِيَّ۔ مررتُ بِمُسْلِمِيَّ حالتِ رفعی میں مُسْلِمِيَّ میں جمع کا واو یا ہوگیا ہے اس لئے یہ اعراب تقدیری ہے اور حالت نصبی وجری میں جمع کی یا موجود ہے اس لئے یہ اعراب[1] لفظی ہے۔

---

[1] حالتِ رفعی میں مُسْلِمِيَّ کی اصل مُسْلِمُونَ یَ ہے۔ جمع کا نون اضافت کی وجہ سے گرا،
(باقی حاشیہ بر صـ۲۸)

فائدہ - **اسم مقصور** وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو یعنی وہ الف ہو جو کھینچ کر نہیں پڑھا جاتا، جیسے مُوسٰی، سلمٰی

اسم منقوص: وہ اسم ہے جس کے آخر میں یاء ماقبل مکسور ہو، جیسے قاضِیْ، راضِیْ۔

مشقی سُوالات

(۱) معرب کی تعریف، حکم اور مثال بیان کرو (۲) مبنی کی تعریف، حکم اور مثال بیان کرو۔
(۳) اسم معرب اور اسم مبنی کے دوسرے نام کیا ہیں؟ (۴) اسم معرب کے اعراب کتنے ہیں؟
(۵) اسم معرب کی کتنی قسمیں ہیں؟ (۶) مرفوعات کس کو کہتے ہیں؟
(۷) مرفوعات کتنے ہیں؟ (۸) منصوبات کس کو کہتے ہیں؟
(۹) منصوبات کتنے ہیں؟ (۱۰) مجرورات کس کو کہتے ہیں؟
(۱۱) مجرورات کیا ہیں؟ (۱۲) مبنیات کس کو کہتے ہیں؟
(۱۳) مبنیات کیا کیا ہیں؟ (۱۴) مبنی الاصل کیا کیا ہیں؟
(۱۵) توابع کیا ہیں؟ (۱۶) مفعول بہ میں کیا کیا چیزیں شمار ہیں؟
(۱۷) اسم منسوب کی تعریف مع مثال بیان کرو۔ (۱۸) نسبت کرنے کا طریقہ کیا ہے؟
(۱۹) تصغیر کی تعریف اور مثال بیان کرو۔ (۲۰) اسم مصغر کس کو کہتے ہیں؟
(۲۱) تصغیر کے وزن کیا ہیں؟ (۲۲) جمع قلت کی تعریف بیان کرو
(۲۳) جمع قلت کے اوزان بیان کرو (۲۴) جمع کثرت کی تعریف بیان کرو۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) پھر "مَرْمِیٌ" کے قاعدہ سے واو کو یاء سے بدل کر یاء میں ادغام کیا اور یاء کی مناسبت سے میم کے پیش کو زیر سے بدلا پس اس میں جمع کا واو یاء سے بدل گیا ہے اس لئے یہ اعراب تقدیری ہے اور حالتِ نصبی وجری میں اصل مُسْلِمِینَ ہے نون اضافت کی وجہ سے گرا اور یا کا یا میں ادغام کیا پس یہاں جمع کی یاء اصلی حالت میں باقی ہے اس لئے یہ اعراب لفظی ہے اور "مَرْمِیٌ" کا قاعدہ یہ ہے کہ جب واو اور یاء غیر مبدل ایسے کلمہ میں جمع ہوں جس میں الحاق نہ ہوا ہو اور دونوں میں سے پہلا ساکن ہو تو واو کو یا سے بدل کر ادغام کرتے ہیں ۱۲۔

(۲۵) جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم کب جمع قلت شمار ہوتے ہیں اور کب جمع کثرت؟ (۲۶) اسم معرب کے اعراب کی کل کتنی صورتیں ہیں؟ (۲۷) اعراب بالحرکت کی تینوں صورتیں تفصیل سے بیان کرو۔
(۲۸) اعراب بالحروف کی تینوں صورتیں تفصیل سے بیان کرو (۲۹) اعراب تقدیری کی تینوں صورتیں تفصیل سے بیان کرو۔

الدَّرسُ السَّادس عشر

ضمیروں کا بیان

ضمیر: وہ اسم ہے جو متکلم یا حاضر یا غائب پر دلالت کرے۔ ضمیریں ستّر ہیں اور ان کی پانچ قسمیں ہیں۔

[۱] مرفوع متصل، [۲] مرفوع منفصل، [۳] منصوب متصل، [۴] منصوب منفصل اور [۵] مجرور متصل (مجرور منفصل کوئی ضمیر نہیں ہے)

(۱) **ضمیر مرفوع متصل**: وہ ضمیر ہے جو فاعل بنے اور فعل سے ملی[1] ہوئی آئے۔ یہ چودہ[۱۴] ہیں۔

فعل ماضی ضَرَبْتُ[2] (میں تُ مضموم) ضَرَبْنَا (میں نا) ضَرَبْتَ (میں تَ مفتوح) ضَرَبْتُمَا (میں تُما) ضَرَبْتُمْ (میں تُمْ) ضَرَبْتِ (میں تِ مکسور) ضَرَبْتُمَا (میں تُما) ضَرَبْتُنَّ (میں تُنَّ) ضَرَبَ (میں ھو پوشیدہ) ضَرَبَا (میں الف تثنیہ) ضَرَبُوْا (میں واو جمع) ضَرَبَتْ (میں ھی پوشیدہ اور تْ ساکن علامت تانیث) ضَرَبَتَا (میں الف تثنیہ) ضَرَبْنَ (میں نون)

[1] یہ ضمیریں فعل سے علیحدہ نہیں لکھی جاسکتیں ۱۲ [2] نحو کی کتابوں میں ضمیریں اسی ترتیب سے بیان کی گئی ہیں۔ پہلے متکلم کی پھر حاضر کی اور آخر میں غائب کی۔ صرف کی کتابوں میں ترتیب برعکس ہے۔ حصۂ اوّل میں بچوں کی سہولت کے لئے صرف والی ترتیب لکھی گئی تھی ۱۲

فِعل مُضارِع: اَفعَلُ (میں انا پوشیدہ) نَفعَلُ (میں نحنُ پوشیدہ) تَفعَلُ (میں انت پوشیدہ) تفعلان (میں الف تثنیہ اور نون اعرابی) تَفعَلونَ (میں واو جمع اور نون اعرابی) تَفعَلِینَ (میں یار اور نون اعرابی) تَفعَلَان (میں الف تثنیہ اور نون اعرابی) تَفعَلنَ (میں نون) یَفعَلُ (میں ھو پوشیدہ) یَفعَلان (میں الف تثنیہ اور نون اعرابی) یفعلون (میں واو جمع اور نون اعرابی) تَفعَلُ (میں ھی پوشیدہ) یفعلان (میں الف تثنیہ اور نون اعرابی) یَفعَلنَ (میں نون)

امر حاضر معروف: اِفعَلْ (میں انت پوشیدہ) اِفعَلَا (میں الف تثنیہ) اِفعَلُوا (میں واو جمع اور الف علامت) اِفعَلِی (میں یار) اِفعَلَا (میں الف تثنیہ) اِفعَلنَ (میں نون)

(۲) **ضمیر مرفوع منفصِل:** وہ ضمیر ہے جو مبتدا یا فاعل بنے اور علٰحدہ آئے جیسے ھو قائم، قام ھو یہ بھی چودہ[۱۴] ہیں۔

اَنَا، نحنُ، انتَ، انتما، اَنتُم- اَنتِ، اَنتما- اَنتنَّ- ھُوَ، ھُمَا، ھُمْ- ھی، ھُمَا، ھُنَّ-

(۳) **ضمیر منصوب متصل:** وہ ضمیر ہے جو مفعول بنے اور فعل سے ملی ہوئی آئے یہ بھی چودہ[۱۴] ہیں۔

ضَرَبَنِی (ی اور نون وقایہ) ضَرَبَنَا (نا) ضَرَبَكَ (كَ) ضَرَبَكُمَا (كُمَا) ضَرَبَكُم (كُم) ضَرَبَكِ (كِ) ضَرَبَكُمَا (كُمَا) ضَرَبَكُنَّ (كُنَّ) ضَرَبَهُ (ہٗ) ضَرَبَهُمَا (هُمَا) ضَرَبَهُم (هُم) ضَرَبَهَا (هَا) ضَرَبَهُمَا (هُمَا) ضَرَبَهُنَّ (هُنَّ)

۱؎ منصوب متصل، منصوب منفصل اور مجرور متصل تینوں ایک ہی ضمیریں ہیں یعنی ی، نا- كَ، كما، كم- كِ، كما، كُنَّ- ہٗ، هما، هم- ها، هما، هُنَّ یہ ضمیریں جب فعل سے ملی ہوئی آتی ہیں تو مفعول بہ بنتی ہیں اور منصوب متصل کہلاتی ہیں اور جب ان کو الگ کرنا ہوتا ہے تو شروع میں اِیَّا بڑھاتے ہیں اور اب یہ مفعول بہ یا کوئی اور منصوب واقع ہوتی ہیں اور منصوب منفصل کہلاتی ہیں اور جب حرف جر یا اسم کے ساتھ مل کر آتی ہیں تو مجرور یا مضاف الیہ ہوتی ہیں اور مجرور متصِل کہلاتی ہیں ۱۲-

الدَّرسُ السَّابعَ عشَرَ

باقی ضمیریں

(۴) **ضمیر منصُوب منفصِل:** وہ ضمیر ہے جو مفعول بہ یا کوئی اور منصوب بنے اور فعل سے جدا آئے- یہ بھی چودہ ہیں۔

اِیَّایَ، اِیَّانَا- اِیَّاكَ، اِیَّاكُمَا، اِیَّاكُم- اِیَّاكِ، اِیَّاكُمَا، اِیَّاكُنَّ اِیَّاهُ، اِیَّاهُمَا، اِیَّاهُم- اِیَّاهَا، اِیَّاهُمَا، اِیَّاهُنَّ

(۵) **ضمیر مجرور متصل:** وہ ضمیر ہے جو مجرور یا مضاف الیہ بنے اور حرف جر یا مضاف سے ملی ہوئی آئے- یہ بھی چودہ[۱۴] ہیں۔

مجرور بحرف جر: لِی، لَنَا، لَكَ، لَكُمَا، لَكُم، لَكِ، لَكُمَا، لَكُنَّ، لَهُ، لَهُمَا، لَهُم- لَهَا، لَهُمَا، لَهُنَّ

مجرور بہ اضافت: کِتَابِی، کِتَابُنَا- کِتَابُكَ، کِتَابُكُمَا، کِتَابُكُم کِتَابُكِ، کِتَابُكُمَا، کِتَابُكُنَّ- کِتَابُہ، کِتَابُهُمَا، کِتَابُهُم کِتَابُهَا، کِتَابُهُمَا، کِتَابُهُنَّ

قاعدہ: ماضی کے دو[۲] صیغوں میں اور مضارع کے پانچ صیغوں میں اور امر حاضر معروف کے ایک صیغہ میں ضمیر مرفوع متصل مُستتر ہوتی ہے اور باقی صیغوں میں بارز ہوتی ہے۔

نونِ وقایہ: وہ نون ہے جو فعل کے آخر کو کسرہ سے بچانے کے لئے لایا جاتا ہے- یہ نون دو[۲] صورتوں میں لانا ضروری ہے۔

(۱) جب صیغۂ ماضی کے آخر میں ی لگے، جیسے ضَرَبَنِی، ضَرَبَانِی، ضَرَبُونِی الخ

(۲) مضارع کے جن صیغوں میں نون اعرابی نہیں ہے، جب اُن کے آخر میں ی لگے، جیسے یَضرِبُنِی، تَضرِبُنِی وغیرہ۔

مرجع ضمیر کے لوٹنے کی جگہ کو کہتے ہیں، جیسے زَیْدٌ اَبُوہٗ قائمٌ میں ہٗ کا مرجع زید ہے

قاعدہ:- مرجع صرف ضمیر غائب کا ہوتا ہے، ضمیر حاضر اور ضمیر متکلم کا مرجع نہیں ہوتا۔

قاعدہ:- مرجع عام طور سے ضمیر سے پہلے ہوتا ہے۔ اگر ضمیر پہلے ہو اور مرجع بعد میں ہو تو اس کو اضمار قبل الذکر کہتے ہیں۔

ضمیر شان اور ضمیر قصہ:- وہ ضمیر غائب ہے جو جملہ کے شروع میں مرجع کے بغیر لائی جاتی ہے اور بعد کا جملہ اس کی تفسیر کرتا ہے۔ مذکر کی ضمیر، ضمیر شان اور مؤنث کی ضمیر، ضمیر قصہ کہلاتی ہے، جیسے اِنَّہٗ[1] زَیْدٌ قَائِمٌ (بے شک شان یہ ہے کہ زید کھڑا ہے) اِنَّھَا زَیْنَبُ قَائِمَۃٌ (بے شک قصہ یہ ہے کہ زینب کھڑی ہے)

ضمیر فصل:- وہ ضمیر ہے جو خبر اور صفت میں امتیاز کرنے کے لئے لائی جاتی ہے اور ایسے مبتدا اور خبر کے درمیان لائی جاتی ہے جو دونوں معرفہ ہوں، جیسے الرَّجُلُ[2] ھُوَ الطَّوِیْلُ (آدمی لمبا ہے)

الدَّرسُ الثَّامِنُ عَشَرَ

اسم اشارہ کا بیان

اسم اشارہ:- وہ اسم ہے جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اور جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اس کو مشار الیہ کہتے ہیں۔ اسم اشارہ یہ ہیں۔

---

[1] ترکیب اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ہٗ ضمیر شان اس کا اسم اور زَیْدٌ قائمٌ مبتدا خبر مل کر اِنَّ کی خبر الخ

[2] یہاں اگر ضمیر فصل نہیں لائی جائے گی تو موصوف صفت ہونے کا دھوکہ ہوگا۔ ضمیر فصل کو عام طور پر ترکیب میں شامل نہیں کیا جاتا اس کو ضمیر فصل کہکر درمیان میں چھوڑ دیا جاتا ہے اور طرفین کو مبتدا خبر بنایا جاتا ہے اور یہ بھی کر سکتے ہیں کہ الرجل کو مبتدا اوّل بنائیں اور ھو مبتدا ثانی اور الطویل خبر، پھر جملہ پہلے مبتدا کی خبر ۱۲۔

مذکر قریب کے لئے	ھٰذا	ھٰذان/ھٰذَین	ھٰؤلاء
مؤنث قریب کے لئے	ھٰذہ	ھاتان/ھاتَین	ھٰؤلاء
مذکر بعید کے لئے	ذٰلک	ذانِکَ/ذَینِکَ	اُولٰئِکَ
مؤنث بعید کے لئے	تلک	تانِکَ/تَینِکَ	اُولٰئِکَ

قاعدہ:- اسم اشارہ اور مشار الیہ کا اعراب ایک ہوتا ہے اور اسم اشارہ کا اعراب عامل کے تابع رہتا ہے اور اسم اشارہ پر اعراب ظاہر نہیں ہوتا، کیونکہ وہ مبنی ہے، جیسے جَاءَ ھٰذَا الرَّجُلُ۔ رَأَیْتُ ھٰذَا الرَّجُلَ، مَرَرْتُ بِھٰذَا الرَّجُلِ۔

قاعدہ:- تذکیر، تانیث، واحد، تثنیہ، اور جمع ہونے میں اسم اشارہ اور مشار الیہ یکساں ہوتے ہیں، جیسے ھٰذا/ ذٰلکَ الرَّجُلُ۔ ھٰذان/ذانِکَ الرَّجلان۔ ھٰذہٖ/تِلکَ المرأۃُ۔ ھاتان/تانِکَ المرأتانِ۔ ھٰؤلاءِ/اُولٰئِکَ الرِّجالُ/النِّساءُ

الدَّرسُ التَّاسِعُ عَشَرَ

اسم موصول کا بیان

اسم موصول:- وہ اسم ہے جو صلہ کے ساتھ ملے بغیر جملہ کا جز نہ بن سکے۔

اسمائے موصولہ یہ ہیں۔

مذکر کے لئے	الَّذِیْ	اللَّذانِ/اللَّذَیْنِ	الَّذِیْنَ۔ الْاُولٰی
مؤنث کے لئے	الَّتِیْ	اللَّتانِ/اللَّتَیْنِ	اللَّاتِیْ۔ اللَّوَاتِیْ۔ اللَّائِیْ۔ اللَّاءِ۔ اللَّائِیْ

مَا[1] (چیزوں کے لئے) مَنْ[2] (لوگوں کے لئے) اَیٌّ[3] اور اس کا مؤنث اَیَّۃٌ وہ اَلْ جو اسم فاعل یا اسم مفعول پر الَّذِیْ کے معنیٰ میں آئے[4]

(حاشیہ اگلے صفحہ پر دیکھئے)

صلہ:- وہ ضمیمہ ہے جو اسم موصول کے معنیٰ کو پورا کرنے کیلئے لایا جاتا ہے، جیسے الذی نَصَرَ (وہ جس نے مدد کی) اس میں جملہ نَصَرَ صلہ ہے جس سے الذی کے معنیٰ پورے ہوتے ہیں۔

قاعدہ:- صلہ جملہ خبریہ ہوتا ہے اور اس میں ایک ضمیر ہوتی ہے جو اسم موصول کی طرف لوٹتی ہے، اس کو عائد کہتے ہیں، جیسے جاءَ[ل] الذی ابُوہ عالم، جاء الذی ضربتُہ۔

قاعدہ:- عائد کبھی محذوف ہوتا ہے، جیسے جاءَ الذی ضَربْتَ میں ہٗ ضمیر محذوف عائد ہے۔

قاعدہ:- اسم موصول اور عائد تذکیر، تانیث، افراد، تثنیہ اور جمع ہونے میں یکساں ہوتے ہیں، جیسے جاءَ الذی ابوہ عالم۔ جاءَ الذان اَبَوَاھما عالمان۔ جاءَ الذِیْنَ اٰباؤُھُم عُلماءُ۔ جاءتِ الّتی ابُوھا عالم۔ جاءتِ اللتان اَبَوَاھما عالمانِ۔ جاءتِ اللّاتی اٰباؤُھُنّ عُلماء

اسم فِعل کا بیان

اسم فِعل:- وہ اسم ہے جو فعل کے معنیٰ دیتا ہے۔ اسم فعل دو طرح کے ہیں (۱) جو امر حاضر کے معنیٰ دیتے ہیں (۲) جو فعل ماضی کے معنیٰ دیتے ہیں۔

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [ل] ما کی مثال مَاعِندَکُم یَنفَدُ وَمَا عِندَ اللہِ بَاقٍ (جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جائیگا اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ دائم رہیگا) مَنْ کی مثال مَنْ جاءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ خَیْرٌ مِّنْھَا (جو شخص نیکی لاویگا سو اس کو اس سے بہتر ملیگا) اَلْ موصولہ کی مثالیں جاءَ الضّارِبُ زیدًا (زید کو مارنیوالا آیا) قَامَ المَضْرُوبُ غُلامُہٗ (وہ آدمی کھڑا ہوا جس کا غلام پیٹا گیا) اس اَلْ کا صلہ خود اسم فاعل اور اسم مفعول ہوتے ہیں اور اَیٌّ اور اَیَّۃٌ معرب ہیں اور لازم الاضافت ہیں مذکر مضاف الیہ کیلئے ای اور مؤنث کیلئے ای اور ایۃ دونوں درست ہیں، جیسے ای کتاب فی یدك؟ ایۃ قلنسوۃ رخیصۃ؟ بای ارض تموت؟ ۱۲

(حاشیہ صفحہ ھذا) [ل] جاءَ فِعل، الذی اسم موصول، ابوہ مرکب اضافی مبتدا، عالم خبر، پھر جملہ اسمیہ خبریہ صلہ پھر موصول صلہ مل کر جاء کا فاعل ۱۲۔

اسمائے افعال بمعنیٰ امر:- (۱) رُوَیْدَ (مہلت دے) جیسے رُوَیْدَ زیدًا (زید کو جانے دے) (۲) دُوْنَكَ (لے) جیسے دُوْنَكَ اللَّبَنَ (دودھ لے) (۳) عَلَیْكَ (لازم پکڑ) جیسے عَلَیْكَ الرِّفْقَ (نرمی لازم پکڑ) (۴) ھَا (لے) جیسے ھَا زَیْدًا (زید کو پکڑ) یہ چاروں اسم کو نصب دیتے ہیں (۵) ھَلُمَّ (آ) (۶) مَہْ (رک) (۷) صَہْ (چپ) ان تینوں میں فاعِل کی ضمیر اَنْتَ مستتر ہے۔

اسمائے افعال بمعنیٰ فِعلِ ماضی:- (۱) ھَیْھَاتَ (دور ہوا) جیسے ھَیْھَاتَ زَیْدٌ (زید دُور ہوا) (۲) شَتَّانَ (جدا ہوا) جیسے شَتَّانَ زیدٌ وعمرٌو (زید اور عمرو الگ الگ ہوئے) (۳) سَرْعَانَ (جلدی کی) جیسے سَرْعَانَ زَیْدٌ (زید نے جلدی کی) یہ تینوں اسم کو رفع دیتے ہیں۔

الدَّرسُ العِشرُون

اسم صوت کا بیان

اسم صوت:- وہ اسم ہے جس سے کسی جانور کی، یا کسی بے جان چیز کی آواز کی نقل کی جائے یا اس کے ذریعہ کسی جانور کو بلایا جائے، جیسے غَاقِ غَاقِ (کوّے کی آواز کی نقل) اُحْ اُحْ (کھانسنے کی آواز) نَخِّ نَخِّ (اونٹ کو بٹھانے کے لئے بولتے ہیں)

اسم ظرف کا بیان

اسم ظرف:- وہ اسم ہے جو کام کے زمانہ پر یا جگہ پر دلالت کرے۔ ظرف کی دو قسمیں ہیں۔ ظرف زمان اور ظرف مکان

چند ظرف زمان- اِذْ (جب) اِذَا (جب) مَتیٰ (جب) اَیَّانَ (کب)

اَمْسِ (گذشتہ کل)، مُذْ مُنْذُ (سے)، قَبْلُ (پہلے)، بَعْدُ (بعد میں)، قَطُّ (کبھی نہیں) جیسے مَاضَرَبْتُہٗ قَطُّ (میں نے اس کو کبھی نہیں مارا)

چند ظرف مکان:- حَیْثُ (جہاں)، اَیْنَ (کہاں)، عِنْدَ (پاس)، لَدٰی (پاس)، لَدُنْ (پاس)، قُدَّامَ (آگے)، خَلْفَ (پیچھے)، تَحْتَ (نیچے) فَوْقَ (اوپر)

اسم کنایہ کا بیان

اسم کنایہ:- وہ اسم ہے جس سے کسی مبہم چیز کو تعبیر کیا جائے۔ یہ چار لفظ ہیں۔ کَمْ (کتنا)، کَذَا (اتنا)، کَیْتَ (ایسا) ذَیْتَ (ایسا)

اوّل دو مبہم عدد کے لئے ہیں اور آخری دو مبہم بات کے لئے ہیں، جیسے کَمْ دِرْھَمًا عِنْدَكَ؟ (آپ کے پاس کتنے روپے ہیں؟) قَبَضْتُ کَذَا وَکَذَا دِرْھَمًا (میں نے اتنے اور اتنے روپے وصول کئے) قَالَ فُلَانٌ: کَیْتَ وَکَیْتَ / ذَیْتَ وَذَیْتَ (فلاں نے ایسا ایسا کہا)

کَمْ کی دو قسمیں ہیں خبریہ اور استفہامیہ

(۱) کَمْ خبریہ عدد کی خبر دیتا ہے اور اس کے معنیٰ ہیں "بہت" جیسے کَمْ مِنْ قَرْیَۃٍ اَھْلَکْنَاھَا (بہت سی بستیاں ہیں جن کو ہم نے ہلاک کر دیا)

(۲) کَمْ استفہامیہ کے ذریعہ عدد دریافت کیا جاتا ہے اور اس کے معنیٰ ہیں "کتنے" جیسے کم درھما عندك؟ (آپ کے پاس کتنے روپے ہیں؟)

قاعدہ:- کَمْ استفہامیہ کی تمیز ہمیشہ مفرد منصوب ہوتی ہے اور کم خبریہ کی تمیز کبھی مفرد ہوتی ہے اور کبھی جمع اور مجرور ہوتی ہے جیسے کَمْ رَجُلٍ / رِجَالٍ عِنْدِیْ (میرے پاس بہت سے مرد ہیں)

مشقی سوالات

(۱) ضمیر کی تعریف کرو، کل ضمیریں کتنی ہیں؟ (۲) ضمیروں کی کتنی قسمیں ہیں؟
(۳) ضمیر مرفوع متصل کس کو کہتے ہیں؟ (۴) ضمائر مرفوع متصل بیان کرو
(۵) ضمیر مرفوع منفصل کس کو کہتے ہیں؟ (۶) ضمائر مرفوع منفصل بیان کرو
(۷) ضمیر منصوب متصل کس کو کہتے ہیں؟ (۸) ضمائر منصوب متصل بیان کرو
(۹) ضمیر منصوب منفصل کس کو کہتے ہیں؟ (۱۰) ضمائر منصوب منفصل بیان کرو
(۱۱) ضمیر مجرور متصل کس کو کہتے ہیں؟ (۱۲) ضمائر مجرور متصل بیان کرو
(۱۳) ماضی کے کن صیغوں میں ضمیر مستتر ہوتی ہے؟ (۱۴) مضارع کے کن صیغوں میں ضمیر مستتر ہوتی ہے؟
(۱۵) امر کے کس صیغہ میں ضمیر مستتر ہوتی ہے؟ (۱۶) نونِ وقایہ کس کو کہتے ہیں؟
(۱۷) نونِ وقایہ کہاں لانا ضروری ہے؟ (۱۸) مرجع کس کو کہتے ہیں؟
(۱۹) مرجع کس ضمیر کا ہوتا ہے؟ (۲۰) ضمیر شان کس کو کہتے ہیں؟ مثال بھی دو۔
(۲۱) ضمیر قصہ کس کو کہتے ہیں؟ مثال بھی دو (۲۲) ضمیر فصل کس کو کہتے ہیں، مثال بھی بیان کرو
(۲۳) ضمیر پہلے اور مرجع بعد میں ہو تو اس کا کیا نام ہے؟ (۲۴) اسم اشارہ کی تعریف بیان کرو۔
(۲۵) اسمائے اشارہ بیان کرو (۲۶) اسم اشارہ اور مشار الیہ کا اعراب کیا ہے؟
(۲۷) اسم اشارہ اور مشار الیہ میں کن باتوں میں یکسانیت ضروری ہے؟ (۲۸) اسم موصول کی تعریف بیان کرو۔
(۲۹) صلہ کس کو کہتے ہیں؟ (۳۰) عائد کس کو کہتے ہیں؟
(۳۱) اسمائے موصولہ بیان کرو۔ (۳۲) اسم موصول اور عائد میں کن باتوں میں یکسانیت ضروری ہے؟
(۳۳) اسم فعل کی تعریف بیان کرو۔ (۳۴) اسمائے افعال بمعنیٰ امر کیا ہیں؟
(۳۵) اسمائے افعال بمعنیٰ ماضی کیا ہیں؟ (۳۶) اسم صوت کی تعریف مع امثلہ بیان کرو۔
(۳۷) ظروف زمان بیان کرو (۳۸) ظروف مکان بیان کرو۔
(۳۹) اسم کنایہ کی تعریف بیان کرو (۴۰) اسمائے کنایہ مع استعمال بیان کرو۔
(۴۱) کَمْ کی کتنی قسمیں ہیں؟ (۴۲) کَمْ خبریہ کس مقصد کے لئے ہے؟
(۴۳) کَمْ استفہامیہ کس مقصد کیلئے ہے؟ (۴۴) کَمْ خبریہ اور استفہامیہ کی تمیز کیسی ہوتی ہے؟

الدَّرسُ الواحِدُ والعِشرُون

غیر منصرف کا بیان

اسم معرب کی دو قسمیں ہیں منصرف اور غیر منصرف

(۱) **منصرف**:- وہ اسم ہے جس میں غیر منصرف ہونے کے اسباب نہ پائے جاتے ہوں، جیسے قَلَمٌ، کِتَابٌ۔ منصرف پر تینوں حرکتیں اور تنوین آسکتی ہے۔

(۲) **غیر منصرف**:- وہ اسم ہے جس میں منع صرف کے نو اسباب میں سے کم از کم دو سبب پائے جاتے ہوں یا ایک ایسا سبب پایا جاتا ہو جو دو سببوں کے قائم مقام ہو، جیسے، عُمَر، زینب، مساجد وغیرہ۔ غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین نہیں آسکتے، کسرہ کی جگہ فتحہ آتا ہے۔

غیر منصرف کے نو اسباب یہ ہیں۔ عدل، وصف، تانیث، معرفہ، عجمہ، جمع، ترکیب، الف نون زائدتان، وزن فعل

عدل کا بیان

(۱) **عدل**: کسی اسم کا اپنے اصلی صیغہ سے نکل کر دوسرے صیغہ میں چلا جانا ہے جیسے عَامِرٌ سے عُمَرُ اور ثلاثۃٌ سے ثُلَاثُ بن گیا ہے۔

عدل کی دو قسمیں ہیں۔ عدلِ تحقیقی اور عدلِ تقدیری

(۱) **عدلِ تحقیقی**: وہ ہے جس میں اسم معدول کی واقعی کوئی اصل ہو، جیسے ثُلَاثُ کے معنیٰ ہیں "تین تین"، پس معلوم ہوا کہ اس کی اصل ثلاثۃٌ، ثلاثۃٌ ہے

(۲) **عدلِ تقدیری**: یہ ہے کہ اسم معدول کی واقعی کوئی اصل نہ ہو، جیسے عُمَرُ اور زُفَرُ کو عرب غیر منصرف پڑھتے ہیں اور ان میں علمیت (معرفہ) کے علاوہ کوئی سبب نہیں ہے، اس لئے ان کو عَامِرٌ اور زَافِرٌ سے معدول مانا گیا ہے۔

قاعدہ:- عدل کے چھ وزن ہیں: ثُلَاثُ، مَثْلَثُ، عُمَرُ، سَحَرُ، اَمْسِ، حَذَامِ۔ تفصیل یہ ہے۔

(۱) فُعَالُ جیسے ثُلَاثُ (تین تین)، رُبَاعُ (چار چار) (۲) مَفْعَلُ جیسے مَثْلَثُ (تین تین)، مَرْبَعُ (چار چار) (۳) فُعَلُ جیسے عُمَرُ زُفَرُ (نام ہیں)، (۴) فَعَلُ، جیسے سَحَرُ (معین دن کا صبح سے کچھ پہلے کا وقت)، (۵) فَعْلِ جیسے اَمْسِ (گذشتہ کل)، (۶) فَعَالِ جیسے قَطَامِ[1]، حَذَامِ (عورتوں کے نام)

الدَّرسُ الثانی والعِشرُون

وَصف کا بیان

(۲) **وصف**[2]: کے معنیٰ ہیں حالت اور اسم وصف وہ اسم ہے جس سے ذات کے علاوہ کوئی حالت بھی سمجھ میں آئے، جیسے اَحْمَرُ (سرخ) اَسْوَدُ (سیاہ) اَرْقَمُ (چتکبرا)، سَکْرَانُ (مدہوش)

قاعدہ:- غیر منصرف کا سبب وہ اسم وصف ہے جو اصل بناوٹ میں صفتی معنیٰ کے لئے ہو، خواہ بعد میں وہ صفتی معنیٰ اس میں باقی رہے ہوں یا نہ رہے ہوں پس اسود اور ارقم اگرچہ بعد میں سانپوں کے نام ہوگئے ہیں مگر چونکہ اصل بناوٹ میں صفتی معنیٰ کے لئے ہیں اسلئے غیر منصرف ہیں

قاعدہ:- جو اسم اصل بناوٹ میں صفتی معنیٰ کے لئے نہ ہو بلکہ صفتی معنیٰ اس میں عارضی طور پر پیدا ہوگئے ہوں اس کا اعتبار نہیں، جیسے مَرَرْتُ[3] بِنِسْوَۃٍ اَرْبَعٍ

---

[1] قَطَامِ، حَذَامِ اہل حجاز کے نزدیک کسرہ پر مبنی ہیں غیر منصرف نہیں ہیں اور بنو تمیم ان میں عدل مانتے ہیں اور غیر منصرف پڑھتے ہیں اسی طرح اَمْسِ کو بھی بنو تمیم حالتِ رفعی میں غیر منصرف مانتے ہیں۔ [2] وَصف اور صِفت ایک ہی ہیں اور دونوں کے معنیٰ ہیں حالت ۱۲۔ [3] گذرا میں چار عورتوں کے پاس سے ۱۲

میں اَرْبَعٌ، نِسْوَۃٌ کی صفت ہے اور اس میں دوسرا سبب وزن فعل بھی ہے مگر چونکہ وہ اصل بناوٹ میں عدد کے لئے ہے اس لئے منصرف ہے

تانیث کا بیان

(۳) **تانیث:** یعنی اسم کا مؤنث ہونا بھی غیر منصرف کا سبب ہے۔ پھر تانیث بالالف کے لئے (خواہ وہ الف ممدودہ ہو یا الف مقصورہ) کوئی شرط نہیں اور تانیث بالتاء کیلئے علمیت شرط ہے اور تانیث معنوی میں علمیت کے علاوہ یہ بھی شرط ہے کہ

(۱) کلمہ میں تین حرف سے زائد ہوں، جیسے زَیْنَب، مَرْیَم

(۲) اور اگر کلمہ تین حرفی ہو تو درمیانی حرف متحرک ہو، جیسے سَقَرُ (دوزخ)

(۳) اور اگر درمیانی حرف ساکن ہو تو ضروری ہے کہ عجمی زبان کا لفظ ہو، جیسے مَاہُ، جُوْرُ (دو شہروں کے نام) اور اگر عربی زبان کا لفظ ہو، جیسے ھِنْدُ (عورت کا نام) تو اس کو منصرف اور غیر منصرف دونوں[۱] طرح پڑھ سکتے ہیں۔

الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالعِشْرُوْن

معرفہ کا بیان

(۴) **معرفہ** وہ اسم ہے جو متعین چیز پر دلالت کرے۔ ایسے اسماء سات ہیں مگر غیر منصرف کے اسباب میں صرف علمیت معتبر ہے باقی چھ[۲] قسمیں غیر منصرف کا سبب نہیں ہیں اسلئے معرفہ اور علمیت (نام ہونا) دونوں کا ایک ہی مطلب ہے

---

[۱] منصرف بایں وجہ پڑھ سکتے ہیں کہ امور ثلاثہ جو حتمی طور پر غیر منصرف ہونے کیلئے ضروری ہیں وہ نہیں پائے جارہے ہیں اور غیر منصرف اسلئے پڑھ سکتے ہیں کہ دو سبب موجود ہیں ۱۲

قاعدہ: معرفہ اور وصف ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتے اور باقی اسباب کے ساتھ معرفہ جمع ہو سکتا ہے۔

عُجمہ کا بیان

(۵) **عُجمہ** کے معنیٰ ہیں غیر عربی زبان کا لفظ ہونا۔ عُجمہ کے لئے بھی علمیت[۱] شرط ہے اور یہ بھی شرط ہے کہ

(۱) کلمہ میں تین سے زیادہ حرف ہوں، جیسے ابراھیم

(۲) اور اگر کلمہ تین حرفی ہو تو درمیانی حرف متحرک ہو، جیسے شَتَرُ (ایک قلعہ کا نام)

فائدہ: لِجَامٌ (لگام کی عربی) منصرف ہے کیونکہ یہ نام نہیں ہے، اگرچہ چار حرفی ہے اور نُوْحٌ، لُوْطٌ بھی منصرف ہیں کیونکہ درمیانی حرف ساکن ہے۔

جمع کا بیان

(۶) **جمع** یعنی اسم کا مُنْتَہَی الجُمُوْع کے وزن پر ہونا۔ یہ دو وزن ہیں۔

(۱) مَفَاعِلُ یعنی شروع میں دو حرف مفتوح ہوں (میم ہونا ضروری نہیں) اور تیسری جگہ الف ہو اور اس کے بعد دو حرف ہوں، خواہ متحرک ہوں یا مدغم، جیسے مَسَاجِد[۲]، دَوَابُّ (چوپائے)

(۲) مَفَاعِیْلُ یعنی شروع میں دو حرف مفتوح ہوں (میم ہونا ضروری نہیں) اور تیسری جگہ الف ہو اور اس کے بعد تین حرف ہوں اور درمیانی حرف ساکن ہو، جیسے مَصَابِیْح[۳] (چراغ)

---

[۱] یعنی ضروری ہے کہ وہ عجمی زبان میں عَلَم ہو یا عجمی زبان سے بعینہٖ نقل کر کے نام رکھا گیا ہو، جیسے قَالُوْن رومی زبان میں بمعنیٰ عمدہ ہے اس کو بعینہٖ نقل کر کے ایک قاری صاحب کا نام رکھا گیا ۱۲ [۲] دوسری مثالیں جَوَاھِرُ (موتی)، دَرَاھِمُ (چاندی کے روپے)، ضَوَارِبُ (پست جگہ) [۳] دوسری مثالیں دَنَانِیْرُ (سونے کے روپے)، قَنَادِیْلُ (قندیلیں)، عَصَافِیْرُ (چڑیاں)، قَرَاطِیْسُ (کاغذ)

قاعدہ:- اگر جمع کے آخر میں ۃ آسکتی ہو تو وہ غیر منصرف نہ ہوگی، جیسے صَیَاقِلَۃٌ[1] (تلواروں کو تیز کرنے والے)

فائدہ:- جمع منتہی الجموع دو سببوں کے قائم مقام ہے۔

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُوْن

ترکیب کا بیان

(۷) **ترکیب** سے مرکب منع صرف مراد ہے یعنی دو کلموں کو اسناد اور اضافت کے بغیر ملا دینا اور دوسرا کلمہ نہ تو صوت ہو نہ حرف کو متضمن ہو، جیسے بَعْلَبَکّ، حَضْرَ مَوْت، مَعْدِ یْکَرِب۔

قاعدہ:- ترکیب کے سبب بننے کے لئے علمیت شرط ہے۔

الف نون زائدتان کا بیان

(۸) **الف نون زائدتان**۔ یعنی اسم کے آخر میں زائد الف اور نون کا ہونا۔ اگر یہ الف نون اسم ذات[2] کے آخر میں ہوں تو علمیت شرط ہے، جیسے عُثمان، سَلمان۔ اور اگر اسم صفت[3] کے آخر میں ہوں تو یہ شرط ہے کہ اس کا مؤنث فَعْلَانَۃٌ کے وزن پر نہ آئے، جیسے سَکْرَانُ[4]

---

[1] دوسری مثالیں بَرَامِکَۃٌ (ایک خاندان)، صَیَارِفَۃٌ (صرّاف، روپے پیسے کی تجارت کرنے والے)، اَشَاعِرَۃ، عباقرۃ۔ [2] اسم ذات وہ اسم ہے جو محض کسی ذات پر دلالت کرے، حالت پر دلالت نہ کرے، جیسے کِتَاب، جِدَار، بیت، احمد، محمد وغیرہ [3] اسم صفت وہ اسم ہے جو ذات کے ساتھ حالت پر بھی دلالت کرے، جیسے سَکْرَان (مدہوش، شراب پیا ہوا) عَطْشَان (پیاسا) غَضْبَان (غضبناک)، رَحْمٰن (مہربان)، عُرْیَان (ننگا)، نَدْمَان (پشیمان)، [4] سکران کا مؤنث سَکْرٰی (مدہوش عورت) عَطْشَان کا عَطْشٰی، غَضْبَان کا غَضْبٰی آتا ہے اور رحمٰن کا مؤنث کچھ نہیں آتا اور فعلانۃ کا مطلب یہ ہے کہ وہ ۃ کو قبول نہ کرے تاکہ تانیث بالالف کی مشابہت باقی رہے اور فا پر خواہ فتحہ ہو یا ضمہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ۱۲

فائدہ: عُرْیَانٌ اور نَدْمَانٌ منصرف ہیں کیونکہ ان کے مؤنث عُرْیَانَۃٌ اور نَدْمَانَۃٌ آتے ہیں۔

وزنِ فعل کا بیان

(۹) **وزنِ فعل** کا مطلب ہے اسم کا فعل کے وزن پر ہونا۔ اور فعل کے اوزان میں سے تین قسم کے وزنوں کا اعتبار ہے۔

(۱) فعل کا مخصوص وزن یعنی فعل کا وہ وزن جو اسم میں شاذ و نادر ہی پایا جاتا ہو، ایسے وزن دو ہیں فَعَّلَ جیسے کَلَّمَ اور فُعِلَ جیسے ضُرِبَ

(۲) فعل میں زیادہ تر استعمال ہونے والا وزن۔ یہ ثلاثی مجرد کا فعل امر کا وزن ہے یعنی اُفْعُلْ

(۳) فعل مضارع کا وزن یعنی وہ لفظ جس کے شروع میں حروف اَتَیْنَ میں سے کوئی حرف ہو، جیسے یَزِیْدُ، تَغْلِبُ، اَحْمَدُ
اس تیسرے وزن کے لئے شرط یہ ہے کہ اس کے آخر میں ۃ نہ آسکتی ہو۔ پس یَعْمَلٌ اور نَصِیْرٌ منصرف ہیں کیونکہ ان کا مؤنث یَعْمَلَۃٌ اور نَصِیْرَۃٌ آتا[1] ہے۔

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُوْن

قواعد غیر منصرف

قاعدہ (۱) غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین نہیں آتے، کسرہ کی جگہ فتحہ آتا ہے۔

قاعدہ (۲) جب غیر منصرف پر الف لام آئے یا اس کی دوسرے اسم کی طرف

---

[1] جیسے ناقۃ یعملۃ (کام میں استعمال ہونے والی اونٹنی) امرأۃ نصیرۃ (مددگار عورت)

اضافت کی جائے تو حالتِ جری میں کسرہ آسکتا ہے البتہ تنوین نہیں آسکتی، کیونکہ معرّف باللام پر اور مضاف پر تنوین نہیں آتی جیسے فی المساجد، فی احسنِ تقویم (بہترین سانچے میں)

قاعدہ (۳) غیر منصرف کے پانچ اسباب میں علمیت شرط ہے یعنی وہ اسباب جب نام ہوں گے تبھی سبب بنیں گے وہ پانچ اسباب یہ ہیں
(۱) تانیث بالتاء (۲) مؤنث معنوی (۳) عجمہ (۴) ترکیب (۵) الف نون زائدتان

قاعدہ (۴) غیر منصرف کے دو سببوں میں علمیت شرط تو نہیں ہے مگر ان کے ساتھ جمع ہوسکتی ہے۔ وہ یہ ہیں (۱) عدل (۲) وزنِ فعل

قاعدہ (۵) غیر منصرف کے جن پانچ اسباب میں علمیت شرط ہے اگر ان کو نکرہ بنا دیا جائے تو وہ منصرف[1] ہوں گے، جیسے رُبَّ فاطمةٍ/ زینبٍ/ ابراہیمٍ/ معدیکربٍ/ عمرانٍ (بہت سی فاطمائیں الخ)

قاعدہ (۶) غیر منصرف کے جن دو سببوں میں علمیت شرط نہیں مگر جمع ہوتی ہے ان کو اگر نکرہ بنا دیا جائے تو وہ بھی منصرف[2] ہوجائیں گے، جیسے رُبَّ عُمَرٍ/ احمدٍ (بہت سے عمر/ بہت سے احمد)

قاعدہ (۷) تانیث بالالف اور جمع منتہی الجموع دو سببوں کے قائم مقام ہیں

مشقی سوالات

(۱) اسم معرب کی کتنی قسمیں ہیں؟ (۲) منصرف کی تعریف مع مثال بیان کرو
(۳) غیر منصرف کی تعریف بیان کرو۔ (۴) غیر منصرف کے نو اسباب کیا ہیں؟
(۵) عدل کی تعریف مع مثال بیان کرو (۶) عدل کی کتنی قسمیں ہیں؟

[1] کیونکہ اب ان میں غیر منصرف کا کوئی سبب باقی نہ رہے گا اسلئے کہ دوسرا سبب علمیت کی شرط کے ساتھ ہی سبب تھا ۱۲ [2] کیونکہ اب انمیں غیر منصرف کا صرف ایک سبب باقی رہے گا جو کافی نہیں ۱۲

(۷) عدل تحقیقی کی تعریف مع مثال بیان کرو (۸) عدل تقدیری کی تعریف مع مثال بیان کرو
(۹) عدل کے چھ وزن کیا ہیں (۱۰) وصف کا کیا مطلب ہے؟
(۱۱) اسم صفت کی تعریف مع مثال بیان کرو (۱۲) غیر منصرف کا سبب کونسا وصف ہے؟
(۱۳) کونسا وصف غیر منصرف کا سبب نہیں ہے؟ (۱۴) تانیث کا کیا مطلب ہے؟
(۱۵) تانیث بالالف کیلئے کیا شرط ہے؟ (۱۶) تانیث معنوی کیلئے کیا شرطیں ہیں؟
(۱۷) ھِندٌ منصرف ہے یا غیر منصرف؟ (۱۸) معرفہ کا کیا مطلب ہے؟
(۱۹) کونسا معرفہ غیر منصرف کا سبب ہے؟ (۲۰) عُجمہ کے کیا معنیٰ ہیں؟
(۲۱) عجمہ کیلئے کیا شرائط ہیں؟ (۲۲) لَجَام، نُوح اور لُوط منصرف ہیں یا غیر منصرف؟
(۲۳) جمع منتہی الجموع کے کتنے وزن ہیں؟ (۲۴) مفاعل سے کیا مراد ہے؟
(۲۵) مفاعیل سے کیا مراد ہے؟ (۲۶) صَیاقِلَةٌ منصرف ہے یا غیر منصرف؟
(۲۷) ترکیب سے کیا مراد ہے؟ (۲۸) ترکیب کے لئے کیا شرط ہے؟
(۲۹) الف نون زائدتان کا کیا مطلب ہے؟ (۳۰) اسم ذات میں الف نون ہوں تو کیا شرط ہے؟
(۳۱) اسم وصف میں الف نون ہوں تو کیا شرط ہے؟ (۳۲) وزن فعل کا کیا مطلب ہے؟
(۳۳) فعل کے کونسے وزن معتبر ہیں؟ (۳۴) غیر منصرف کے ساتوں قاعدے بیان کرو۔

الدرس السادس والعشرون

فاعل کا بیان

فاعل وہ اسم ہے جس کی طرف کسی فعل یا شبہ فعل[1] کی نسبت کی گئی ہو اور وہ فعل یا شبہ فعل اس اسم کے ذریعہ وجود میں آیا ہو، جیسے قامَ زیدٌ اور قیامُ زیدٍ میں زید کی طرف فعل قامَ اور مصدر قیام کی نسبت کی گئی ہے اور کھڑا ہونا زید کے

[1] شبہ فعل پانچ ہیں اسم فاعل، اسم مفعول، اسم تفضیل، صفت مشبہ اور مصدر یہ سب فعل کیطرح عمل کرتے ہیں اور عام طور پر اپنے پہلے معمول کی طرف مضاف ہوتے ہیں جیسے قیامُ زیدٍ میں مصدر فاعل کی طرف مضاف ہے ۱۲

ذریعہ وجود میں آیا ہے اس لئے زید فاعل ہے۔

فاعل ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے اور فاعل کبھی اسم ظاہر ہوتا ہے، جیسے قامَ زیدٌ اور کبھی ضمیر ہوتا ہے، جیسے زیدٌ قامَ، پھر ضمیر کبھی بارز ہوتی ہے، جیسے کتبتُ بالقلمِ اور کبھی مستتر ہوتی ہے، جیسے زید نصر عمرًا

قاعدہ:- جب فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ مفرد آئے گا، جیسے قامَ الرجل/الرجلانِ/الرجالُ

قاعدہ:- جب فاعل ضمیر ہو تو مفرد، تثنیہ اور جمع ہونے میں فعل اور فاعل یکساں ہوں گے، جیسے الرَّجُل قامَ - الرَّجلانِ قامَا - الرجالُ قامُوا

قاعدہ:- دو[1] صورتوں میں فعل کو مؤنث لانا ضروری ہے۔

(۱) جب فاعل اسم ظاہر مؤنث حقیقی ہو اور فعل فاعل میں فصل نہ ہو، جیسے قامتْ فاطمۃُ

(۲) جب فاعل مؤنث کی طرف لوٹنے والی ضمیر ہو، جیسے زینبُ قامتْ، الشمسُ طلعتْ

قاعدہ:- تین صورتوں میں فعل کو مذکر اور مؤنث دونوں طرح لاسکتے ہیں

(۱) جب فاعل اسم ظاہر مؤنث حقیقی ہو، اور فعل فاعل کے درمیان فصل ہو، جیسے قرأ/قرأتِ الیومَ زینبُ

(۲) جب فاعل اسم ظاہر مؤنث غیر حقیقی ہو، جیسے طلع/طلعت الشمسُ

(۳) جب فاعل جمع مکسر ہو، جیسے قام/قامتِ الرجالُ

قاعدہ:- جب فاعل جمع مکسر کی طرف لوٹنے والی ضمیر ہو تو فعل کو واحد مؤنث اور جمع مذکر دونوں طرح لا سکتے ہیں، جیسے الرجال قاموا/قامت

[1] مؤنث حقیقی وہ ہے جس کے مقابل نر جاندار ہو ۱۲

الدَّرسُ السّابعُ والعِشرونَ

فاعِل کے باقی قاعدے

قاعدہ:- فاعل عام طور پر مفعول سے پہلے آتا ہے مگر کبھی بعد میں بھی آتا ہے، جیسے ضربَ زید عمرًا کہنا بھی درست ہے اور ضرب عمرًا زیدٌ کہنا بھی

قاعدہ:- تین صورتوں میں فاعل کو مفعول بہ سے پہلے لانا واجب ہے۔

(۱) جب فاعل اور مفعول دونوں اسم مقصور ہوں اور اشتباہ کا اندیشہ[1] ہو، جیسے ضرب موسیٰ عیسیٰ (موسیٰ نے عیسیٰ کو مارا)

(۲) جب فاعل ضمیر مرفوع متصل ہو، جیسے ضربتُ زیدًا

(۳) جب مفعول اِلّا کے بعد آئے یعنی مفعول کا حصر کرنا مقصود ہو، جیسے ماضربَ زیدٌ الّا عمرًا (زید نے عمرو ہی کو مارا)

نائب فاعل کا بیان

کبھی فعل کا فاعل معلوم نہیں ہوتا یا اس کا تذکرہ مناسب نہیں ہوتا تو فاعل کو حذف کر کے مفعول بہ کی طرف فعل کی نسبت کرتے ہیں، ایسے فعل کو فعل مجہول اور اس کے مفعول بہ کو نائب فاعل اور مفعول مالم یسم فاعلہ کہتے ہیں۔

نائب فاعل بھی فاعل کی طرح مرفوع ہوتا ہے اور تمام احکام میں فاعل کی طرح ہوتا ہے۔ ذیل کی مثالوں میں فاعل کے قواعد جاری کرو۔

[1] اگر اشتباہ کا اندیشہ نہ ہو تو تقدیم واجب نہیں، جیسے اکل موسیٰ الکمثریٰ میں ناسپاتی مفعول ہی ہو سکتی ہے خواہ پہلے آئے یا بعد میں ۱۲

ضُرِب زیدٌ (نائب فاعل اسم ظاہر ہے) زیدٌ ضُرِبَ (نائب فاعل ضمیر مستتر ہے)
ضربتُ - ضُرب الرجل / الرجلان / الرجال - الرجل ضُرب - الرجلان ضُرِبا
الرجال ضُرِبوا - ضُرِبتْ فاطمةُ - زینب ضُربت - الشمسُ کُسِفتْ،
ضُرب / ضُرِبتِ الیومَ زینبُ - کُسِفَ / کُسِفَتِ الشمسُ - ضُرب / ضُوبتِ
الرجال - الرجال ضُرِبوا / ضُرِبتْ

اَلدَّرسُ الثامِنُ وَالعِشرُون

مُبتدا اور خبر کا بیان

مُبتدا جملہ اسمیہ کا وہ جزء ہے جس کے بارے میں کوئی اطلاع دی گئی ہو۔

خبر جملہ اسمیہ کا وہ جزء ہے جس کے ذریعہ مبتدا کے بارے میں کوئی اطلاع دی گئی ہو۔

جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ میں زید مبتدا ہے کیونکہ اس کے بارے میں کھڑے ہونے کی خبر دی گئی ہے اور قَائِمٌ خبر ہے کیونکہ کھڑے ہونے کی زید کے بارے میں اطلاع دی گئی ہے۔

فائدہ:۔ مُبتدا کو مُسندالیہ اور خبر کو مُسند بھی کہتے ہیں۔

قاعدہ:۔ مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہوتے ہیں اور ان کو عامل معنوی رفع دیتا ہے اور عامل معنوی عوامل لفظیہ سے خالی ہونے کا نام ہے۔

قاعدہ:۔ مبتدا اکثر معرفہ اور خبر اکثر نکرہ ہوتی ہے، جیسے زَیْدٌ قَائِمٌ

قاعدہ:۔ جب نکرہ میں کچھ تخصیص پیدا ہو جائے تو وہ مبتدا بن سکتا ہے، جیسے طالبٌ مُجتَہِدٌ نَاجِحٌ میں طالب کی صفت مجتہد لائی گئی ہے جس سے نکرہ میں تخصیص پیدا ہوگئی ہے یعنی وہ بالکل عام نہیں رہا۔ اس لئے اس کا مبتدا بننا درست ہوا

قاعدہ:۔ خبر عموماً مفرد ہوتی ہے مگر کبھی جملہ بھی خبر بنتا ہے، جیسے زَیْدٌ اَبُوْہُ قَائِمٌ (زید کا باپ کھڑا ہے)

قاعدہ:۔ جب خبر جملہ ہو تو اس میں ایک ضمیر ضروری ہے جو مبتدا کی طرف لوٹے، خواہ وہ ضمیر بارز ہو یا مستتر، جیسے زَیْدٌ اَبُوْہُ قَائِمٌ[1] اور زَیْدٌ قَامَ[2]

قاعدہ:۔ ایک مبتدا کی چند خبریں آسکتی ہیں، جیسے زَیْدٌ[3] عَاقِلٌ، عَالِمٌ، فَاضِلٌ

قاعدہ:۔ جب قرینہ پایا جائے تو مبتدا کو حذف کرنا جائز ہے، جیسے اَلْھِلَالُ[4] وَاللہِ! (چاند، بخدا!)

قاعدہ:۔ جب قرینہ پایا جائے تو خبر کو حذف کرنا بھی جائز ہے، جیسے خَرَجْتُ[5] فَاِذَا السَّبُعُ میں وَاقِفٌ یا موجودٌ خبر محذوف ہے۔

اَلدَّرسُ التَّاسِعُ وَالعِشرُون

حروف مشبہ بالفعل کے اسم و خبر کا بیان

حُروف مُشبّہ بالفعل چھ[6] ہیں اِنَّ، اَنَّ، کَاَنَّ، لَیْتَ، لٰکِنَّ، لَعَلَّ یہ جملہ اسمیہ خبریہ پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا کو اپنا اسم اور خبر کو اپنی خبر بنا لیتے ہیں، اور اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔

---

[1] زیدٌ مبتدا ابوہ مرکب اضافی دوسرا مبتدا، اس میں ہٗ ضمیر بارز، زید کی طرف عائد ہے قائم خبر، پھر جملہ اسمیہ خبریہ پہلے مبتدا کی خبر الخ [2] اور قام جملہ فعلیہ زید کی خبر ہے اس میں ھو ضمیر مستتر زید کی طرف لوٹتی ہے۔ [3] زید مبتدا عاقل پہلی خبر، عالم دوسری خبر، فاضل تیسری خبر مبتدا اپنی تینوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، [4] ہذا مبتدا محذوف ہے یعنی بخدا! یہ نیا چاند ہے اور قرینہ سب لوگوں کا چاند دیکھنے میں مشغول ہونا ہے۔ [5] میں باہر نکلا تو اچانک درندہ کھڑا ہے یا موجود ہے ترکیب، خرجتُ فعل با فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہوا، فا عاطفہ یا جزائیہ، اذا مفاجاتیہ السبع مبتدا خبر واقف محذوف، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، ۱۲ [6] عائد ضمیر کے علاوہ تین چیزیں اور بھی ہوتی ہیں۔ (شرح جامی ص ۹۳)

(۱) **اِنَّ** جملہ کے شروع میں آتا ہے اور جملہ کے مضمون کو پکا کرتا ہے، جیسے اِنَّ اللہَ عَلِیْمٌ (بے شک اللہ خوب جاننے والے ہیں)

قاعدہ:- اِنَّ کی خبر پر کبھی لام تاکید مفتوح بھی آتا ہے، جیسے اِنَّ زَیْدًا لَقَائِمٌ (بے شک زید البتہ کھڑا ہے)

(۲) **اَنَّ** درمیان کلام میں آتا ہے اور جملہ کے مضمون کو پکا کرتا ہے اور اپنے اسم و خبر کو بہ تاویل مفرد کر کے جُملہ کا جزء بناتا ہے، جیسے بَلَغَنِیْ[1] اَنَّ زَیْدًا فَاضِلٌ

(۳) **کَاَنَّ** جب اس کی خبر اسم جامد ہو تو تشبیہ کے لئے ہوتا ہے، جیسے کَاَنَّ زَیْدًا[2] اَسَدٌ۔ اور جب اس کی خبر فعل[1]، اسم[2] مشتق، ظرف[3] یا جار[4] مجرور ہو تو شک و گمان کے لئے ہوتا ہے، جیسے کَاَنَّ زَیْدًا[3] یقوم / قائم / عندك / فی البیت

(۴) **لَیْتَ** ناممکن بات کی تمنّا کرنے لئے ہے، جیسے لیتَ الشبابَ یَعُوْدُ (کاش جوانی لوٹتی)

(۵) **لٰکِنَّ** استدراک کیلئے ہے یعنی کلام سابق سے پیدا ہونے والے وہم کو دُور کرنے کے لئے ہے، جیسے غَابَ[4] القومُ لٰکِنَّ عمرًا حاضر

(۶) **لَعَلَّ** ایسے کام کی امید کرنے کے لئے ہے جو ہوسکتا ہے، جیسے لَعَلَّ المُسَافِرَ قَادِمٌ (شاید مسافر آنے والا ہے)

اَلدَّرْسُ الثَّلَاثُوْنُ

افعالِ ناقصہ کے اسم و خبر کا بیان

---

[1] مجھے خبر پہنچی ہے کہ زید یقیناً فاضل ہے۔ بلغ فعل ن وقایہ ی مفعول بہ اَنَّ اپنے اسم و خبر سے ملکر بتاویل مفرد ہو کر بلغ کا فاعل الخ [2] زید گویا شیر ہے یعنی شیر جیسا بہادر ہے [3] گویا زید کھڑا ہوگا / کھڑا ہونیوالا ہے / آپکے پاس ہے / گھر میں ہے یعنی ایسا گمان ہے [4] غاب القوم جملہ فعلیہ مستدرک منہ اور لٰکِنَّ اپنے اسم و خبر سے مل کر مستدرک۔ مستدرک منہ اور مستدرک مل کر جملہ استدراکیہ ہوا ۱۲

افعالِ ناقصہ سترہ[1] ہیں۔ کَانَ، صَارَ، اَصْبَحَ، اَمْسٰی، اَضْحٰی، ظَلَّ، بَاتَ، مَا فَتِئَ، مَادَامَ، مَا انْفَکَّ، لَیْسَ، عَادَ، رَاحَ، مَا بَرِحَ، مَازَالَ، آضَ اور غَدَا یہ بھی جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا کو اپنا اسم اور خبر کو اپنی خبر بنا لیتے ہیں اور اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔

(۱) **کَانَ** خبر کو اسم کے لئے گذشتہ زمانہ میں ثابت کرتا ہے، جیسے کَانَ زَیْدٌ قائمًا (زید کھڑا تھا)

(۲) **صَارَ** حالت کی تبدیلی بتانے کے لئے ہے، جیسے صَارَ الدقیقُ خُبْزًا

(۳-۷) **اصبح، امسٰی، اضحٰی، ظَلَّ اور بَاتَ** جملہ کے مضمون کو اپنے اپنے اوقات کے ساتھ ملانے کے لئے ہیں، جیسے اصبح[1] / امسی / اضحٰی زید قائمًا ظل زیدٌ[2] صائمًا۔ بات[3] زید نائمًا۔ اور کبھی پانچوں صار کے معنیٰ میں ہوتے ہیں، جیسے اصبح / امسی / اضحی / ظل / بات زید غنیًّا (زید مالدار ہوگیا)

(۸-۱۱) **مَا فَتِئَ، مَا انْفَکَّ، مَا بَرِحَ اور مَازَالَ** استمرارِ خبر کے لئے ہیں۔ یعنی یہ بتانے کے لئے ہیں کہ ان کی خبر اسم کے لئے ہمیشہ سے ثابت ہے، جیسے مَا فَتِئَ / ما انفك / ما برح / مازال زید غنیًا (زید برابر مالدار رہا)

(۱۲) **مَادام** خبر کے ثابت رہنے کے زمانہ تک کسی کام کا وقت بتانے کے لئے ہے، جیسے اِجْلِسْ مَادام زیدٌ جالسًا (بیٹھ جب تک زید بیٹھا ہے)

(۱۳) **لیس** زمانۂ حال میں جملہ کے مضمون کی نفی کرتا ہے، جیسے لیس زید قائمًا (زید اس وقت کھڑا نہیں ہے)

(۱۴-۱۷) **عَادَ، آضَ، رَاحَ اور غَدَا** چاروں صَارَ کے معنیٰ میں آتے ہیں جیسے عَاد / آض / رَاحَ / غَدَا زید غنیًّا (زید مالدار ہوگیا)

---

[1] زید صبح کے وقت / شام کے وقت / چاشت کے وقت کھڑا ہوا۔ [2] زید دن بھر روزے سے رہا۔ [3] زید رات بھر سوتا رہا۔

الدرسُ الواحدُ الثلاثون

ماولامشابہ بہ لیس کے اسم وخبر کا بیان

مَا اور لَا بھی جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مبتدا کو اپنا اسم اور خبر کو اپنی خبر بنا لیتے ہیں اور اسم کو رَفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ یعنی لَیْسَ جیسا عمل کرتے ہیں۔
مَا معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے، جیسے مَا زَیْدٌ قَائِمًا اور مَا رَجُلٌ مُنْطَلِقًا (کوئی آدمی چلنے والا نہیں ہے) اور لَا صرف نکرہ پر داخل ہوتا ہے، جیسے لَا رَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْكَ (آپ سے بہتر کوئی آدمی نہیں)

قاعدہ: تین۳ صورتوں میں مَا عمل نہیں کرتا (۱) جب اس کی خبر اسم سے پہلے آئے، جیسے ما قائم زیدٌ (۲) جب اس کی خبر اِلَّا کے بعد آئے، جیسے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ (۳) جب اس کے بعد اِنْ آئے، جیسے مَا اِنْ زَیْدٌ قَائِمٌ

لائے نفی جنس کے اسم وخبر کا بیان

لائے نفی جنس: وہ لَا ہے جو نکرہ پر داخل ہو کر پوری جنس کی نفی کرتا ہے جیسے لَا سَاکِنَ فِی الدَّار (گھر میں کوئی رہنے والا نہیں) یہ لَا بھی جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے اور مبتدا کو اپنا اسم اور خبر کو اپنی خبر بنا لیتا ہے اور حروف مشبہ بالفعل جیسا عمل کرتا ہے یعنی اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے اور اس کا اسم اکثر مضاف یا مشابہ مضاف ہوتا ہے، جیسے لَا صَاحِبَ جُوْدٍ مَمْقُوْتٌ (کوئی سخی مبغوض نہیں)، لَا طَالِعًا جَبَلًا حَاضِرٌ (کوئی کوہ پیما موجود نہیں)

قاعدہ: جب لائے نفی جنس کا اسم نکرہ مفرد ہو یعنی مضاف یا مشابہ مضاف نہ ہو تو فتحہ پر مبنی ہوتا ہے، جیسے لَا سَاکِنَ فِی الدَّار۔

قاعدہ: اگر لَا کا اسم معرفہ ہو تو لَا کو دوسرے معرفہ کے ساتھ مکرر لانا

ضروری ہے اور اس وقت لَا، لَیْسَ کے مشابہ ہوتا ہے اور اس کا اسم مرفوع ہوتا ہے جیسے لَا زَیْدٌ فِی الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو

افعال مقاربہ کے اسم وخبر کا بیان

افعال مقاربہ: وہ افعال ہیں جو ان کے اسم سے خبر کے قریب ہونے کو بتلاتے ہیں۔ جیسے عَسٰی زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ (قریب ہے کہ زید نکلے) یہ سات افعال ہیں۔ عَسٰی، کَادَ، کَرَبَ، اَوْشَكَ، طَفِقَ، جَعَلَ اور اَخَذَ یہ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں اور ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے

(۱) **عَسٰی** امید کے لئے ہے، جیسے عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ[1] (امید ہے کہ اللہ فتح لے آویں)

(۲) **کَادَ** نزدیکی بتانے کے لئے ہے، جیسے کَادَ[2] الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا (قریب ہے کہ محتاجگی کفر ہو جائے)

(۳-۷) کَرَبَ، اَوْشَكَ، طَفِقَ، جَعَلَ اور اَخَذَ یہ بتانے کیلئے ہیں کہ ان کے اسم نے خبر کو شروع کر دیا ہے، جیسے کَرَبَ/ اَوْشَكَ/ طَفِقَ/ جَعَلَ/ اَخَذَ زید ان یَّخْرُجَ (زید نکلنے لگا)

مشقی سوالات

(۱) فاعل کی تعریف مع مثال بیان کرو (۲) فاعل کا اعراب کیا ہے؟ مثال بھی دو۔
(۳) فاعل اسم ظاہر ہوتا ہے یا ضمیر؟ (۴) فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل کیسا آئے گا؟
(۵) فاعل ضمیر ہو تو فعل کیسا آئے گا؟ (۶) کن صورتوں میں فعل کو مؤنث لانا ضروری ہے؟

---

[1] عَسٰی فعل مقارب، اللہ اس کا اسم اَنْ ناصبہ مصدریہ۔ یاتی بالفتح جملہ فعلیہ بتاویل مصدر ہو کر عسیٰ کی خبر الخ [2] کَادَ فِعل مقارِبْ الفقر اس کا اسم، ان مصدریہ، یکون فعل ناقص ہ ضمیر مستتر اس کا اسم، کفرًا خبر، فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر کاد کی خبر الخ

(۷) کن صورتوں میں فعل کو مذکر و مؤنث دونوں طرح لاسکتے ہیں؟
(۸) فاعل جمع مکسر ہو تو فعل کیسا آئے گا؟
(۹) فاعل پہلے آتا ہے یا مفعول؟
(۱۰) کن صورتوں میں فاعل کو پہلے لانا واجب ہے؟
(۱۱) نائب فاعل کس کو کہتے ہیں؟
(۱۲) نائب فاعل کا عربی نام کیا ہے؟
(۱۳) نائب فاعل کا اعراب کیا ہے؟
(۱۴) نائب فاعل کے احکام کیا ہیں؟
(۱۵) مبتدا خبر کی تعریف مع مثال بیان کرو
(۱۶) مبتدا خبر کے دوسرے نام کیا ہیں؟
(۱۷) مبتدا خبر کا اعراب کیا ہے؟ اور ان کا عامل کون ہے؟
(۱۸) مبتدا اکثر کیسا ہوتا ہے اور خبر کیسی
(۱۹) نکرہ کب مبتدا بن سکتا ہے؟
(۲۰) جب جملہ خبر ہو تو کیا چیز ضروری ہے؟
(۲۱) ایک مبتدا کی کتنی خبریں آسکتی ہیں؟
(۲۲) کیا مبتدا کو حذف کرسکتے ہیں؟
(۲۳) کیا خبر کو حذف کرسکتے ہیں؟
(۲۴) حروف مشبہ بالفعل کتنے ہیں اور ان کا عمل کیا ہے؟
(۲۵) إنَّ کہاں آتا ہے اور کیا کام کرتا ہے؟
(۲۶) أنَّ کہاں آتا ہے اور کیا کام کرتا ہے؟
(۲۷) لام تاکید مفتوح کہاں زائد آتا ہے؟
(۲۸) کَاَنَّ تشبیہ کیلئے کب ہوتا ہے؟
(۲۹) کَاَنَّ شک وگمان کیلئے کب ہوتا ہے؟
(۳۰) لَیْتَ کے معنیٰ مع مثال بیان کرو؛
(۳۱) لٰکِنَّ کے معنیٰ مع مثال بیان کرو
(۳۲) لَعَلَّ کے معنیٰ مع مثال بیان کرو
(۳۳) افعال ناقصہ کتنے ہیں اور کیا ہیں؟
(۳۴) افعال ناقصہ کا عمل کیا ہے؟
(۳۵) کَانَ کیا کام کرتا ہے؟
(۳۶) صَارَ کیا کام کرتا ہے؟
(۳۷) اَصْبَحَ، اَمْسٰی، اَضْحٰی، ظَلَّ، بَاتَ کیا کام کرتے ہیں؟
(۳۸) مَافَتِئَ، مَاانْفَکَّ، مَابَرِحَ اور مَازَالَ کیا کام کرتے ہیں؟
(۳۹) مَادَامَ کس لئے ہے؟
(۴۰) لَیْسَ کیا کام کرتا ہے؟
(۴۱) عَادَ، آضَ، رَاحَ، اور غَدَا کے کیا معنیٰ ہیں؟
(۴۲) مَا ولَا مشابہ بہ لَیْسَ کا کیا عمل ہے؟
(۴۳) مَا کس پر داخل ہوتا ہے؟
(۴۴) لَا کس پر داخل ہوتا ہے؟
(۴۵) لائے نفی جنس کی تعریف مع مثال بیان کرو
(۴۶) لائے نفی جنس کا کیا عمل ہے؟
(۴۷) لائے نفی جنس کا اسم اکثر کیسا ہوتا ہے؟
(۴۸) لائے نفی جنس کا اسم کب فتحہ پر مبنی ہوتا ہے؟
(۴۹) افعال مقاربہ کی تعریف مع مثال بیان کرو
(۵۰) افعال مقاربہ کتنے ہیں؟
(۵۱) عسیٰ کس لئے ہے
(۵۲) کَادَ کس لئے ہے؟
(۵۳) باقی افعال مقاربہ کیا معنیٰ دیتے ہیں؟۔

اَلدَّرْسُ الثَّانِیْ وَالثَّلَاثُوْنَ

مفعول مطلق کا بیان

مفعول مطلق:۔ وہ مصدر ہے جو فعل کے ہم لفظ یا ہم معنیٰ ہو اور فعل کے بعد آئے، جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا اور قَعَدْتُ جُلُوْسًا۔ مفعول مطلق منصوب ہوتا ہے اور تین مقاصد کے لئے آتا ہے (۱) تاکید کے لئے، جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا (میں نے مارا مارا) (۲) کام کی نوعیت بیان کرنے کے لئے، جیسے جَلَسْتُ جِلْسَةَ الْقَارِیْ (میں قاری کی طرح بیٹھا) (۳) کام کی تعداد بیان کرنے کے لئے، جیسے جَلَسْتُ جَلْسَةً (میں ایک مرتبہ بیٹھا)

قاعدہ:۔ جو مفعول مطلق تاکید کے لئے ہوتا ہے اس کا تثنیہ، جمع نہیں آتا اور جو عدد کے لئے ہوتا ہے اس کا تثنیہ، جمع آتا ہے، جیسے جَلَسْتُ جَلْسَةً / جَلْسَتَیْنِ / جَلَسَاتٍ (میں ایک مرتبہ / دو مرتبہ / کئی مرتبہ بیٹھا) اور جو نوع کے لئے ہوتا ہے اس میں اختلاف ہے۔

قاعدہ:۔ جب قرینہ پایا جائے تو مفعول مطلق کے فعل کو حذف کرنا جائز ہے جیسے آنے والے سے کہنا خَیْرَ مَقْدَمٍ[لہ] آپ کا آنا مبارک ہو،

قاعدہ:۔ بعض جگہ مفعول مطلق کے فعل کو حذف کرنا واجب ہوتا ہے اور یہ جگہیں سماعی ہیں، جیسے سَقْیًا۔ شُکْرًا۔ حَمْدًا۔ رَعْیًا۔ سُنَّةَ اللّٰہِ۔ وَعْدَ اللّٰہِ[۲]

لہ اس کی اصل قَدِمْتَ قُدُوْمًا خَیْرَ مَقْدَمٍ ہے یعنی آئے آپ اچھا آنا، پہلے فعل کو حذف کیا، پھر مفعول مطلق کو حذف کیا پھر اس کی صفت خیر مقدم کو اس کی جگہ رکھدیا ۲ہ سَقْیًا کی اصل سَقَاکَ اللّٰہُ سَقْیًا ہے یعنی اللہ آپ کو سیراب کریں، شُکْرًا کی اصل شَکَرْتُکَ شُکْرًا ہے یعنی میں آپ کا مشکور ہوں حَمْدًا کی اصل حَمِدْتُکَ حَمْدًا ہے یعنی میں آپ کی تعریف کرتا ہوں رَعْیًا کی اصل رَعَاکَ اللّٰہُ رَعْیًا ہے یعنی اللہ آپ کا حامی و مددگار ہو۔ سُنَّةَ اللّٰہِ کی اصل سَنَّ اللّٰہُ سُنَّتَہٗ ہے اور وعد اللہ کی اصل وَعَدَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ ہے یعنی اللہ کی عادت شریفہ یوں جاری ہے۔ اللہ نے یہ وعدہ فرمایا ہے ۱۲

مفعول بہٖ کا بیان

مفعول بہٖ :- وہ اسم ہے جس پر کام کرنے والے کا کام واقع ہوا ہو، جیسے قَرَأْتُ الْکِتَابَ میں الکتاب مفعول بہ ہے کیونکہ وہ پڑھی گئی ہے مفعول بہٖ منصوب ہوتا ہے اور اس کا درجہ فاعل کے بعد ہے مگر کبھی فاعل سے اور کبھی فعل سے بھی پہلے آتا ہے، جیسے اَکَلَ الْخُبْزَ مُحَمَّدٌ اور زَیْدًا ضَرَبْتُ

قاعدہ :- اگر قرینہ پایا جائے تو مفعول بہٖ کے فعل کو حذف کرنا جائز ہے، جیسے من اضربُ؟ کے جواب میں صرف زَیْدًا کہنا یعنی اِضْرِبْ زَیْدًا

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالثَّلَاثُوْن

مفعول بہٖ کے باقی قواعد

قاعدہ :- چار جگہ مفعول بہٖ کے فعل کو حذف کرنا واجب ہے۔ اُن میں سے ایک جگہ سماعی ہے، باقی تین قیاسی ہیں اور وہ یہ ہیں۔

(۱) تَحْذِیْر (۲) اِضْمَارُ عَلٰی شَرْطِ التَّفْسِیْر (۳) مُنَادٰی

(۱) سماعی یعنی جہاں اہلِ لسان سے مفعول بہٖ کے فعل کا حذف مروی ہو، وہاں حذف واجب ہے، جیسے مہمان سے اَھْلاً و سَھْلاً کہنا یعنی اَتَیْتَ اَھْلاً وَ وَطِئْتَ سَھْلاً [1]

(۲) تحذیر کے معنٰی ہیں ڈرانا، اور جس چیز سے ڈرایا جائے اس کو

---

[1] (۱) آپ اپنے گھر والوں میں آئے، ہم آپ کے ساتھ عزیزوں اور رشتہ داروں کا سا معاملہ کریں گے (۲) اور آپ نے نرم زمین کو روندا یعنی ہمارے یہاں آپ کیلئے تنگی نہیں ہے کشادگی ہے۔ اُردو میں اہلاً وسہلاً کی جگہ خوش آمدید کہتے ہیں یعنی آپ کا آنا مبارک ہو! آپ کے آنے سے ہمیں بہت خوشی ہوئی۔

مُحَذَّرٌ مِنْہُ کہتے ہیں، جیسے البئرَ البئرَ (کنواں! کنواں!!) یہاں فعل اِتَّقِ (بچ تو) محذوف ہے اور کنواں محذر منہ ہے اِیَّاكَ وَالْاَسَدَ (بچ تو شیر سے)، اس کی اصل اِتَّقِ نَفْسَكَ مِنَ الْاَسَدِ ہے یعنی بچا تو اپنے کو شیر سے۔

(۳) اضمار علی شرط التفسیر کے معنٰی ہیں مفعول بہ کے عامل کو اس شرط سے پوشیدہ کرنا کہ بعد میں اس کی تفسیر آئے، جیسے زَیْدًا [1] اَضْرَبْتُہٗ (میں نے زید کو مارا) اس میں زیدًا سے پہلے ضَرَبْتُ پوشیدہ ہے جس کی تفسیر بعد والا ضربتُ کر رہا ہے۔

(۴) مُنَادٰی وہ اسم ہے جسے پکار کر، اس کے مسمّٰی کو اپنی طرف متوجہ کیا جائے، جیسے یا زیدُ میں زید منادی ہے کیونکہ اس لفظ کو پکار کر اس شخص کو اپنی طرف متوجہ کرنا مقصود ہے جس کا یہ نام ہے۔ مُنادٰی فعل اَدْعُوْ (بلاتا ہوں) کا مفعول بہ ہوتا ہے، جس کا قائم مقام حرف ندا ہے۔ حرف ندا پانچ ہیں۔ یَا، اَیَا، ھَیَا، اَیْ، ہمزۂ مفتوحہ ا)

مُنادٰی کے اعراب دو [2] ہیں

(۱) منادٰی اگر مفرد [3] معرفہ، یا نکرہ مُعَیَّنَہ ہو تو رفع پر مبنی ہوگا، جیسے یا زیدُ، یا رجلُ

---

[1] زَیْدًا مفعول بہ ہے ضربتُ محذوف کا۔ اضمار کے لئے تین شرطیں ہیں (۱) مفعول بہ کے بعد ایسا فعل یا شبہ فعل آئے جو فعل محذوف کی وضاحت کرے (۲) بعد میں آنیوالا فعل یا شبہ فعل مفعول بہ کی طرف لوٹنے والی ضمیر میں یا اسکے کسی متعلق میں عمل کر رہا ہو اور مفعول بہ میں عمل کرنے سے رُرخ پھیرے ہوتے ہو۔ (۳) اگر اس فعل یا شبہ فعل کے معمول کو ہٹا دیا جائے اور مفعول بہ پر اس کو مسلط کیا جائے تو وہ اس میں عمل کرے۔ جیسے کتاب میں مذکور مثال میں زید مفعول بہ ہے اسکے بعد فعل ضربتُ آیا ہے جو فعل محذوف کی وضاحت کرتا ہے اور اس کا معمول ہٗ ضمیر ہے جو زید کی طرف لوٹتی ہے اور ضربتُ اس میں مشغول ہونیکی وجہ سے زیدًا میں عمل نہیں کرسکتا لیکن اگر ضمیر ہٹا دی جائے تو وہ زیدًا میں عمل کرسکتا ہے پس زیدًا سے پہلے ضربتُ پوشیدہ مانیں گے اور اسی کا نام اضمار علی شرط التفسیر اور اضمار علی شریطۃ التفسیر ہے۔ دوسری مثالیں (۱) زیدًا ضربتُ غلامَہٗ (۲) زیدًا اکرمتہ (۳) وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاہُ ۱۲ [2] [3] اگلے صفحہ پر دیکھئے)

(۲) منادیٰ اگر مضاف یا مشابہ مضاف ہو، یا نکرہ غیر معینہ ہو تو منصوب ہوگا، جیسے یا عبدَ اللہ، یا طالعًا جبلًا، اور اندھے کا کہنا یا رجلًا خُذ بِیدِی (اے کون ہے! میرا ہاتھ پکڑ)

قاعدہ:- اگر منادیٰ معرّف باللام ہو تو حرف ندا اور منادیٰ کے درمیان فصل کرنا ضروری ہے تاکہ دو حرف اکٹھا نہ ہوجائیں۔ البتہ اسم اللہ اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے پھر اگر منادیٰ مذکر ہو تو فصل کے لئے اَیُّھَا اور مؤنث ہو تو اَیَّتُھَا لائیں گے، جیسے یَا اَیُّھَا الرَّجُلُ یَا اَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ

الدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالثَّلَاثُوْن

استغاثہ کا بیان

استغاثہ کے معنیٰ ہیں فریاد کرنا اور مدد چاہنا۔ اور جس سے مدد چاہی جائے اس کو مُسْتَغَاث کہتے ہیں۔ اور جس کے لئے مدد چاہی جائے اس کو مُسْتَغَاثٌ لَہٗ کہتے ہیں۔ مستغاث بھی حقیقت میں منادیٰ ہی ہوتا ہے۔ البتہ اس پر لام استغاثہ مفتوح آتا ہے اور مستغاث لہٗ پر لام مکسور آتا ہے، جیسے یَا لَلْقَوْمِ لِلْمَظْلُوْمِ (اے لوگو! مظلوم کی مدد کو پہنچو!)

قاعدہ منادی مستغاث مجرور ہوتا ہے، جیسے یَا لَلْقَوْمِ (اے لوگو! مدد کو پہنچو)

ندبہ کا بیان

نُدبہ کے لغوی معنیٰ ہیں میت کی خوبیاں بیان کرکے رونا اور اصطلاحی معنیٰ ہیں دہائی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ۵۲ مفرد کا مطلب یہاں یہ ہے کہ وہ مضاف یا مشابہ مضاف نہ ہو اور کسی بھی نکرہ پر حرف ندا داخل کیا جائے وہ نکرہ معینہ ہوجاتا ہے۔ (حاشیہ صفحہ ہذا) ۵۷ اندھا دیکھے بغیر غیر متعین آدمی کو پکارے گا اس لئے وہ نکرہ غیر معینہ ہوگا اور بینا دیکھ کر پکارے گا اسلئے وہ نکرہ معینہ ہوجائے گا۔ ۱۲

دینا، حسرت و افسوس کرنا، مصیبت زدہ کا واویلا کرنا، مرنے والے کی خوبیاں یاد کرکے رونا۔ ندبہ کے لئے مخصوص حرف وَا ہے اور یَا بھی مستعمل ہے۔ اردو میں اُس کا ترجمہ "ہائے!" ہے، جیسے وَازَیْدَاہْ (ہائے زید!) وَاسَیِّدَاہْ (ہائے سردار!) وَاحَسْرَتَاہْ (ہائے افسوس) وَامُصِیْبَتَاہْ (ہائے مصیبت) اور پکارنے والے کو نَادِب اور جس کو پکارا جائے اس کو مَنْدُوْب کہتے ہیں۔ مندوب بھی منادیٰ ہی ہوتا ہے۔

قاعدہ:- منادیٰ مندوب کا حکم عام منادی کی طرح ہے، جیسے وَازَیْدُ (ہا زید) وَاعبدَ اللہ (ہائے عبد اللہ!) اور جب اس کے آخر میں نُدبہ کا الف اور آواز لمبی کرنے کے لئے ہ بڑھائی جائے تو مفتوح ہوگا، جیسے وَازَیْدَاہْ

ترخیم کا بیان

ترخیم کے لغوی معنیٰ ہیں دُم کاٹ دینا اور اصطلاحی معنیٰ ہیں منادی کے آخر سے ایک یا دو حرفوں کو تخفیف کے لئے حذف کرنا اور ایسے منادی کو منادی مُرَخَّم کہتے ہیں۔

قاعدہ:- منادی مرخم پر ضمہ بھی جائز ہے اور حرف کی اصلی حرکت باقی رکھنا بھی جائز ہے، جیسے مَالِکٌ کو یَا مَالِ اور یَا مَالُ کہکر اور مَنْصُوْرٌ کو یَا مَنْصُ کہکر پکارنا درست ہے۔

الدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالثَّلَاثُوْن

مَفْعُوْلٌ لَہٗ کا بیان

مفعول لہٗ:- وہ اسم ہے جس کی وجہ سے کام کیا گیا ہو۔ مفعول لہٗ منصوب ہوتا ہے اور اس کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) وہ مفعول لہٗ جس کو حاصل کرنے کے لئے کوئی کام کیا گیا ہو، جیسے ضَرَبْتُہٗ تَادِیْبًا میں مارنا ادب سکھلانے کے لئے ہے۔

(۲) وہ مفعول لہٗ جس کے موجود ہونے کی وجہ سے کوئی کام کیا گیا ہو، جیسے قَعَدْتُ عَنِ الْحَرْبِ جُبْنًا[1] میں بزدلی پہلے سے موجود تھی اس وجہ سے لڑائی میں جانے کی ہمت نہ ہوئی۔

مفعول معہٗ کا بیان

مفعول معہٗ:۔ وہ اسم ہے جو واؤ بمعنیٰ مَعَ کے بعد آئے جو فعل کے معمول کے ساتھ مصاحبت کو تبلائے، جیسے جَاءَ الْقَاسِمُ[2] وَالْکِتَابَ (قاسم کتاب کے ساتھ آیا) اس میں الکتاب مفعول معہٗ ہے کیونکہ وہ واو کے بعد آیا ہے جس کے معنیٰ ہیں "ساتھ"، اور فاعل کے ساتھ مصاحبت کو تبلاتا ہے۔ مفعول معہٗ منصوب ہوتا ہے اور اس کی چار صورتیں ہیں۔

(۱) فعل لفظوں میں موجود ہو اور معیّت فاعل کے ساتھ ہو، جیسے جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ (سردی جبّوں کے ساتھ آئی یعنی سردی شروع ہوتے ہی لوگوں نے جبّے پہن لئے)

(۲) فعل لفظوں میں موجود ہو اور معیّت مفعول کے ساتھ ہو، جیسے کَفَاکَ[3] وَزَیْدًا دِرْهَمٌ (آپ کے لئے اور زید کے لئے ایک روپیہ کافی ہے۔)

(۳) فعل معنوی[4] ہو اور معیت فاعل کے ساتھ ہو، جیسے مَالَکَ[5] وَزَیْدًا (تجھے زید سے کیا لینا ہے)

---

[1] بیٹھ گیا میں بزدلی کی وجہ سے لڑائی سے قعدتُ فعل بافاعل، عن الحرب قعدت سے متعلق، جبنًا مفعول لہٗ الخ [2] جآء فعل، القاسم فاعل واو بمعنی مع الکتاب مفعول معہٗ الخ [3] کفیٰ فعل، درہم فاعل، کَ مفعول بہٖ واو بمعنی مع زیدًا مفعول معہٗ الخ [4] یعنی لفظوں سے فعل نکالا جا سکتا ہو۔ [5] مالک سے مَا تَصْنَعُ اَنْتَ نکلے گا۔

(۴) فعل معنوی ہو اور معیّت مفعول کے ساتھ ہو، جیسے حَسْبُکَ[1] وَزَیْدًا دِرْهَمٌ۔

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَالثَّلَاثُوْنَ

مفعول فیہ کا بیان

مَفْعُوْلٌ فِیْهِ:۔ وہ اسم ہے جو کام کا زمانہ یا جگہ تبائے، جیسے ضَرَبْتُ زَیْدًا یَوْمَ الْجُمُعَةِ اَمَامَ الْاَمِیْرِ، اس میں یوم الجمعة مفعول فیہ ظرف زماں ہے اور امام الامیر مفعول فیہ ظرف مکان ہے۔

مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں پھر ظرف کی دو قسمیں ہیں ظرف زمان اور ظرف مکان۔

ظرف زمان:۔ وہ ظرف ہے جسمیں وقت کے معنیٰ پائے جائیں، جیسے یومٌ، شهرٌ

ظرف مکان:۔ وہ ظرف ہے جسمیں جگہ کے معنیٰ پائے جائیں، جیسے خلفٌ امام

پھر ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں مبہم اور محدود

ظرف مبہم:۔ وہ ظرف ہے جس کی کوئی حد متعین نہ ہو، جیسے دَهْرٌ (زمانہ)

ظرف محدود:۔ وہ ظرف ہے جس کی حد متعین ہو، جیسے شهرٌ (مہینہ)

پس ظرف کی کل چار قسمیں ہوئیں۔

(۱) ظرف زماں مبہم، جیسے دَهْرٌ (زمانہ) حِیْنٌ (وقت)

(۲) ظرف زماں محدود، جیسے یوم، لیل، شهر، سنةٌ (سال)

(۳) ظرف مکاں مبہم، جیسے امام، خلف، یمین، شمالٌ، فوق، تحت

(۴) ظرف مکاں محدود، جیسے دارٌ، بیتٌ، مسجدٌ

---

[1] حَسْبُ مصدر سے فعل نکل سکتا ہے۔

قاعدہ:- ظرف کی اول تین قسمیں فی کی تقدیر سے منصوب ہوتی ہیں، جیسے صمتُ دھرًا/شھرًا، ای فی دھر/شھر، جلستُ یمینَکَ ای فی یمینک

قاعدہ:- ظرف کی چوتھی قسم میں فی لفظوں میں ذکر کرنا ضروری ہے، جیسے صلّیتُ فی المسجد، مگر فعل دخل کے بعد فی نہیں آتا، جیسے دخلتُ الدار

مشقی سوالات

(۱) مفعول مطلق کی تعریف مع مثال بیان کرو (۲) مفعول مطلق کتنے مقاصد کیلئے آتا ہے ؟
(۳) کونسے مفعول مطلق کا تثنیہ جمع آتا ہے ؟ (۴) کیا مفعول مطلق کو حذف کر سکتے ہیں ؟
(۵) مفعول مطلق کے فعل کو حذف کرنا کہاں واجب ہے ؟ (۶) مفعول بہٖ کی تعریف مع مثال بیان کرو۔
(۷) مفعول بہ کا اعراب کیا ہے ؟ (۸) مفعول بہ فاعل سے پہلے آتا ہے یا بعد میں ؟
(۹) مفعول بہ کے فعل کو حذف کرنا کب جائز ہے ؟ (۱۰) مفعول بہ کے فعل کو حذف کرنا کتنی جگہ واجب ہے ؟
(۱۱) سماعی جگہ کا کیا مطلب ہے ؟ (۱۲) قیاسی جگہیں کیا کیا ہیں ؟
(۱۳) تحذیر کے کیا معنیٰ ہیں ؟ مع مثال بیان کرو (۱۴) محذر منہ کس کو کہتے ہیں ؟
(۱۵) اضمار علی شرط التفسیر کا کیا مطلب ہے ؟ (۱۶) اضمار کی مثالیں بیان کرو۔
(۱۷) منادیٰ کی تعریف مع مثال بیان کرو۔ (۱۸) حروفِ ندا کیا ہیں ؟
(۱۹) حرف ندا کس فعل کے قائم مقام ہے ؟ (۲۰) منادیٰ کا اعراب کیا ہے ؟
(۲۱) استغاثہ کا کیا مطلب ہے ؟ (۲۲) مستغاث کس کو کہتے ہیں ؟
(۲۳) مستغاث لہٗ کس کو کہتے ہیں ؟ (۲۴) مستغاث پر اور مستغاث لہٗ پر کیسے لام آتے ہیں ؟
(۲۵) ندبہ کے لغوی معنیٰ کیا ہیں ؟ (۲۶) ندبہ کے اصطلاحی معنیٰ کیا ہیں ؟
(۲۷) حروف ندبہ کیا ہیں ؟ (۲۸) نادب اور مندوب کس کو کہتے ہیں ؟
(۲۹) منادیٰ مندوب کا اعراب کیا ہے ؟ (۳۰) ترخیم کے لغوی معنیٰ کیا ہیں ؟
(۳۱) ترخیم کے اصطلاحی معنیٰ کیا ہیں ؟ (۳۲) مرخم کس کو کہتے ہیں ؟
(۳۳) منادیٰ مرخم کا کیا اعراب ہے ؟ (۳۴) مفعول لہٗ کی تعریف مع مثال بیان کرو

(۳۵) مفعول لہٗ کتنی قسم کا ہوتا ہے ؟ (۳۶) مفعول معہٗ کی تعریف اور مثال بیان کرو
(۳۷) مفعول معہٗ کی چاروں صورتیں مع امثلہ بیان کرو (۳۸) مفعول فیہ کی تعریف مع مثال بیان کرو
(۳۹) مفعول فیہ کا دوسرا نام کیا ہے ؟ (۴۰) ظرف کی کتنی قسمیں ہیں مع تعریف بیان کرو
(۴۱) ظرف مبہم کی تعریف بیان کرو۔ (۴۲) ظرف محدود کی تعریف بیان کرو۔
(۴۳) ظرف کی چاروں قسمیں مع امثلہ بیان کرو (۴۴) ظرف کی چاروں قسموں کا اعراب بیان کرو

الدّرسُ السّابعُ والثّلاثون

حال کا بیان

حال:- وہ اسم ہے جو فاعل کی یا مفعول بہ کی یا دونوں کی حالت بیان کرے، جیسے جاءَ سلیمٌ راکبًا، ضربتُ زیدًا مشدودًا، لقیتُ زیدًا راکبَین

ذوالحال:- وہ فاعل یا مفعول بہ ہے جس کی حالت بیان کی گئی ہے۔ ذوالحال اکثر معرفہ اور حال نکرہ ہوتا ہے اور اکثر مفرد ہوتا ہے۔

قاعدہ:- اگر ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو مقدم کرنا واجب ہے تاکہ حالت نصبی میں صفت سے اشتباہ نہ ہو، جیسے لقیتُ فاضلًا رجلًا (ملاقات کی میں نے ایک شخص سے اس کے فاضل ہونے کی حالت میں) اس میں فاضلًا اگر ذوالحال سے مؤخر ہوگا تو ممکن ہے کوئی اس کو صفت بنادے اور یہ ترجمہ کرے کہ میں نے فاضل آدمی سے ملاقات کی۔

قاعدہ:- حال منصوب ہوتا ہے اور اس کا عامل فعل یا شبہ فعل یا معنیٰ فعل[لہ] ہوتے ہیں، جیسے جاءَ زیدٌ راکبًا، زیدٌ فی الدارِ قائمًا

لہ معنیٰ فعل سے مراد وہ اسم ہے جس میں فعل کے معنیٰ پائے جاتے ہوں، جیسے اسم اشارہ ھٰذا وغیرہ میں اُشیرُ کے معنیٰ پائے جاتے ہیں۔

ھٰذَا زَیْدٌ نَائِمًا[۱]

قاعدہ:- جب حال معرفہ ہو تو اس کو بتاویل نکرہ کر لیا جاتا ہے، جیسے ضَرَبْتُہٗ وَحْدِیْ (میں نے اس کو تنہا مارا) اس میں وحدی مرکب اضافی حال ہے جو مُنْفَرِدًا کے معنیٰ میں ہے۔

قاعدہ:- حال کبھی جملہ اسمیہ اور کبھی جُملہ فعلیہ بھی ہوتا ہے، جیسے لقیتُ حَمِیْدًا وَھُوَ جَالِسٌ۔ جَاءَ رَجُلٌ یَسْعٰی[۲] اور اس صورت میں ذوالحال سے رَبط پیدا کرنے کے لئے کبھی واو حالیہ، کبھی ذوالحال کی طرف لوٹنے والی ضمیر اور کبھی دونوں کو لاتے ہیں۔

قاعدہ:- قرینہ پایا جائے تو حال کے عامل کو حذف کرنا جائز ہے، جیسے سفر میں جانے والے سے رَاشِدًا مَھْدِیًّا یا سَالِمًا غَانِمًا[۳] کہنا یہاں عامل سِرْ محذوف ہے اور ذوالحال ضمیر انتَ مستتر ہے

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالثَّلَاثُوْن

تمیز کا بیان

تمیز:- وہ اسم ہے جو کسی مبہم چیز کی پوشیدگی کو دور کرے، جیسے

ل (۱) راکبًا حال ہے اور عامل جاء ہے جو فعل ہے (۲) قائمًا حال ہے اور عامل موجود یا ثابت ہے جو کہ شبہ فعل ہے اور محذوف ہے (۳) نائمًا حال ہے اور عامل ھٰذَا ہے جسمیں اُشِیْرُ کے معنیٰ پائے جاتے ہیں ۲ہ (۱) ملاقات کی میں نے حمید سے درآنحالیکہ وہ بیٹھا ہوا تھا اس میں واو حالیہ ہے اور ھُوَ ضمیر ذوالحال کی طرف لوٹتی ہے جو مبتدا ہے جالس اس کی خبر ہے اور جملہ اسمیہ خبریہ حال ہے۔ (۲) آیا ایک شخص درآنحالیکہ وہ دوڑ رہا ہے اس میں یسعی جملہ فعلیہ حال ہے اور اس میں ضمیر مستتر ہے جو ذوالحال کی طرف لوٹتی ہے۔ (۳ہ حاشیہ صفحہ ۶۵ پر)

اَحَدَ عَشَرَ کو کبًا میں کو کبًا تمیز ہے جس نے احد عشر کے ابہام کو دور کیا ہے

مُمَیَّز[۱]:- وہ ہے جس کے ابہام کو تمیز دور کرے اور مُمَیِّز تمیز ہی کا دوسرا نام ہے۔ احد عشر کو کبًا میں احد عشر ممیَّز ہے اور کوکبًا ممیِّز۔

تمیز ہمیشہ نکرہ ہوتی ہے اور منصوب ہوتی ہے اور تمیز کی دو[۲] قسمیں ہیں۔

(۱) وہ تمیز جو اسم مفرد کے ابہام کو دور کرے، جیسے عندی رَطْلٌ سَمْنًا[۲] میں سمنًا تمیز ہے جس نے رطلٌ کے ابہام کو دور کیا ہے۔

(۲) وہ تمیز جو نسبت کے ابہام کو دور کرے، جیسے طَابَ زَیْدٌ نفسًا (زید اچھی طبیعت کا آدمی ہے) اس میں نفسًا نے فعل اور فاعل کے درمیان جو نسبت[۳] ہے اس کے ابہام کو دور کیا ہے۔

قاعدہ:- پہلی قسم کی تمیز عَدَد[۱]، وَزْن[۲]، کَیْل[۳] اور مسَاحت[۴] کے ابہام کو دور کرتی ہے اور اس کا عامل اسم تام[۵] ہوتا ہے اور اس میں مِنْ مقدر رہتا ہے اور ممیز تمیز مل کر جملہ کا جزء بنتے ہیں، جیسے عندی اَحَدَ عَشَرَ دِرْھَمًا / رَطْلٌ زَیْتًا / قَفِیْزٌ بُرًّا / شِبْرٌ اَرْضًا[۶]۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ۳ہ (۱) سفر کیجئے آپ درآنحالیکہ آپ سیدھے راستہ پر چلنے والے ہوں اور سیدھی راہ پانے والے ہوں (۲) سفر کیجئے آپ درآنحالیکہ آپ صحیح سالم رہیں اور سفر سے فوائد حاصل کرکے لوٹیں ۱۲ (حاشیہ صفحہ ہذا) لہ مُمَیَّز باب تفعیل سے اسم مفعول ہے جس کے معنیٰ ہیں واضح کیا ہوا، اور مُمَیِّز اسم فاعل ہے یعنی واضح کرنے والا۔ ۲ہ میرے پاس ایک رطل گھی ہے رَطْل پُرانا وزن ہے جو ۴۰۰ گرام کا ہوتا تھا ۳ہ یعنی زید کا اچھا ہونا متعدد اعتبار سے ہوسکتا ہے، نفسًا نے ان میں سے ایک صورت متعین کی ہے دوسری مثالیں: فَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا (پھاڑا ہم نے زمین کو چشموں کے اعتبار سے) جَلَّ زَیْدٌ نَسَبًا (زید اونچے نسب کا ہے) ۴ہ عَدَد: گنتی، وَزْن: تول، کَیْل: پیمانہ، مَسَاحت: زمین کی پیمائش ۵ہ اسم تام وہ اسم ہے جس کا آخر ایسا ہو کہ وہ مضاف نہ بن سکے۔ اس کی چار صورتیں ہیں (۱) اسم کے آخر میں تنوین ہو (۲) تثنیہ کا نون ہو (۳) جمع کا نون ہو (۴) اس کی ایک بار اضافت ہو چکی ہو ۱۲ ۶ہ زَیت: زیتون کا تیل اور مطلق تیل خواہ وہ کسی چیز کا ہو۔ قفیز پُرانا پیمانہ ہے جو ۳۹ کلو کا ہوتا تھا۔ بُرّ: گیہوں، شِبْر: بالشت۔

قاعدہ: دوسری قسم کی تمیز حقیقت میں فاعل یا مفعول بہ یا مبتدا ہوتی ہے اس کو محوّل کر کے تمیز بنا لیا جاتا ہے، اس کا عامل وہ فعل ہوتا ہے جو پہلے مذکور ہوتا ہے، جیسے اِشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا، فَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُوْنًا۔ زَيْدٌ اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا۔[لہ]

قاعدہ: قرینہ پایا جائے تو تمیز کو حذف کرنا جائز ہے، جیسے كَمْ صُمْتَ؟ اَیْ كَمْ يَوْمًا صُمْتَ؟

الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالثَّلَاثُوْنَ

اعداد کی تمیز کا بیان[٢ه]

(۱) واحدٌ اور اثنان اور ان کے مؤنث کی تمیز نہیں لائی جاتی، یا تو عدد ذکر کرتے ہیں یا معدود، جیسے ھذا واحد/ کتاب، ھذان اثنان/ کتابان، ھذہ واحدۃ/ بقرۃ، ھاتان اثنتان/ بقرتان

(۲) اگر معدود کے بعد واحدٌ اور اثنانِ آئیں تو حسب قاعدہ آتے ہیں یعنی مذکر کے لئے مذکر، مؤنث کے لئے مؤنث اور واحد، تثنیہ کے لئے واحد، تثنیہ، جیسے اِلٰهٌ واحدٌ، نفسٌ واحدةٌ، اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ، بَقَرَتَانِ اثْنَتَانِ۔

لہ (۱) بھڑکا سر سفیدی کے اعتبار سے اس میں شیبًا تمیز ہے اور فاعل سے منقول ہے اصل میں اشتعل شیب الراس ہے (۲) پھاڑا ہم نے زمین کو چشموں کے اعتبار سے اس میں عیونًا تمیز ہے اور مفعول سے منقول ہے اصل میں فجّرنا عیون الارض ہے (۳) زید آپ سے زیادہ ہے مال کے اعتبار سے اس میں مالًا تمیز ہے اور مبتدا سے منقول ہے اصل میں مالُ زید اکثر منک ہے۔

٢ه یہ سبق طویل بھی ہے اور بچوں کے لئے مشکل بھی ہے۔ اساتذہ چاہیں تو دو دن میں پڑھائیں اور قواعد خوب ذہن نشین کرائیں اور ان قواعد کی خوب مشق و تمرین کرائیں، بچے ان قواعد سے گھبرائیں تو یاد کرنے میں ان کی مدد کریں۔ ۱۲

(۳) ثلاثۃٌ سے عشرۃٌ تک کی تمیز جمع اور مجرور آتی ہے، جیسے ثلاثةُ رجالٍ۔ ثلاثُ نسوةٍ۔

(۴) احد عشر سے تسعة وتسعون تک کی تمیز مفرد اور منصوب ہوتی ہے، جیسے اَحَدَ عشر کوکبًا، عِشْرُوْنَ رجلًا

(۵) مِائَةٌ، اَلْفٌ اور ان کے تثنیہ جمع کی تمیز مفرد اور مجرور آتی ہے، جیسے مِائَةُ/ مِائَتَا/ مِئَاتُ/ الف/ اَلْفَا/ آلافُ کتابٍ

(۶) ثلاثة سے تسعة تک کی تمیز اگر لفظ مِائَةٌ آئے تو وہ مفرد اور مجرور ہوگی، جیسے ثلاثُ مِائَةٍ (تین سو)

عدد کی تذکیر وتانیث کے قواعد

(۱) ثلاثۃ سے عشرۃ تک کا استعمال خلاف قیاس ہے یعنی معدودِ مذکر کے لئے تاء کے ساتھ اور معدودِ مؤنث کے لئے تاء کے بغیر، جیسے ثلاثةُ رجالٍ۔ ثلاثُ نسوةٍ

(۲) احد عشر اور اثنا عشر کا استعمال قیاس کے مطابق ہے یعنی مذکر کے لئے دونوں جزء مذکر اور مؤنث کے لئے دونوں جزء مؤنث ہوں گے، جیسے احد عشر/ اثنا عشر رجلًا۔ احدیٰ عشرۃ/ اِثْنَتَا (ثنتا) عشرۃ امرأۃً۔

(۳) بیس کے بعد ہر دہائی کے پہلے دو عددوں میں پہلا جزء قیاس کے مطابق ہوگا اور دوسرا جزء یکساں رہے گا، جیسے احد وعشرون/ اثنانِ وعشرون رجلًا۔ احدی وعشرون/ اثنتان وعشرون امرأۃً۔

(۴) ثلاثۃ عشر سے تسعۃ عشر تک کا پہلا جزء خلاف قیاس اور دوسرا جزء مطابق قیاس ہوتا ہے، جیسے ثلاثۃ عشر رجلًا، ثلاث عشرۃ امرأۃً۔

(۵) بیس کے بعد ہر دہائی کے پہلے دو عددوں کے بعد کے عددوں کا پہلا جزء

خلاف قیاس ہوتا ہے اور دوسرا جزء یکساں رہتا ہے۔ جیسے ثلاثۃ و عشرون رجلاً، ثلاث وعشرون امرأۃً

(۶) عشرون سے تسعون تک کی تمام دہائیوں میں مذکر و مؤنث یکساں ہوتے ہیں، جیسے عشرون رجلاً / امرأۃ۔

(۷) مِاۃٌ، اَلفٌ اور ان کے تثنیہ، جمع میں بھی مذکر و مؤنث یکساں ہوتے ہیں جیسے مِاۃ / مِأتا / مِئاتُ / الفُ / اَلفا / آلاف / رجلٍ / امرأۃٍ

الدَّرسُ الأربعُون

مستثنیٰ کا بیان

مستثنیٰ:- وہ اسم ہے جس کو حرفِ استثناء کے ذریعہ ماقبل کے حکم سے نکالا گیا ہو، جیسے جاءَ القومُ اِلاَّ زَیْداً (پورا قبیلہ آیا مگر زید نہیں آیا)

حروفِ استثناء نو ہیں اِلاَّ، غیر، سِویٰ، سَواء، حَاشَا، خَلاَ، عَدَا، مَاخَلاَ، مَاعَدَا۔

مستثنیٰ منہ:- وہ اسم ہے جو حرف استثناء سے پہلے واقع ہو، اور اس میں سے مستثنیٰ کو نکالا گیا ہو، مذکورہ بالا مثال میں القومُ مستثنیٰ منہ ہے۔

مستثنیٰ کی ماقبل میں داخل ہونے نہ ہونے کے اعتبار سے، دو قسمیں ہیں۔ مستثنیٰ متصل اور مستثنیٰ منفصِل۔

(۱) **مستثنیٰ متصِل:-** وہ ہے جو استثناء سے پہلے مستثنیٰ منہ میں داخل ہو یا یوں کہیے کہ مستثنیٰ، مستثنیٰ مِنہ کی جِنس سے ہو، مذکورہ مثال میں زید استثناء سے پہلے قوم میں داخِل تھا، پھر اِلَّا کے ذریعہ اس کو آنے کے حکم سے نکالا گیا ہے

(۲) **مُستثنیٰ منفصِلُ:-** وہ ہے جو استثناء سے پہلے بھی مستثنیٰ منہ میں داخِل نہ ہو یا یوں کہیے کہ مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ کی جِنس سے نہ ہو، جیسے جاءَ القومُ اِلاَّ حماراً

میں حمار، قوم میں داخل ہی نہیں ہے ـــــ مستثنیٰ منفصِل کو مستثنیٰ منقطع بھی کہتے ہیں۔

اور مستثنیٰ منہ مذکور ہونے نہ ہونے کے اعتبار سے بھی مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں مستثنیٰ مُفَرَّغ اور مستثنیٰ غیر مُفَرَّغ۔

(۱) **مستثنیٰ مُفرَّغ:-** وہ ہے جس کا مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو، جیسے مَاجاءَنی اِلاَّ زَیْدٌ (نہیں آیا میرے پاس کوئی سوائے زید کے)

(۲) **مستثنیٰ غیر مفرَّغ:-** وہ ہے جس کا مستثنیٰ منہ مذکور ہو، جیسے جاءَنی القومُ اِلاَّ زَیْداً۔

مستثنیٰ کا اعرابُ:- مستثنیٰ بِاِلاَّ منصوب ہوتا ہے مگر دو صورتوں کا حکم درج ذیل ہے۔

(۱) مستثنیٰ اِلاَّ کے بعد کلام غیر موجَب[۱] میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور ہو تو نصب بھی جائز ہے اور ماقبل سے بدل بنانا بھی جائز ہے یعنی جو اعراب مستثنیٰ منہ پر ہو وہی مستثنیٰ کو بھی دیا جائے، جیسے مَاجاءَنی اَحَدٌ اِلاَّ زَیْداً / زَیْدٌ

(۲) مستثنیٰ اِلاَّ کے بعد، کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو تو مستثنیٰ کا اعراب عامل کے تابع ہوگا، جیسے ماجاءَنی اِلاَّ زیدٌ۔ مارأیتُ اِلاَّ زَیْداً، مَامَرَرْتُ اِلاَّ بزَیْدٍ۔

قاعدہ:- مَاعَدَا اور مَاخَلاَ کے بعد بالاتفاق اور خلا اور عَدَا کے بعد اکثر نحات کے نزدیک مستثنیٰ منصوب ہوتا ہے، جیسے جاءَ القوم مَاعَدَا / ماخلا / خلا / عدا زیداً۔

---

[۱] کلام موجَب (مثبت) وہ کلام ہے جس میں نفی، نہی اور استفہام انکاری نہ ہو، جیسے جاءَ القومُ اِلاَّ زَیْداً، اور کلام غیر موجَب وہ کلام ـــ جس میں نفی، نہی یا استفہام انکاری ہو جیسے مَاجاءَنی القومُ اِلاَّ زَیْداً، لاَ تَجْلِسْ اِلاَّ سَاعَۃً۔ ھل قام احدٌ الا زیداً؟

قاعدہ:- غَیْرَ، سَوَاءَ، سِوٰی اور حَاشَا کے بعد مستثنیٰ مجرور ہوتا ہے
جیسے جَاءَ القومُ غَیْرَ / سِوٰی / سَوَاءَ / حاشا زیدٍ

قاعدہ:- غَیْرَ پر وہی اعراب آتا ہے جو مستثنیٰ بہ اِلَّا پر آتا ہے
اور سَوَاءَ پر ظرف ہونے کی وجہ سے نصب ہوتا ہے۔

الدَّرسُ الوَاحِدُ والاَربعُون

مضاف، مضاف الیہ کا بیان

مُضاف:- وہ اسم ہے جو دوسرے کی طرف منسوب کیا گیا ہو
اور **مضاف الیہ:-** وہ اسم ہے جس کی طرف دوسرا اسم منسوب کیا گیا ہو،
جیسے کِتَابُ مُحَمَّدٍ میں کتاب مضاف ہے کیونکہ اس کو محمد کی طرف منسوب
کیا گیا ہے اور محمد مضاف الیہ ہے کیونکہ اس کی طرف کتاب منسوب کی گئی ہے

مضاف الیہ مجرور ہوتا ہے اور مضاف کا اعراب عامل کے تابع رہتا ہے
اور مضاف الف لام، نونِ تثنیہ، نونِ جمع اور تنوین سے خالی ہوتا ہے۔

اضافت کی دو قسمیں ہیں اضافتِ لفظی اور اضافت معنوی۔

(۱) **اضافتِ لفظی:-** وہ ہے جس میں صفت[۱] کا صیغہ اپنے معمول کی طرف
مضاف ہو، جیسے ضَارِبُ زیدٍ، مضروبُ عمروٍ۔ حَسَنُ الوَجہِ

(۲) **اضافتِ معنوی:-** وہ ہے جس میں غیر صفت کسی چیز کی طرف مضاف ہو،
جیسے کتابُ قاسمٍ۔ اضافت معنوی کو اضافتِ حقیقی بھی کہتے ہیں، کیونکہ یہی
اصلی اور حقیقی اضافت ہے۔

قاعدہ:- اضافتِ لفظی صرف تخفیف کا فائدہ دیتی ہے یعنی اضافت کے بعد

[۱] صیغۂ صفت سے مراد اسمِ فاعل، اسمِ مفعول اور صفتِ مشبہ ہیں اور معمول سے مراد فاعل اور مفعول ہیں۔

مضاف پر سے تنوین اور نون تثنیہ و جمع حذف ہوجاتا ہے جیسے ضَارِبُ / ضَارِبَا / ضَارِبُو زید

قاعدہ:- اضافتِ معنوی تعریف کا یا تخصیص کا فائدہ دیتی ہے یعنی
اگر مضاف الیہ معرفہ ہو تو مضاف بھی معرفہ ہوجائے گا جیسے کتابُ ابراھیمَ
اور اگر مضاف الیہ نکرہ ہو تو مضاف میں تخصیص پیدا ہوجائے گی یعنی اب وہ
خالص نکرہ نہ رہے گا، جیسے غُلامُ رَجُلٍ (مرد کا غلام یعنی عورت کا نہیں)

قاعدہ:- اضافت معنوی میں مضاف الیہ بہ تقدیر حرف جر مجرور ہوتا
ہے، جیسے غلام زیدٍ ای لزیدٍ، ضرب الیوم ای فی الیوم۔ خاتم فِضَّۃٍ
ای من فِضَّۃٍ۔

مشقی سوالات

(۱) حال کی تعریف مع امثلہ بیان کریں (۲) ذُوالحال کس کو کہتے ہیں؟
(۳) ذوالحال کیسا ہوتا ہے اور حال کیسا؟ (۴) ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو مقدم کرنا کیوں واجب ہے؟
(۵) حال کا اعراب کیا ہے؟ (۶) حال کا عامل کون ہے؟
(۷) حال نکرہ ہوسکتا ہے؟ (۸) حال جملہ ہوسکتا ہے؟
(۹) حال جملہ ہو تو ذوالحال سے ربط کیسے پیدا کیا جاتا ہے؟ (۱۰) حال کے عامل کو حذف کرنا جائز ہے؟
(۱۱) حال معرفہ ہو تو کیا کیا جائے گا؟ (۱۲) تمیز کی تعریف مع مثال بیان کرو۔
(۱۳) ممیِّز اور ممیَّز کس کو کہتے ہیں؟ (۱۴) تمیز کا اعراب کیا ہے؟
(۱۵) تمیز معرفہ ہوتی ہے یا نکرہ؟ (۱۶) تمیز کی دو قسمیں کیا ہیں؟
(۱۷) اس تمیز کے احکام بیان کرو جو مفرد کے ابہام کو دور کرتی ہے (۱۸) اس تمیز کے احکام بیان کرو جو نسبت کے ابہام کو دور کرتی ہے
(۱۹) کیا تمیز کو حذف کرنا جائز ہے؟ (۲۰) واحد و اثنان کی تمیز کیا آتی ہے؟
(۲۱) معدود کے بعد واحد اور اثنان آئیں تو کیا حکم ہے؟ (۲۲) ثلاثۃ سے عشرۃ تک کی تمیز کیسی ہوتی ہے؟
(۲۳) احد عشر سے تسعۃ و تسعون تک کی تمیز کیسی آتی ہے؟ (۲۴) مائۃ، الف اور انکے تثنیہ، جمع کی تمیز کیسی ہوتی ہے؟
(۲۵) ثلاثۃ سے تسعۃ تک کی تمیز مائۃ آئے تو کیا حکم ہے؟ (۲۶) ثلاثۃ سے عشرۃ تک کی تذکیر و تانیث کا کیا قاعدہ ہے؟

(۲۷) احد عشر اور اثنا عشر کا کیا قاعدہ ہے؟ (۲۸) بیس کے بعد ہر دہائی کے پہلے دو عددوں کا کیا حکم ہے؟
(۲۹) ثلاثۃ عشر سے تسعۃ عشر تک کا کیا حکم ہے؟ (۳۰) دہائیوں کا کیا حکم ہے؟
(۳۱) مأۃ اور الف کا کیا حکم ہے؟ (۳۲) ہر دہائی کے پہلے دو عددوں کے بعد اعداد کا کیا حکم ہے؟
(۳۳) مستثنیٰ کی تعریف مع مثال بیان کرو (۳۴) حروف استثناء کیا ہیں؟
(۳۵) مستثنیٰ منہ کس کو کہتے ہیں؟ (۳۶) مستثنیٰ متصل ومنفصل کس اعتبار سے مستثنیٰ کی قسمیں ہیں؟
(۳۷) مستثنیٰ متصل کی تعریف مع مثال بیان کرو (۳۸) مستثنیٰ منفصل کی تعریف مع مثال بیان کرو
(۳۹) مستثنیٰ منفصل کا دوسرا نام کیا ہے؟ (۴۰) مستثنیٰ مفرغ اور غیر مفرغ کس اعتبار سے مستثنیٰ کی قسمیں ہیں؟
(۴۱) مستثنیٰ مفرغ کی تعریف مع مثال بیان کرو (۴۲) مستثنیٰ غیر مفرغ کی تعریف مع مثال بیان کرو
(۴۳) مستثنیٰ بالّا کا اعراب مع امثلہ بیان کرو (۴۴) مستثنیٰ بہ الّا پر نصب اور ماقبل سے بدل بنانا کب جائز ہے؟
(۴۵) مستثنیٰ بالّا عامل کے تابع کب ہوتا ہے؟ (۴۶) ماعدا، ماخلا اور خلا اور عدا کا کیا حکم ہے؟
(۴۷) غیر، سِوَا، سوی اور حاشا کا کیا حکم ہے؟ (۴۸) غیر پر کیا اعراب آتا ہے؟
(۴۹) سوا پر کیا حرکت ہوتی ہے؟ (۵۰) مضاف، مضاف الیہ کی تعریف مع مثال بیان کرو
(۵۱) مضاف اور مضاف الیہ کا اعراب کیا ہے؟ (۵۲) مضاف کن چیزوں سے خالی ہوتا ہے؟
(۵۳) اضافت کی کتنی قسمیں ہیں؟ (۵۴) اضافتِ لفظی کی تعریف مع مثال بیان کرو
(۵۵) اضافتِ معنوی کی تعریف مع مثال بیان کرو، (۵۶) اصلی اضافت کون سی ہے؟
(۵۷) اضافت لفظی کیا کام کرتی ہے؟ (۵۸) اضافتِ معنوی کیا کام کرتی ہے؟
(۵۹) کونسی اضافت بہ تقدیر حرف جر مجرور ہوتی ہے؟

الدرس الثانی والاربعون

توابع کا بیان

تابع:- وہ دوسرا اسم ہے جس پر وہی اعراب آئے جو پہلے اسم پر آیا ہے اور اعراب کی جہت بھی ایک ہو، پہلے اسم کو متبوع کہتے ہیں۔ توابع پانچ ہیں صفت، تاکید، بدل، معطوف بہ حرف اور عطف بیان۔

صفت کا بیان

(۱) **صفت**:- وہ تابع ہے جو موصوف کی یا اس سے تعلق رکھنے والی کسی چیز کی اچھی یا بُری حالت بیان کرے۔ اوّل کو صفت بحالِ موصوف اور ثانی کو صفت بحال متعلق موصوف کہتے ہیں۔ جیسے جاءنی رجلٌ عالمٌ میں عالِمٌ نے موصوف رجلٌ کی حالت بیان کی ہے اور جاءنی رجلٌ عالمٌ ابوہ میں صفت عالمٌ ابوہ نے موصوف رجل کے باپ کی حالت بیان کی ہے۔

قاعدہ:- صفت بہ حالِ موصوف دس باتوں میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے مگر بیک وقت ان میں سے صرف چار[۱] باتیں پائی جاتی ہیں۔ وہ دس باتیں یہ ہیں۔

معرفہ ہونا، نکرہ ہونا، مذکر ہونا، مؤنث ہونا، مفرد ہونا، تثنیہ ہونا، جمع ہونا، مرفوع ہونا، منصوب ہونا اور مجرور ہونا، جیسے جاء الرجل العالم / الرجلان العالمان / الرجال العالمون / رجل عالم / رجلان عالمان / رجال عالمون ـ جاءت المرأۃ العالمۃ / المرأتان العالمتان / النساء العالمات / امرأۃ عالمۃ / امرأتان عالمتان / نساء عالمات (یہ سب مرفوع کی مثالیں ہیں، منصوب اور مجرور کی مثالیں رأیتُ اور مررتُ بِ لگاکر بنالیں)

قاعدہ:- صفت بہ حالِ متعلقِ موصوف پانچ باتوں میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے اور بیک وقت ان میں سے دو باتیں پائی جاتی ہیں۔ وہ پانچ باتیں تعریف وتنکیر اور رفع ونصب وجر ہیں۔ باقی پانچ باتوں میں صفت فعل کے

[۱] یعنی تعریف وتنکیر میں سے ایک، تذکیر وتانیث میں سے ایک، افراد، تثنیہ اور جمع میں سے ایک اور رفع ونصب وجر میں سے ایک بات پائی جائے گی ۱۲

مشابہ ہوتی ہے۔ یعنی فعل کے جو حالات فاعل کے اعتبار سے ہیں وہی حالات صفت کے اس کے فاعل کے اعتبار سے ہیں، جیسے جاءَ رجلٌ[1] قائمٌ ابوہ، جاءت امراۃٌ قائمٌ ابوھا[2]۔

الدرسُ الثالثُ والاربعون

تاکید کا بیان

(۲) **تاکید**:۔ وہ تابع ہے جو فعل کی نسبت کو یا حکم کے شمول کو ایسا پختہ کرے کہ سامع کو شک باقی نہ رہے، جیسے جاءَ زیدٌ نفسُہٗ (زید خود ہی آیا) اس میں آنے کی جو نسبت زید کی طرف کی گئی ہے اس میں یہ احتمال ہے کہ شاید زید خود نہ آیا ہو بلکہ اس کا قاصد آیا ہو یا اس کی اطلاع آئی ہو، نفسُہٗ نے اس احتمال کو ختم کردیا۔ جاءَ الرَّکبُ کلُّھُم (قافلہ سارا آیا) اس میں جو آنے کا حکم قافلہ پر لگایا گیا ہے اس میں یہ احتمال ہے کہ شاید پورا قافلہ نہ آیا ہو اور حکم اکثر افراد کے اعتبار سے لگایا گیا ہو۔ کلُّھُم نے اس احتمال کو ختم کردیا۔

مؤکَّد:۔ تاکید ہی کا دوسرا نام ہے اور مؤکَّد وہ پہلا لفظ ہے جس کی تاکید لائی گئی ہے۔

تاکید کی دو قسمیں ہیں۔ تاکید لفظی اور تاکید معنوی۔

(۱) **تاکید لفظی**:۔ پہلے لفظ کو مکرر لانا، جیسے جاءَ زیدٌ زیدٌ (زید ہی آیا)

(۲) **تاکید معنوی**:۔ نئے لفظ سے تاکید لانا، جیسے جاءَ زیدٌ نفسُہٗ (زید ہی آیا)

---

[1] موصوف رجلٌ نکرہ ہے تو صفت قائم بھی نکرہ ہے اور دونوں مرفوع ہیں اور قائم کا فاعل ابوہ مذکر ہے اس لئے قائم بھی مذکر ہے۔ [2] موصوف امراۃ اور اس کی صفت دونوں نکرہ اور مرفوع ہیں اور قائم کا فاعل مذکر ہے اس لئے قائم بھی مذکر ہے۔ ۱۲

قاعدہ:۔ نسبت کی تاکید معنوی کیلئے دو لفظ ہیں نفسٌ اور عینٌ اور دونوں کی ایسی ضمیر کی طرف اضافت ضروری ہے جو مؤکَّد کے مطابق ہو، جیسے جاءَ زیدٌ نفسُہٗ / عینُہٗ۔ جاءت فاطمۃ نفسُھا / عینُھا۔

قاعدہ:۔ اگر مؤکَّد تثنیہ، جمع ہو تو نفسٌ اور عینٌ کی جمع اَنفُسٌ اور اَعیُنٌ لائی جائے گی، جیسے جاءَ الزیدانِ انفسُھُما، جاءَ الزیدُونَ اَنفُسُھُم۔

قاعدہ:۔ شمول کی تاکید معنوی کے لئے چار لفظ ہیں۔ کُلٌّ، کِلا، کِلتا، جَمِیعٌ، جیسے جاءَ القومُ کلُّھُم / جمیعُھُم۔ جاءَ الزیدان کلاھما۔ جاءت المرأتانِ کِلتاھُما

الدرسُ الرّابعُ والاربعون

بدل کا بیان

(۳) **بدل**:۔ وہ دوسرا اسم ہے جو حقیقت میں مقصود ہوتا ہے۔ پہلا اسم مقصود نہیں ہوتا۔ پہلا اسم مُبدَل مِنہُ کہلاتا ہے، جیسے سُلِبَ زیدٌ ثوبُہٗ میں ثوبُہٗ بدل ہے اور وہی مقصود ہے، کیونکہ کپڑا ہی چھینا گیا ہے۔

بدل کی چار قسمیں ہیں۔ بدل الکل، بدل البعض، بدل الاشتمال اور بدل الغلط

(۱) **بدل الکل**:۔ وہ بدل ہے جس کا مصداق اور مبدل منہ کا مصداق ایک ہو، جیسے جاءَنی زیدٌ أخوکَ میں زید اور اخوک کا مصداق ایک ہی ہے اس لئے اخوک زید سے بدل الکل ہے۔

(۲) **بدلُ البعض**:۔ وہ بدل ہے جو مبدل منہ کا جزء ہو، جیسے ضُرِبَ زیدٌ رأسُہٗ میں سر زید کا جزء ہے اس لئے بدل البعض ہے۔

(۳) **بدلُ الاشتمال**:۔ وہ بدل ہے جو مبدل منہ سے تعلق رکھنے والی کوئی چیز ہو جیسے سُلِبَ زیدٌ ثوبُہٗ میں کپڑے کا زید سے تعلق ہے اسلئے وہ بدل الاشتمال ہے۔

(۴) **بدلُ الغلط**:۔ وہ بدل ہے جو غلطی کے بعد اس کی تلافی کے لئے لایا گیا ہو، جیسے اشتریتُ فرسًا حمارًا (خریدا میں نے گھوڑا (نہیں) گدھا) اس میں فرسًا کے بعد حمارًا لاکر یہ تبلایا ہے کہ گھوڑے کا تذکرہ غلطی سے کر دیا تھا، اصل میں گدھا خریدا ہے۔ اس لئے حمارًا فرسًا سے بدل الغلط ہے۔

الدَّرسُ الخامِسُ والاربعُون

معطوف کا بیان

(۴) **معطوف**: وہ دوسرا اسم ہے جو حرف عطف کے بعد آئے اور پہلے اسم کے ساتھ حکم میں شریک ہو، پہلا اسم معطوف علیہ کہلاتا ہے، جیسے جاءَ زیدٌ وعمروٌ میں آنے کا جو حکم زید پر لگا ہے وہی عمرو پر بھی ہے۔

قاعدہ:۔ ضمیر مرفوع متصل پر عطف کرنے کے لئے فصل ضروری ہے، خواہ ضمیر منفصل کا ہو یا کسی اور چیز کا، جیسے ضربتُ انا وزیدٌ اور ضربتُ الیومَ وزیدٌ

قاعدہ:۔ ضمیر مجرور پر عطف کرنے کے لئے حرف جر کا اعادہ ضروری ہے، جیسے مررتُ بِكَ وبزیدٍ۔

قاعدہ:۔ اگر ضمیر مضاف کی وجہ سے مجرور ہو تو عطف کرتے وقت مضاف کا اعادہ ضروری ہے، جیسے نَزَلَ زیدٌ فی بیتی وبیتِ خالدٍ

عطفُ بیان کا بیان

(۵) **عطف بیان**: وہ دوسرا اسم ہے جو صفت نہ ہو اور پہلے اسم کی وضاحت کرے، جیسے قالَ ابوالقاسم محمدٌ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں نام پاک محمد عطف بیان ہے اس نے ابوالقاسم کی وضاحت کی ہے۔

قاعدہ:۔ عطف بیان اور اس کا متبوع اُن دسؔ باتوں میں یکساں ہوتے ہیں

جن میں موصوف صفت یکساں ہوتے ہیں۔

الدَّرسُ السَّادِسُ والاربعُون

اسمائے عاملہ کا بیان

پانچؔ اسم بھی فعل کی طرح عمل کرتے ہیں۔ ان کو اسمائے عاملہ کہتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

(۱) مصدر (۲) اسم فاعل (۳) اسم مفعول (۴) صفتِ مُشبّہ (۵) اسم تفضیل

مصدر کا بیان

(۱) **مصدر**:۔ وہ اسم ہے جو فعل کی اصل ہو اور فعل اس سے نکلا ہو، جیسے ضَرْبٌ، نَصْرٌ وغیرہ مصدر اپنے فعل جیسا عمل کرتا ہے یعنی اگر فعل لازم کا مصدر ہے تو فاعل کو رفع دیتا ہے اور فعل متعدی کا مصدر ہے تو فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے۔ مصدر کے عمل کے لئے شرط ہے کہ وہ مفعول مطلق نہ ہو۔

قاعدہ:۔ مصدر اکثر اپنے پہلے معمول کی طرف مضاف ہوتا ہے اسلئے وہ لفظوں میں مجرور ہوتا ہے، جیسے اَعْجَبَنِیْ قِیَامُ زیدٍ[1]۔ اَعْجَبَنِیْ ضربُ

---

[1] (۱) تعجب میں ڈالا مجھکو زید کے کھڑے ہونے نے اس میں قیام مصدر لازم ہے اور اپنے فاعل کی طرف مضاف ہے پھر مضاف مضاف الیہ مل کر اعجب کا فاعل ہیں پس زید اگرچہ لفظوں میں مجرور ہے مگر محل رفع میں ہے کیونکہ وہ فاعل ہے (۲) تعجب میں ڈالا مجھ کو زید کے عمرو کو مارنے نے اس میں ضرب مصدر متعدی ہے اور فاعل کی طرف مضاف ہے اور عمرًا اس کا مفعول بہ ہے (۳) میں حیران ہوا جلاد کے چور کو مارنے سے، اس میں ضرب مصدر مفعول کی طرف مضاف ہے اور الجلاد فاعل ہے ۱۲۔

زیدٍ عمرًا - عجبتُ من ضَربِ اللِّصِّ الْجلّادُ

قاعدہ :- مصدر تین حالتوں میں عمل کرتا ہے۔

(۱) مضاف ہونے کی حالت میں، جیسے عجبتُ مِن ضَربِکَ زیدًا

(۲) اس پر تنوین ہونے کی حالت میں، جیسے عجبتُ مِن ضربٍ زیدًا

(۳) اس پر الف لام ہونے کی حالت میں، جیسے عجبتُ من الضربِ زیدًا

اسمِ فاعِل کا بیان

(۲) **اسم فاعل**: وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ کوئی فعل نیا قائم ہوا ہو، جیسے ضَارِبٌ وہ شخص ہے جس کے ساتھ مارنا نیا قائم ہوا ہو، ہمیشہ سے اس میں یہ صفت نہ ہو۔ اسم فاعل فعل معروف جیسا عمل کرتا ہے۔ اگر اس کا فعل لازم ہے تو صرف فاعل کو رفع دے گا اور متعدی ہے تو فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دے گا، جیسے جاءنی القائم ابوہ اور اَضَارِبٌ زیدٌ عمرًا؟ اسم فاعل بھی اکثر اپنے معمول کی طرف مضاف ہوتا ہے، جیسے زیدٌ ضاربُ الغلامِ

اسم فاعل کے عمل کے لئے دو شرطیں ہیں

(۱) اسم فاعل حال یا استقبال کے معنیٰ میں ہو، اگر ماضی کے معنیٰ میں ہو گا تو عمل نہیں کرے گا[1] اور یہ شرط اس وقت ہے جب اسم فاعل پر الف لام بمعنیٰ الذی نہ ہو۔

(۲) اسم فاعل سے پہلے سات چیزوں میں سے کوئی ایک چیز ہونی چاہئے وہ سات چیزیں یہ ہیں۔ مبتدا، موصوف، ذوالحال، حرف ندا، حرف استفہام

---

[1] پس ھٰذا ضاربُ زیدًا اَمسِ کہنا درست نہیں، بلکہ اضافت کے ساتھ ھٰذا ضاربُ زیدٍ اَمسِ کہا جائے گا۔

حرف نفی اور اسم موصول، جیسے ھو ضاربٌ التلامیذ[1]۔ مررتُ برجلٍ ضاربٍ زیدًا، جاء زیدٌ راکبًا فرسًا۔ یاطالعًا جبلًا۔ اضاربٌ زیدٌ عمرًا؟ ماقائمٌ زیدٌ۔ جاءنی القائمُ ابوہ۔

الدّرسُ السّابع والاربعُون

اسمِ مفعول کا بیان

(۳) **اسم مفعول**: وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہوا ہے، جیسے مَضروبٌ وہ شخص ہے جس پر مار پڑی ہے اسم مفعول فعل مجہول جیسا عمل کرتا ہے یعنی نائب فاعل کو رفع دیتا ہے اور اکثر اپنے معمول کی طرف مضاف ہوتا ہے اور اس کے عمل کے لئے بھی وہی شرطیں ہیں جو اسم فاعل کے عمل کے لئے ہیں، جیسے ھو[2] مَحمودُ الخِصالِ۔ ھذا رجلٌ مضروبٌ ابوہ۔ جاء زیدٌ مضروبًا غلامُہ۔ یامَحسُودَ الأقران۔ أ انتَ مَضروبُ زیدٍ؟ ما مضروبُ زیدٍ قائمٌ۔ جاء المضروبُ ابوہ۔

---

[1] سب مثالیں ترتیب وار ہیں (۱) وہ شاگردوں کو مارنے والا ہے (۲) گذرا میں ایک ایسے آدمی کے پاس سے جو زید کو مارنے والا ہے (۳) آیا میرے پاس زید درآنحالیکہ وہ گھوڑے پر سوار تھا (۴) اے پہاڑ پر چڑھنے والے (۵) کیا زید عمرو کو مارنے والا ہے؟ (۶) زید کھڑا ہونے والا نہیں ہے (۷) آیا میرے پاس وہ شخص جس کا باپ کھڑا ہونے والا ہے ۱۲

[2] یہ مثالیں بھی ترتیب وار ہیں (۱) وہ اچھے اخلاق والا ہے (۲) یہ وہ شخص ہے جس کا باپ پیٹا گیا ہے (۳) آیا زید درآنحالیکہ اس کا غلام پیٹا جا رہا ہے (۴) اے وہ شخص جس پر ہم عمر جلتے ہیں (۵) کیا آپ زید کے پیٹے ہوتے ہیں؟ (۶) زید کا پیٹا ہوا کھڑا نہیں ہے (۷) آیا وہ شخص جس کا باپ پیٹا گیا ہے ۱۲

صفتِ مشبہ کا بیان

(۴) صفتِ مشبہ: وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ کوئی فعل مستقل طور پر قائم ہو، جیسے حَسَنٌ (خوبصورت) وہ شخص ہے جس میں حُسن ہمیشہ پایا جاتا ہو۔ صفتِ مشبہ فعل لازم سے بنتی ہے اسلئے فعل لازم کی طرح صرف فاعل کو رفع دیتی ہے، جیسے جاءَ رجل حَسَنٌ ثیابُہٗ اور صفت مشبہ بھی اکثر فاعل کی طرف مضاف ہوتی ہے، جیسے رجلٌ حَسَنُ الثیاب۔

صفت مشبہ کے عمل کے لئے شرط یہ ہے کہ اس سے پہلے پانچ[۵] چیزوں میں سے کوئی ایک چیز ہو یعنی مبتدا، ذوالحال، موصوف، ہمزۂ استفہام اور حرف نفی میں سے کوئی چیز ہو، جیسے زیدٌ[له] حَسَنٌ ثیابُہ۔ لقیتُ رجُلاً مُنطَلِقاً لسانُہ۔ ھٰذا رجلٌ جمیلٌ ظاھرُہٗ۔ أھو طاھرٌ قلبُہٗ؟ ما أنت کریمٌ أبوہ۔

الدَّرسُ الثامِنُ والاربعُون

اسمِ تفضِیل کا بیَان

(۵) اسم تفضیل:- وہ اسم مشتق ہے جو دوسرے کی بنسبت معنیٔ فاعلی کی زیادتی کو بتلائے، جیسے زیدٌ اَکبَرُ مِنْ اَخِیْہِ (زید اپنے بھائی سے بڑا ہے)

له یہ مثالیں بھی ترتیب وار ہیں (۱) زید خوبصورت ہیں اس کے کپڑے (۲) ملاقات کی میں نے ایسے شخص سے جس کی زبان چلنے والی تھی (۳) یہ ایسا آدمی ہے جس کا ظاہر خوبصورت ہے (۴) کیا وہ پاکیزہ ہے اسکا دل؟ (۵) تو وہ نہیں جس کا باپ شریف ہے ۱۲

اسم تفضیل واحد مذکر وزن فعل اور صفت کی وجہ سے غیر منصرف ہوتا ہے اس وجہ سے اس پر کسرہ اور تنوین نہیں آتی۔ اور اسم تفضیل واحد مؤنث کے آخر میں الف مقصورہ ہوتا ہے اس لئے اس کا اعراب تقدیری ہوتا ہے، جیسے ھٰذہ فُضْلیٰ۔ رَأیتُ فُضْلیٰ۔ مررتُ بفُضْلیٰ۔

اسم تفضیل کا فاعل ہمیشہ ضمیر غائب ہوتی ہے جو اس میں پوشیدہ رہتی ہے۔ مذکورہ مثال کی تقدیر عبارت زید اکبر ھو من اخیہ ہے۔

اسم تفضیل کا استعمال تین طرح ہوتا ہے۔

(۱) مِنْ کے ساتھ ـــــ اس صورت میں اسم تفضیل پر الف لام نہیں آتا نہ وہ مضاف ہوتا ہے اور ہمیشہ مفرد مذکر استعمال ہوتا ہے، جیسے زیدٌ/ الزیدان/ الزیدون/ ھندٌ/ الھندان/ الھندات افضل من عمرٍو/ من فاطمۃَ

(۲) الف لام کے ساتھ ـــــ اس صورت میں اسم تفضیل کی اسکے ماقبل سے مطابقت ضروری ہے، جیسے زیدُنِ الافضلُ الزیدانِ الأفضلان الزیدُونَ الأَفضلُونَ۔ ھندُنِ الفُضْلیٰ۔ الھندانِ الفُضْلَیَانِ۔ الھنداتُ الفُضَلُ/ الفُضْلَیَاتُ۔

(۳) اضافت کے ساتھ ـــــ اس صورت میں اسم تفضیل کو مفرد مذکر لانا اور ماقبل کے مطابق لانا دونوں طرح درست ہے، جیسے زید افضل الناس۔ الزیدان افضل/ افضلا الناس۔ الزیدون افضل/ افضلو الناس۔ ھند افضل/ فُضْلیَ النساء۔ الھندان افضل/ فُضْلَیَا النساءِ۔ الھندات افضل/ فُضْلَیَاتُ النساء

مشقی سُوالات

(۱) تابع کی تعریف بیان کرو، (۲) متبوع کس کو کہتے ہیں۔

(۳) توابع کتنے ہیں؟ (۴) صفت کی تعریف مع مثال بیان کرو۔

(۵) صفت کے طرح کی ہوتی ہے؟ (۶) صفت بحالِ موصوف کتنی باتوں میں موصوف کے ساتھ مطابق ہوتی ہے؟

(۷) صفت بحالِ متعلق موصوف کتنی باتوں میں موصوف کے ساتھ مطابق ہوتی ہے؟ (۸) اور کتنی باتوں میں فعل کے مشابہ ہوتی ہے۔

(۹) اور مشابہت کا کیا مطلب ہے؟ مثال سے واضح کرو (۱۰) تاکید کی تعریف اور مثال بیان کرو

(۱۱) مؤکَّد، مؤکِّد کس کو کہتے ہیں؟ (۱۲) تاکید کی دونوں قسموں کی تعریف مع امثلہ بیان کرو

(۱۳) نسبت کی تاکید کیلئے کیا الفاظ ہیں؟ (۱۴) شمول کی تاکید کے لئے کیا الفاظ ہیں؟

(۱۵) بدل کی تعریف مع مثال بیان کرو (۱۶) مبدل منہ کس کو کہتے ہیں؟

(۱۷) بدل کی کتنی قسمیں ہیں؟ (۱۸) بدل الکل کی تعریف اور مثال بیان کرو

(۱۹) بدل البعض کی تعریف اور مثال بیان کرو (۲۰) بدل الاشتمال کی تعریف اور مثال بیان کرو

(۲۱) بدل الغلط کی تعریف اور مثال بیان کرو (۲۲) معطوف کی تعریف مع امثلہ بیان کرو

(۲۳) معطوف علیہ کس کو کہتے ہیں؟ (۲۴) ضمیر مرفوع متصل پر عطف کیلئے کیا ضروری ہے؟

(۲۵) ضمیر مجرور پر عطف کیلئے کیا ضروری ہے؟ (۲۶) ضمیر مجرور باضافت پر عطف کیلئے کیا ضروری ہے؟

(۲۷) عطف بیان کی تعریف مع مثال بیان کرو (۲۸) عطف بیان اور اسکے متبوع میں کتنی باتوں میں مطابقت ضروری ہے؟

(۲۹) اسمائے عاملہ کیا ہیں؟ (۳۰) اُن کے عاملہ ہونے کا کیا مطلب ہے؟

(۳۱) مصدر کی تعریف اور مثال بیان کرو (۳۲) مصدر کا کیا عمل ہے؟

(۳۳) مصدر کے عمل کے لئے کیا شرط ہے؟ (۳۴) اسم فاعل کی تعریف مع مثال بیان کرو

(۳۵) اسم فاعل کیا عمل کرتا ہے؟ (۳۶) اسم فاعل کے عمل کیلئے کیا شرائط ہیں؟

(۳۷) اسم مفعول کی تعریف مع مثال بیان کرو (۳۸) اسم مفعول کیا عمل کرتا ہے؟

(۳۹) اسم مفعول کے عمل کیلئے کیا شرائط ہیں؟ (۴۰) صفت مشبہ کی تعریف مع مثال بیان کرو

(۴۱) صفت مشبہ کیا عمل کرتی ہے؟ (۴۲) صفت مشبہ کے عمل کیلئے کیا شرط ہے؟

(۴۳) اسم تفضیل کی تعریف مع مثال بیان کرو (۴۴) اسم تفضیل واحد مذکر منصرف ہے یا غیر منصرف؟

(۴۵) اسم تفضیل واحد مؤنث کا کیا حکم ہے؟ (۴۶) اسم تفضیل کا فاعل کون ہوتا ہے؟

(۴۷) اسم تفضیل کا استعمال کتنی طرح ہوتا ہے؟ (۴۸) مِنْ کے ساتھ استعمال کے کیا احکام ہیں؟

(۴۹) الْ کے ساتھ استعمال کے کیا احکام ہیں؟ (۵۰) اضافت کے ساتھ استعمال کے کیا احکام ہیں؟

الدَّرسُ التاسِعِ والاربعُون

فِعل کا بیان

فعل ماضی اور امر حاضر معروف مبنی ہیں۔ باقی افعال معرب ہیں۔ اور فعل کے تین اعراب ہیں رَفع، نصب اور جزم۔ فعل پر جر نہیں آتا۔ فعل مضارع پر تینوں اعراب آتے ہیں اور امر غائب ومتکلم معروف اور امر مجہول اور فعل نہی پر صرف جزم آتا ہے۔ جب فعل مضارع پر کوئی عامل نہ ہو تو عامل معنوی اس کو رفع دیتا ہے، جیسے یَضرِبُ اور اگر مضارع کے آخر میں واو، الف یا یاء ہو تو ضمہ تقدیری ہوتا ہے، جیسے یَدْعُو، یَرْضٰی، یَرْمِی

اور چار حرف فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں وہ یہ ہیں۔ اَنْ، لَنْ، کَیْ، اِذَنْ اور پانچ حرف مضارع کو جزم دیتے ہیں وہ یہ ہیں۔ اِنْ، لَمْ، لَمَّا، لامِ امر، لائے نہی۔ (تفصیل حروفِ عاملہ کے بیان میں آئے گی۔

افعال قلوب کا بیان

فعل قلب:۔ وہ فعل ہے جس کا تعلق دل سے ہو، ہاتھ پاؤں کو اس کے صادر ہونے میں کچھ دخل نہ ہو، جیسے علمتُ زیداً عالماً (میں نے زید کو عالم جانا) افعال قلوب سات ہیں۔ عَلِمَ، رَأٰی، وَجَدَ، حَسِبَ، ظَنَّ، خَالَ، زَعَمَ اوّل تین یقین کے لئے ہیں، بعد کے تین شک کے لئے ہیں اور آخری فعل شک ویقین دونوں میں مشترک ہے، جیسے عَلِمتُ

[ل۱] زَیْدًا کَاتِبًا۔ رَأَیْتُ سَعِیْدًا فَاضِلًا۔ وَجَدتُ قَاسِمًا امِینًا، حَسِبْتُ مُحمدًا نَائِمًا۔ ظَنَنْتُ حَسَنًا قَارِئًا۔ خِلْتُ الدَّارَ خَالِیًا، زَعَمْتُ الصَّدِیْقَ وَفِیًّا۔ زَعمتُ اللہَ غَفورًا۔

قاعدہ:۔ افعال قلوب مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں اور دونوں کو مفعول بنا کر نصب دیتے ہیں۔

قاعدہ:۔ افعال قلوب کے دو مفعولوں میں سے ایک کو ذکر کرنا اور ایک کو ذکر نہ کرنا جائز نہیں یا تو دونوں کو ذکر کیا جائے یا دونوں کو حذف کیا جائے

الدَّرسُ الخمسُون

افعال تحویل وتصییر کا بیان

فعل تحویل:۔ وہ فعل ہے جو حالت کی تبدیلی کو بتائے۔ یہ بھی سات فعل ہیں صَیَّرَ، جَعَلَ، وَهَبَ، اِتَّخَذَ، تَرَكَ، رَدَّ، خَلَقَ یہ ساتوں مبتدا خبر پر داخل ہوتے ہیں اور دونوں کو مفعول بنا کر نصب دیتے ہیں، جیسے [ل۲] صَیَّرْتُ الدقیقَ خُبْزًا۔ جَعَلَ اللہُ الارضَ فِرَاشًا۔ وَهَبَنِیَ اللہُ فِدَاكَ۔ اتَّخَذَ اللہُ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلًا۔ تَرَكْتُ الرجلَ حَیْرَانَ۔ رَدَّ شُعُوْرَهُ الْبِیْضَ سُوْدًا۔ خَلَقَ اللہُ الْاِنْسَانَ هَلُوْعًا۔

ل۱ (۱) جانا میں نے زید کو کاتب (لکھنے والا) (۲) دل سے دیکھا میں نے زید کو فاضل (۳) پایا میں نے قاسم کو امانت دار (۴) گمان کیا میں نے محمد کو سونے والا (۵) گمان کیا میں نے حسن کو عمدہ قرآن پڑھنے والا (۶) گمان کیا میں نے گھر کو خالی (۷) گمان کیا میں نے دوست کو وفادار (۸) یقیناً جانا میں نے اللہ کو بخشنے والا ۱۲ ل۲ تحویل: بدلنا، تصییر: بنانا ۱۲ ل۳ (۱) بنایا میں نے آٹے کو روٹی (۲) بنایا اللہ نے زمین کو بچھونا (۳) بنائیں اللہ مجھ کو آپ پر قربان (۴) بنایا اللہ نے ابراہیم کو دوست (۵) کردیا میں نے آدمی کو حیران (۶) بنادیا اس کے سفید بالوں کو سیاہ (۷) بنایا اللہ نے انسان کو تھڑ دلا (کچے دل کا)۔

فعل تعجُّب کا بیان

فِعلِ تعجُّب:۔ وہ فعل ہے جس کے ذریعہ کسی بات پر حیرت ظاہر کی جائے۔
فعل تعجب کے دو وزن ہیں مَا اَفْعَلَهٗ اور اَفْعِلْ بِهٖ

ثلاثی مجرد سے فعل تعجب انہی دو وزنوں پر آتا ہے اور ضمیر کی جگہ اس چیز کو لاتے ہیں جس پر حیرت ظاہر کرنی ہے، جیسے مَا اَحْسَنَ زَیْدًا، اَحْسِنْ بِزَیْدٍ (زید کتنا اچھا ہے!)

قاعدہ:۔ ثلاثی مجرد کے علاوہ دیگر افعال سے فعل تعجب بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مَا اَشَدَّ اور اَشْدِدْ بِ کے بعد اس فعل کا مصدر لایا جائے جس سے فعل تعجب بنانا مقصود ہے۔ پھر وہ چیز لائی جائے جس پر تعجب ظاہر کرنا ہے، جیسے دو آدمیوں کے باہم سخت لڑنے پر حیرت ظاہر کرنی ہو تو کہیں گے مَا اَشَدَّ مُقَاتَلَةَ زَیْدٍ وعَمْرٍو اور اَشْدِدْ بِمُقَاتَلَةِ زَیْدٍ وعمروٍ (زید اور عمرو باہم کس قدر سخت لڑتے ہیں!)

افعال مَدْح وذم کا بیان

فِعلِ مَدح:۔ وہ فعل ہے جس کے ذریعہ کسی کی تعریف کی جائے۔ افعالِ مَدح دو ہیں نِعْمَ اور حَبَّذَا یہ دونوں فعل اپنے فاعل کو رفع دیتے ہیں، جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ، حَبَّذَا زَیْدٌ (زید اچھا آدمی ہے)

فِعلِ ذم:۔ وہ فعل ہے جس کے ذریعہ کسی کی برائی کی جائے۔ افعالِ ذم بھی دو ہیں بِئْسَ اور سَآءَ یہ دونوں فعل بھی اپنے فاعل کو رفع دیتے ہیں، جیسے بئس/ ساء الرجلُ عمروٌ (عمرو بُرا آدمی ہے)

قاعدہ:۔ افعال مَدح وذم کے فاعل کے بعد ایک اور اسم مرفوع آتا ہے، جس کی تعریف یا بُرائی کی جاتی ہے۔ اس کو مخصوص بالمدح اور مخصوص بِالذَّم کہتے ہیں۔

نوٹ :- حَبَّذَا کا فاعل ذَا ہے۔ فعل مدح صرف حَبَّ ہے۔

قاعدہ :- نعم، بئس اور ساء کا فاعل تین طرح آتا ہے۔

(۱) الف لام کے ساتھ، جیسے نعم/ بئس/ ساء الرجلُ زیدٌ

(۲) معرّف باللام کی طرف مضاف ہو کر، جیسے نعم/ بئس/ ساء غلامُ الرجل زیدٌ۔

(۳) فاعل ضمیر مستتر ہوتی ہے اور اس کی تمیز نکرہ آتی ہے۔ جیسے نعم/ بئس/ ساء رجلاً زیدٌ (اچھا ہے وہ/ بُرا ہے وہ آدمی ہونے کے اعتبار سے یعنی زید)

مشقی سُوالات

(۱) کونسے فعل مبنی ہیں اور کونسے معرب ؟ (۲) فعل کے اعراب کتنے ہیں اور کیا ہیں ؟

(۳) کیا فعل پر جر آتا ہے ؟ (۴) فعل مضارع پر کتنے اعراب آتے ہیں۔

(۵) امر غائب و متکلم معروف اور امر مجہول کا اعراب کیا ہے ؟ (۶) فعل نہی کا اعراب کیا ہے ؟

(۷) مضارع پر رفع کب آتا ہے ؟ اور کون رفع دیتا ہے ؟ (۸) مضارع پر ضمہ تقدیری کب ہوتا ہے ؟

(۹) مضارع کو کونسے حروف نصب دیتے ہیں ؟ (۱۰) مضارع کو کونسے حروف جزم دیتے ہیں ؟

(۱۱) فعلِ قلب کی تعریف مع مثال بیان کرو (۱۲) افعالِ قلوب کتنے ہیں ؟ اور کیا ہیں ؟

(۱۳) افعالِ قلوب کے معانی مثال کے ساتھ بیان کرو (۱۴) افعالِ قلوب کس پر داخل ہوتے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں ؟

(۱۵) کیا افعالِ قلوب کے دو مفعولوں میں سے ایک کو حذف کرنا جائز ہے (۱۶) فعلِ تحویل کس کو کہتے ہیں ؟

(۱۷) فعلِ تصییر کس کو کہتے ہیں ؟ (۱۸) افعالِ تحویل کتنے ہیں ؟ اور کیا ہیں ؟

(۱۹) افعالِ تحویل کس پر داخل ہوتے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں (۲۰) فعلِ تعجب کی تعریف بیان کرو۔

(۲۱) فعلِ تعجب کے کتنے وزن ہیں ؟ (۲۲) فعلِ تعجب کے وزن استعمال کرنے کا طریقہ بیان کرو

(۲۳) ثلاثی مجرد کے علاوہ ابواب سے فعل تعجب بنانے کا طریقہ کیا ہے ؟ (۲۴) فعل مدح کی تعریف بیان کرو

(۲۵) افعالِ مَدح کتنے ہیں ؟ (۲۶) افعالِ مَدح کیا عمل کرتے ہیں ؟

(۲۷) فعل ذم کی تعریف بیان کرو (۲۸) افعالِ ذم کتنے ہیں ؟

(۲۹) افعال ذم کا کیا عمل ہے ؟ (۳۰) مخصوص بالمدح اور مخصوص بالذم کس کو کہتے ہیں ؟

(۳۱) حبذا کا فاعل کون ہے ؟ (۳۲) نعم، بئس اور ساء کے طرح مستعمل ہیں ؟

اَلدَّرسُ الوَاحِدُ الخَمسُون

حروف عَاملہ کا بیَان

حروفِ عَاملہ :- وہ ہیں جو کلمہ پر یا جملہ پر داخل ہو کر اس میں عمل کرتے ہیں۔ حروف عاملہ سات قسم کے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ حروف جر، حروف مشبہ بالفعل[1]، حروف شرط، حروف نواصب مضارع، حروف جوازم مضارع، حروفِ ندا اور حروفِ نفی یعنی مَا و لَا مشابہ بہ لیس، اُن میں سے بعض کا بیان پہلے آچکا ہے باقی کا بیان یہاں کیا جاتا ہے۔

حروف جر کا بیَان

حرفِ جر :- وہ حرف ہے جو فعل یا معنیٰ فعل[2] کو اپنے مابعد تک پہنچائے یا یوں کہئے کہ فعل یا معنیٰ فعل کا اپنے مابعد سے تعلّق جوڑے، جیسے کتبتُ بِالقَلَمِ میں کتابت کا تعلّق قلم کے ساتھ باء نے جوڑا ہے۔

حُروفِ جَر اپنے مدخول کو جر دیتے ہیں اور وہ مجرور کہلاتا ہے۔ یہ حُروف سترہ ہیں ۔ باؤ تاؤ کاف ولام وواؤ مُنذ و مُذ خَلا
رُبَّ، حَاشَا مِن عَدا فِی عَن عَلیٰ حتّٰی، الیٰ

[1] حروف مشبہ بالفعل کا بیان سبق ۲۹ میں حروفِ ندا کا بیان سبق ۳۳ میں اور حروفِ نفی کا بیان سبق ۳۱ میں گذر چکا ہے ۱۲ [2] معنیٰ فعل سے مراد ہر وہ چیز ہے جس سے فعل مستنبط کیا جا سکے جیسے اسمائے عاملہ، ظرف، اسم اشارہ، حروفِ ندا وغیرہ ۱۲

(۱) **ب** کے مشہور معنیٰ نو ہیں الصاق، استعانت، مقابلہ، تعدیہ، قسم تعلیل، مصاحبت، ظرفیت اور زائدہ

(۱) **الصاق** یعنی ایک چیز کا دوسری چیز کے ساتھ ملنا، خواہ حقیقۃً ملنا ہو یا حکماً، جیسے بِہٖ دَآءٌ (اس کے ساتھ بیماری ہے) مَرَرتُ بزیدٍ

(۲) **استعانت** یعنی مدد چاہنا، جیسے کتبتُ بالقلم (میں نے قلم کی مدد سے لکھا)

(۳) **مقابلہ** یعنی بدلہ ہونا، جیسے بعتُ الثوب بدرہمٍ (میں نے کپڑا ایک روپیہ کے بدلہ میں بیچا)

(۴) **تعدیہ** یعنی لازم کو متعدی بنانا، جیسے ذہبتُ بزیدٍ (میں زید کو لے گیا) ذَهَبَ (گیا) لازم تھا باء کی وجہ سے متعدی ہو گیا۔

(۵) **قسم** کھانے کے لئے، جیسے بِاللّٰہِ لَاَفْعَلَنَّ کذا (بخدا! میں ایسا ضرور کروں گا)

(۶) **تعلیل** یعنی علت بیان کرنے کیلئے، جیسے اِنَّکُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَکُمْ بِاتِّخَاذِکُمُ الْعِجْلَ (بے شک تم نے ظلم کیا اپنی ذاتوں پر تمہارے بچھڑا بنانے کی وجہ سے)

(۷) **مصاحبت** یعنی ساتھ ہونا بتانے کے لئے، جیسے خرج زید بِاُسْرَتِہٖ (زید اپنے خاندان کے ساتھ نکلا)

(۸) **ظرفیت** یعنی جگہ ہونا بتانے کے لئے، جیسے جَلَسْتُ بِالْمَسْجِدِ (میں مسجد میں بیٹھا)

(۹) **زائدہ** یعنی کچھ معنیٰ نہیں ہوتے، جیسے أَلَيْسَ زید بقَائِمٍ؟ (کیا زید کھڑا نہیں ہے) اس میں لیس کی خبر پر باء زائد ہے۔

(۲) **ل** کے تین معنیٰ ہیں۔ اختصاص، تعلیل اور زائدہ

(۱) اختصاص یعنی ایک چیز کا دوسری چیز کے ساتھ خاص ہونا بتلانے کے لئے، جیسے اَلْجُلُّ لِلْفَرَسِ (جھول گھوڑے کیلئے خاص ہے)

(۲) **تعلیل** یعنی علت بیان کرنے کے لئے، جیسے ضربتُہ للتادیب میں ضرب کی علت تادیب ہے

(۳) **زائدہ**، جیسے رَدِفَ لَکُمْ (تمہارا ردیف یعنی سواری پر تمہارے پیچھے بیٹھنے والا) اس میں لام زائد ہے

(۳) **مِنْ** کے چار معنیٰ ہیں ابتدائے غایت، تبیین، تبعیض اور زائدہ

(۱) **ابتدائے غایت** یعنی مسافت کی ابتدا بتانے کیلئے، جیسے سرتُ من البصرة الى الكوفة (چلا میں بصرہ سے کوفہ تک)

(۲) **تبیین** یعنی کسی مبہم چیز کی وضاحت کرنے کے لئے، جیسے سَاُعْطِيْكَ مالا من الدراهم (میں ابھی آپ کو مال دوں گا دراہم میں سے) اس میں من الدراهم نے مال کی وضاحت کی ہے کہ وہ دراہم کے قبیل سے ہے۔

(۳) **تبعیض** یعنی بعض حصہ ہونا بتانے کے لئے، جیسے اخذتُ من الدراهم (میں نے کچھ دراہم لئے)

(۴) **زائدہ**، جیسے ماجاءنی من احدٍ (نہیں آیا میرے پاس کوئی)

الدَّرْسُ الثَّانِی وَالْخَمْسُوْن

باقی حروف جر کا بیان

(۴) **علیٰ** تین معنیٰ کے لئے ہے۔ استعلاء، بمعنیٰ باء اور بمعنیٰ فی

(۱) استعلاء یعنی بلندی بتانے کے لئے خواہ حقیقی ہو یا مجازی، جیسے زید على السَطح اور عَليه دينٌ (اس پر قرض ہے)

(۲) بمعنیٰ باء، جیسے مَرَرتُ عليه اى به (گذرا میں اس کے پاس سے)

(۳) بمعنیٰ فی، جیسے اِنْ کُنْتُمْ عَلٰی سَفَرٍ ای فی سفرٍ (اگر ہو تم سفر میں)

(۵) **الیٰ** انتہائے غایت یعنی مسافت کی آخری حد بتانے کیلئے ہے، جیسے

سرتُ مِنَ البصرۃِ اِلی الکوفۃِ

(۶) **فی** ظرفیت کے لئے ہے یعنی اس کے مابعد کا اس کے ماقبل کے لئے زمانہ یا جگہ ہونا بتانے کے لئے ہے، جیسے زیدٌ فی الدار، صمتُ فی رمضانَ

(۷) **عن** دور ہونا اور آگے بڑھ جانا بتانے کے لئے ہے، جیسے رَمَیتُ السھمَ عنِ القوسِ (میں نے تیر کمان سے پھینکا) یعنی تیر کمان سے دور ہوا اور آگے بڑھ گیا۔

(۸) **ك** تشبیہ کے لئے ہے جیسے زَید کالاسدِ (زید شیر جیسا ہے)

(۹) **ت** قسم کھانے کے لئے ہے مگر لفظ اللّٰہ کے ساتھ خاص ہے باقی اسمائے حسنیٰ پر داخل نہیں ہوتی، جیسے تَاللّٰہِ لاکیدنّ اصنامکم

(۱۰) **و** بھی قسم کھانے[۱] کے لئے ہے، جیسے وَاللّٰہِ اِنَّ زیدًا القائم

(۱۱) **حتی** انتہائے غایت کیلئے ہے، جیسے سرتُ حتی السوقِ، نِمتُ حتی الصباحِ۔

(۱۲) **رُبَّ** تقلیل کے لئے ہے یعنی کسی چیز کی کمی بیان کرنے کیلئے ہے، جیسے رُبَّ رجلٍ کریمٍ لقیتُہٗ (کچھ ہی سخی آدمیوں سے ملا ہوں میں)

(۱۳، ۱۴) **مُذ اور مُنذُ** دو معنیٰ کے لئے ہیں۔

(۱) زمانۂ ماضی میں ابتدائے غایت بتانے کیلئے، جیسے مارأیتُہٗ مُذ/مُنذُ یومِ الجمعۃِ (نہیں دیکھا میں نے اس کو جمعہ کے دن سے)

(۲) کسی کام کی پوری مدت بتانے کیلئے، جیسے مارأیتُہٗ مذ/منذ یومین (نہیں دیکھا میں نے اس کو دو دن سے یعنی نہ دیکھنے کی پوری مدت دو دن ہے)

(۱۵-۱۷) **حاشا، خلا، عدا**[۲]۔ استثناء کے لئے ہیں، جیسے جاء القومُ حاشا/خلا/عدا زیدٍ (آئی قوم زید کے علاوہ)

---

[۱] واو عاطفہ حرف جر نہیں ہے ۱۲ [۲] جب یہ تینوں لفظ فعل ہوتے ہیں تو مابعد کو نصب دیتے ہیں اور اسوقت بھی استثناء ہی کے معنیٰ دیتے ہیں، جیسے قام القوم حاشا/خلا/عدا زیدًا اور جب ان پر مَا داخل ہوتا ہے تو فعل ہی ہوتے ہیں، حرف جر نہیں ہوتے ۱۲

الدرسُ الثالثُ والخمسُون

نواصبِ مضارع کا بیان

چار حروف مضارع کو نصب دیتے ہیں۔ اَنْ، لَنْ، کَیْ، اِذَنْ

(۱) **اَنْ** مضارع کو مصدری معنیٰ میں کرتا ہے، جیسے اُحِبُّ اَنْ تَقُوْمَ (میں تیرے کھڑے ہونے کو پسند کرتا ہوں)

(۲) **لَنْ** مضارع کو مستقبل کے لئے خاص کرتا ہے اور تاکید کے ساتھ نفی کرتا ہے، جیسے لَنْ یَّضْرِبَ (ہرگز نہیں مارے گا وہ)

(۳) **کَیْ** سببیت کے لئے ہے یعنی اس کا ماقبل مابعد کے لئے سبب ہوتا ہے، جیسے اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ میں اسلام قبول کرنا دخولِ جنت کا سبب ہے۔

(۴) **اِذَنْ** جواب کے لئے ہے اور ایسے مضارع کے ساتھ آتا ہے جو مستقبل کے معنیٰ میں ہو، جیسے کسی نے کہا اسلمتُ آپ نے جواب دیا اِذَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّۃَ (تب تو تو جنت میں جائے گا)

جوازمِ مضارع کا بیان

پانچ حروف مضارع کو جزم دیتے ہیں۔ اِنْ، لَمْ، لَمَّا، لامِ امر اور لائے نہی۔

(۱) **اِنْ** شرط کے لئے ہے اور مستقبل کے معنیٰ دیتا ہے اگرچہ ماضی پر داخل ہو، جیسے اِنْ تَضْرِبْنِیْ اَضْرِبْكَ اور ان ضربتَ ضربتُ (اگر تو مجھ کو مارے گا تو میں بھی ماروں گا)

(۲) **لَمْ** مضارع کو ماضی منفی کے معنیٰ میں کرتا ہے، جیسے لَمْ یَضْرِبْ (نہیں مارا اُس نے

(۳) **لَمَّا** بھی مضارع کو ماضی منفی کے معنیٰ میں کرتا ہے اور لَمْ اور لَمَّا میں فرق یہ ہے کہ لَمْ نزدیک اور دور کی قید کے بغیر نفی کرتا ہے اور لَمَّا میں زمانۂ تکلّم تک نفی دراز ہوتی ہے، جیسے لَمَّا یَضْرِبْ (ابتک نہیں مارا اس نے)

(۴) **لامِ امر** فعل مضارع کو امر بناتا ہے، جیسے لِیَضْرِبْ (چاہیئے کہ مارے وہ)

(۵) **لائے نہی** فعل مضارع کو نہی بناتا ہے، جیسے لَا تَضْرِبْ (مت مار تو)

فائدہ:- اِنْ کے علاوہ کچھ کلمات شرط اور بھی ہیں جو مضارع کو جزم دیتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ لَوْ، أَمَّا، مَنْ، مَا، اَیُّ، مَتیٰ، اَنّیٰ، اَیْنَمَا، مَھْمَا، اِذْ مَا، حَیْثُمَا۔

مشقی سُوالات

(۱) حروف عاملہ کی تعریف بیان کرو
(۲) حروف عاملہ کتنی قسم کے ہیں اور کیا ہیں؟
(۳) حروف جر کی تعریف مع مثال بیان کرو
(۴) حروف جر کا کیا عمل ہے؟
(۵) مجرور کس کو کہتے ہیں
(۶) حروف جر کتنے ہیں اور کیا ہیں؟
(۷) بآء کے نو معنیٰ مثالوں کے ساتھ بیان کرو
(۸) لام کے تینوں معنیٰ مثالوں کے ساتھ بیان کرو
(۹) مِنْ کے چاروں معنیٰ مثالوں کے ساتھ بیان کرو
(۱۰) عَلیٰ کے تینوں معنیٰ مثالوں کے ساتھ بیان کرو
(۱۱) اِلیٰ کے معنیٰ مع مثال بیان کرو
(۱۲) فِیْ کے معنیٰ مع مثال بیان کرو۔
(۱۳) عَن کے معنیٰ مع مثال بیان کرو
(۱۴) کاف کے معنیٰ مع مثال بیان کرو۔
(۱۵) تآء کے معنیٰ مع مثال بیان کرو
(۱۶) وآو کے معنیٰ مع مثال بیان کرو
(۱۷) حَتّیٰ کے معنیٰ مع مثال بیان کرو
(۱۸) رُبَّ کے معنیٰ مع مثال بیان کرو
(۱۹) مُذ اور مُنذ کے دونوں معنیٰ مع امثلہ بیان کرو
(۲۰) حَاشَا، خَلَا اور عَدَا کے معنیٰ مع مثال بیان کرو
(۲۱) نواصبِ مضارع کیا کیا ہیں؟
(۲۲) اَنْ کا معنوی عمل بیان کرو
(۲۳) لَنْ کا معنوی عمل بیان کرو
(۲۴) کَیْ کے معنیٰ مع مثال بیان کرو
(۲۵) اِذَنْ کس لئے ہے؟ اور کہاں مستعمل ہے؟
(۲۶) جوازم مضارع کیا کیا ہیں؟
(۲۷) اِنْ کس لئے ہے؟ اور کیا معنیٰ دیتا ہے؟
(۲۸) لَمْ کا معنوی عمل کیا ہے؟

(۲۹) لَمَّا کا معنوی عمل کیا ہے؟
(۳۰) لم اور لمّا میں کیا فرق ہے؟
(۳۱) لام امر کیا کام کرتا ہے؟
(۳۲) لائے نہی کیا کام کرتا ہے؟
(۳۳) کلمات شرط کیا کیا ہیں؟
(۳۴) کلمات شرط کا عمل کیا ہے؟

اَلدَّرسُ الرَّابِعَ وَالخمِسُون

حُروف غیر عَاملہ کا بیَان

حُروف غیر عاملہ:- وہ ہیں جو کلمہ یا جملہ پر داخل ہوتے ہیں مگر لفظوں میں کچھ عمل نہیں کرتے تیرہ[۱۳] قسم کے حروف ہیں۔ جو یہ ہیں۔

حُروفِ[۱] عاطفہ، حروفِ[۲] ایجاب، حُروفِ[۳] تفسیر، حروفِ[۴] زیادت، حُروفِ[۵] مصدریہ حُروفِ[۶] استفہام، حروفِ[۷] تاکید، حروفِ[۸] تحضیض، حرفِ[۹] رَدْع، حُروفِ[۱۰] تنبیہ حرفِ[۱۱] توقع، تائے[۱۲] تانیث ساکنہ اور تنوین[۱۳]

حُروفِ عَاطفہ کا بیَان

حُروفِ عَاطفہ وہ حروف ہیں جو کلمہ کو یا جملہ کو دوسرے کلمہ سے یا جملہ سے جوڑتے ہیں۔ یہ دس[۱۰] حروف ہیں۔

وَاو، فَاء، ثُمَّ، حَتّیٰ، اَوْ، اِمَّا، اَمْ، لَا، بَلْ، لٰکِنْ

جیسے جاء زیدٌ وعمروٌ/ زیدٌ فعمروٌ/ زیدٌ ثمّ عمروٌ/ زیدٌ او عمروٌ/ زیدٌ اَمْ عمروٌ/ زیدٌ لا عمروٌ/ زیدٌ بل عمروٌ۔ مَاتَ النَّاسُ حَتّیٰ الاغنیاءُ (مر گئے لوگ یہاں تک کہ مالدار بھی) العدد اِمَّا زَوج وَاِمَّا فردٌ (کسی خاص عدد کے بارے میں کہ وہ یا تو جفت ہے یا طاق)، مَا جَاءنی زَیْدٌ لکنْ عمروٌ جاء، قَامَ بکرٌ لٰکِن خالد لَمْ یَقُمْ

حروفِ ایجاب کا بیان

حروفِ ایجاب وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ جواب دیا جاتا ہے۔ یہ چھ حروف ہیں۔ نَعَمْ، بَلٰی، اِیْ، اَجَلْ، جَیْرِ، اِنَّ

(۱) **نَعَمْ** کلامِ سابق کو ثابت کرنے کے لئے ہے، جیسے اَجَاءَ زَیْدٌ؟ یا اَمَا جَاءَ زَیْدٌ؟ کے جواب میں نَعَمْ کہا جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ ہاں بیشک زید آیا/نہیں آیا۔

(۲) **بَلٰی** کلامِ منفی کے جواب میں آکر اس کو مثبت کرتا ہے، جیسے اللہ نے دریافت کیا کہ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ؟ لوگوں نے جواب دیا بَلٰی (کیوں نہیں) یعنی بے شک آپ ہمارے رب ہیں۔

(۳) **اِیْ** استفہام کے بعد اثبات کے لئے ہے اور اس کے ساتھ قسم ضروری ہے، جیسے اَحَقٌّ هُوَ؟ جواب اِیْ وَرَبِّیْ اِنَّهٗ لَحَقٌّ (کیا عذابِ آخرت واقعی امر ہے؟ جواب: ہاں قسم میرے رب کی وہ واقعی امر ہے)

(۴-۶) **اَجَلْ، جَیْرِ، اِنَّ** خبر دینے والے کی تصدیق کے لئے ہیں، جیسے جَاءَكَ زَیْدٌ (آپ کے پاس زید آیا) کے جواب میں اَجَلْ، جَیْرِ یا اِنَّ کہا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آپ صحیح کہتے ہیں، زید میرے پاس آیا ہے۔

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْخَمْسُوْن

حروفِ تفسیر کا بیان

حروفِ تفسیر:۔ وہ حروف ہیں جو اجمال کی وضاحت کرنے کیلئے لائے

جاتے ہیں۔ یہ دو حرف ہیں اَیْ اور اَنْ

(۱) **اَیْ** جملہ اور مفرد دونوں کی تفسیر کے شروع میں آتا ہے، جیسے قَتَلَ زَیْدٌ بَکْرًا اَیْ ضَرَبَهٗ ضَرْبًا شَدِیْدًا اور اَلْغَضَنْفَرُ اَیِ الْاَسَدُ

(۲) **اَنْ** ایسے فعل کی تفسیر کرتا ہے جو بمعنیٰ قول ہو، جیسے نَادَیْنَاهُ اَنْ یَّا اِبْرَاهِیْمُ میں نادینا بمعنیٰ قلنا ہے اور ان یا ابراھیم اسکی تفسیر ہے۔

حروفِ زیادت کا بیان

حروفِ زیادت وہ حروف ہیں جن کے معنیٰ کچھ نہیں ہوتے ان کو کلام میں زینت کے لئے لایا جاتا ہے۔ یہ آٹھ حروف ہیں۔ اِنْ، اَنْ، مَا، لَا، مِنْ، كَ، ب، ل۔

(۱) **اِنْ** تین جگہ زائد آتا ہے مَا نافیہ کے بعد، مَا مصدریہ کے بعد اور لَمَّا کے بعد، جیسے مَا اِنْ زَیْدٌ قَائِمٌ (زید کھڑا نہیں ہے) اِنْتَظِرْ مَا اِنْ یَجْلِسُ الْاَمِیْرُ (امیر کے بیٹھنے تک انتظار کر) لَمَّا اِنْ جَلَسْتَ جَلَسْتُ (جب تک تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا)

(۲) **اَنْ** دو جگہ زائد آتا ہے لَمَّا کے بعد اور لَوْ سے پہلے، جیسے فَلَمَّا اَنْ جَاءَ الْبَشِیْرُ (پس جب خوش خبری دینے والا آیا) وَاللہِ اَنْ لَوْ قُمْتَ قُمْتُ

(۳) **مَا** دو جگہ زائد آتا ہے۔ کلماتِ شرط اذا، متی، اَیٌّ، اَیْنَ اور اِنْ کے بعد اور حروفِ جر بَ، عَنْ، مِنْ اور كَ کے بعد، جیسے اذا ما/متی ما صمتَ صمتُ۔ اَیًّا مَّا تدعوا فله الاسماء الحسنیٰ۔ اینما تجلسُ اجلسْ۔ اِمَّا تَقُمْ اَقُمْ۔ فَبِمَا رَحْمَةٍ من الله، عمّا قلیل، مما خطیئٰتهم، زید صدیقی کما اَنَّ عمروًا اخی

(۴) **لَا** تین جگہ زائد آتا ہے واؤ عاطفہ کے بعد جبکہ وہ نفی کے بعد آیا ہو، اَنْ

مصدریہ کے بعد اور قسم سے پہلے، جیسے ماجاءنی زید ولا عمرو۔ مامنعك ان لاتسجد اذ امرتك؟ (تجھے سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا جبکہ میں نے حکم دیا تھا؟) لَا اُقْسِمُ بِهٰذا البلد (میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں) باقی چار حروف حروف جر کے بیان میں گزر چکا ہے۔

الدَّرسُ السَّادِسُ والخمسُون

حروف مصدریہ کا بیان

حُروف مصدریہ وہ حروف ہیں جو فعل کو مصدری معنیٰ میں یا جملہ کو مصدر کی تاویل میں کرتے ہیں۔ یہ تین حرف ہیں۔ مَا، اَنْ، اَنَّ اوّل دو جملہ فعلیہ پر داخل ہوتے ہیں اور اس کو مصدر کے معنیٰ میں کرتے ہیں اور اَنَّ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے اور اس کو بتاویل مصدر کرتا ہے، جیسے ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ (تنگ ہوگئی ان پر زمین اپنی کشادگی کے باوجود) فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖ اِلَّا اَنْ قَالُوْا (پس نہیں تھا ان کی قوم کا جواب مگر یہ بات الخ) عَلِمْتُ اَنَّكَ قَائِمٌ (میں نے آپ کا کھڑا ہونا جانا)

حروف تاکید کا بیان

حُروف تاکید وہ حروف ہیں جن سے کلام میں تاکید پیدا کی جاتی ہے یہ دو حرف ہیں۔ نونِ تاکید ثقیلہ وخفیفہ اور لام تاکید مفتوح۔

(۱) نون تاکید ثقیلہ وخفیفہ فعل مضارع، امر اور نہی کے ساتھ خاص ہے، جیسے لَيَضْرِبَنَّ، لَيَضْرِبَنْ، اِفْعَلَنَّ، اِفْعَلَنْ، لَا يَفْعَلَنَّ، لَا يَفْعَلَنْ،

(۲) لام تاکید مفتوح فعل اور اسم دونوں پر آتا ہے، جیسے لَيَضْرِبَنَّ، لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا (اگر آسمان وزمین میں اللہ کے سوا

اور معبود ہوتے تو دونوں ضرور برباد ہوجاتے) اِنَّ زَيْدًا لَقَائِمٌ (بیشک زید البتہ یعنی یقیناً کھڑا ہے)

الدَّرسُ السَّابعُ والخمسُون

حروف استفہام کا بیان

حُروف استفہام وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ کوئی بات دریافت کی جائے۔ یہ دس حروف ہیں۔

ہمزۂ مفتوحہ (اَ) هَلْ، مَا، مَنْ، مَاذَا، اَيٌّ، مَتٰى، اَيَّانَ، اَنّٰى اور اَيْنَ،

(۱، ۲) ہمزۂ مفتوحہ اور هَلْ دونوں جملہ کے شروع میں آتے ہیں، جیسے اَ/هل زید قائم؟ اَ/هل قام زَيْدٌ؟

فائدہ:۔ ہمزہ کا استعمال هَلْ سے زیادہ ہے

قاعدہ:۔ استفہام انکاری[1] کے لئے صرف ہمزہ مستعمل ہے، جیسے اتضرب زیدًا وهو أخوك؟!

قاعدہ:۔ اَمْ کے ساتھ بھی صرف ہمزہ آتا ہے، جیسے اَزَيْدٌ عِنْدَكَ اَمْ عَمْرٌو؟

قاعدہ:۔ حروف عاطفہ پر بھی صرف ہمزہ داخل ہوتا ہے، جیسے اَثُمَّ اذا ما وقع الخ اَفَمَنْ كان الخ اَوَمَنْ كَانَ الخ

[1] استفہام انکاری وہ استفہام ہے جو صورۃً استفہام ہو اور مقصود مابعد کا ابطال ہو اگر ہمزہ کا مابعد مثبت ہو تو منفی کے معنیٰ حاصل ہوں گے، جیسے اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا؟! ای لا يُحِبُّ اور اگر مابعد منفی ہو تو مثبت کے معنیٰ حاصل ہوں گے، جیسے اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ؟! ای شرحنا صدرك ۱۲

(۳) مَا غیر ذوی العقول کے بارے میں کوئی بات دریافت کرنے کے لئے ہے، جیسے ما فی یدك؟

(۴) مَنْ ذوی العقول کے بارے میں کوئی بات دریافت کرنے کے لئے ہے، جیسے مَنْ فی الدّار؟

(۵) مَاذَا بھی کسی چیز کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے ہے، جیسے مَاذَا تریدُون؟ کیا چاہتے ہو تم؟

(۶) اَیٌّ اور اس کا مؤنث اَیَّۃٌ ذوی العقول اور غیر ذوی العقول دونوں کے لئے ہیں، جیسے اَیُّکُمْ اَقْرَأُ؟ (تم میں سے سب سے زیادہ شاندار قرآن کون پڑھتا ہے؟) اَیُّ البلادِ اَحْسَنُ؟ اَیَّتُھَا اَفْضَلُ مِنْکُنَّ؟ بِاَیِّ اَرْضٍ تموت؟

(۷،۸) مَتٰی اور اَیَّانَ زمانہ دریافت کرنے کے لئے ہیں، جیسے مَتٰی تذھبُ؟ اَیَّانَ یومُ الدین؟

(۹،۱۰) اَنّٰی اور اَیْنَ جگہ دریافت کرنے کے لئے ہیں، جیسے اَنّٰی لَكِ ھٰذا؟ (یہ تیرے پاس کہاں سے آیا؟) این بیتُكَ؟

الدَّرْسُ الثَّامِنُ والخمسُون

حُروف تحضیض کا بیان

حُروف تحضیض وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ مخاطب کو کسی کام پر ابھارا جائے۔ یہ چار حرف ہیں ھلّا، اَلَا، لَوْلَا اور لَوْمَا۔ یہ چاروں فعل پر داخل ہوتے ہیں، خواہ فعل مضارع ہو یا ماضی، جیسے ھلّا/ اَلَا/ لولا/ لوما تضربُ/ ضربتَ زیداً؟ (آپ زید کو کیوں نہیں مارتے/ مارا) مگر جب فعل مضارع پر داخل ہوتے ہیں تو واقعۃً ابھارنا مقصود ہوتا ہے اور

جب ماضی پر داخل ہوتے ہیں تو ملامت کرنا اور شرمندہ کرنا مقصود ہوتا ہے جیسے ھلّا تضربُ زیداً؟ (زید کو آپ کیوں نہیں مارتے؟ یعنی مارنا چاہئے) اور ھلّا اکرمتَ زیداً؟ (آپ نے زید کا اکرام کیوں نہ کیا؟ یعنی آپ کا یہ عمل قابلِ افسوس ہے)

حرف توقع کا بیان

حَرفِ توقع وہ ہے جس کے ذریعہ ایسی بات کی خبر دی جائے جسکی امید ہو یہ صرف ایک لفظ قَدْ ہے، جیسے قد یَقْدَمُ المسافر الیومَ (امید ہے آج مسافر آجائے)

قاعدہ قد مضارع پر کبھی تقلیل[1] کے لئے بھی آتا ہے، جیسے قد یصدُقُ الکذُوبُ (بڑا جھوٹا بھی کبھی سچ بولتا ہے)

قاعدہ جب قد ماضی پر آتا ہے تو کبھی تقریب کے لئے ہوتا ہے اور کبھی تحقیق کے لئے، جیسے قَدْ رَکِبَ (ابھی سوار ہوا) قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تزکّٰی (تحقیق بامراد ہوا جو شخص گناہوں سے پاک ہوا)

الدَّرْسُ التَّاسِعُ والخمسُون

حرف رَدْع کا بیان

حَرف رَدْع وہ ہے جس کے ذریعہ کسی کو جھڑکا جائے۔ یہ صرف ایک لفظ کلّا ہے، جیسے کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (ہرگز نہیں! عنقریب جان لوگے تم)

کلّا تین طرح مستعمل ہے۔

---

[1] تقلیل: کم کرنا، تقریب: نزدیک کرنا، ماضی قریب بنانا، تحقیق: پکّا کرنا

(١) خبر کے بعد، جیسے یقولُ: رَبِّیْ اَھَانَنِ! کہتا ہے: میرے رب نے میری قدر گھٹادی) کَلَّا! (ہرگز نہیں!)

(٢) امر کے بعد، جیسے اِضْرِبْ زَیْدًا کے جواب میں کَلَّا کا مطلب یہ ہے کہ میں اس کو ہرگز نہیں ماروں گا)

(٣) جملہ کے مضمون کو مؤکد کرنے کے لئے، جیسے کَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰی (سچ مچ بے شک آدمی حد سے نکل جاتا ہے)

حروف تنبیہ کا بیان

حُروف تنبیہ وہ حروف ہیں جو مخاطب کی غفلت کو دُور کرتے ہیں تاکہ وہ بات اچھی طرح سُنے۔ یہ تین حروف ہیں۔ اَلَا، اَمَا، ھَا۔ پہلے دو جملہ اسمیہ اور فعلیہ دونوں پر آتے ہیں، جیسے اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔ (سنو! اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ہو جاتا ہے) اَلَا اِنَّھُمْ ھُمُ الْمُفْسِدُوْنَ (سنو! بے شک وہی فساد مچانے والے ہیں) اَمَا لَا تَفْعَلِ الشَّرَّ (سنو! برُا کام مت کرو) اَمَا اِنَّ زیدًا القائم (سنو! بے شک زید کھڑا ہے) اور ھَا جملہ اسمیہ پر بھی آتا ہے اور مفرد پر بھی، جیسے ھَاھٰذَا الْکِتَابُ سَھْلٌ جِدًّا (سنو! یہ کتاب بہت ہی آسان ہے) اس میں ھَا حرف تنبیہ ہے جو جملہ اسمیہ پر آیا ہے اور اسم اشارہ ذَا پر جو ھَا ہے وہ بھی حرف تنبیہ ہے جو مفرد پر آیا ہے۔

اَلدَّرْسُ السِّتُّوْنَ

تائے تانیث ساکنہ کا بیان

تائے تانیث ساکنہ وہ ساکن تاء ہے جو فعل ماضی کے صیغہ واحد مؤنث غائب کے آخر میں آتی ہے اور یہ بتاتی ہے کہ اس کا فاعل یا نائب فاعل

مؤنث آنا چاہئے، جیسے ضَرَبَتْ/ضُرِبَتْ فاطمۃُ۔

تنوین کا بیان

تنوین وہ ساکن نون ہے جو کلمہ کی آخری حرکت کے تابع ہوتی ہے اور فعل کی تاکید کے لئے نہیں ہوتی، تنوین کو نون کی صورت میں نہیں لکھتے بلکہ کلمہ کی آخری حرکت کو دوہرا کر دیتے ہیں، جیسے زَیْدُنْ، زَیْدَنْ اور زَیْدِنْ کو زَیْدٌ، زَیْدًا اور زَیْدٍ لکھتے ہیں۔

تنوین کی پانچ قسمیں ہیں۔ تنوینِ تمکن، تنوینِ تنکیر، تنوینِ عِوَض، تنوینِ مقابلہ اور تنوینِ ترنم۔

(١) **تنوین تمکن** وہ تنوین ہے جو اسم متمکن یعنی اسم منصرف کے آخر میں آتی ہے، جو لفظ کے منصرف ہونے پر دلالت کرتی ہے، جیسے زَیْدٌ، رجلٌ، کتَابٌ وغیرہ

(٢) **تنوین تنکیر** وہ تنوین ہے جو کسی اسم کے نکرہ ہونے پر دلالت کرتی ہے، جیسے صَہٍ (کسی وقت خاموش ہو) اور صَہْ معرفہ ہے اور جزم پر مبنی ہے جس کے معنیٰ ہیں ابھی خاموش ہو۔

(٣) **تنوین عِوَض** وہ تنوین ہے جو مضاف پر مضاف الیہ کے عوض میں آتی ہے، جیسے حِیْنَئِذٍ، یَوْمَئِذٍ کا مضاف الیہ کان کذا محذوف ہے اس کے بدل ذال پر تنوین آئی ہے۔

(٤) **تنوین مقابلہ** وہ تنوین ہے جو جمع مؤنث سالم کے آخر میں آتی ہے، جیسے مُسْلِمَاتٌ۔ یہ تنوین جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلہ میں ہے۔

(٥) **تنوین ترنم** وہ تنوین ہے جو شعر کے آخر میں یا مصرعہ کے آخر میں آواز میں خوبصورتی پیدا کرنے کے لئے لائی جاتی ہے، جیسے ؎

اَقِلِّی اللَّوْمَ، عَاذِلَ! وَالْعِتَابَنْ وَقُوْلِیْ اِنْ اَصَبْتُ: لَقَدْ اَصَابَنْ[ف]

(اے ملامت کرنے والی! ملامت اور عتاب کم کر؛ اور کہہ تو اگر میں نے درست کام کیا ہے کہ "درست کام کیا اس نے")

مشقی سُوالات

(۱) حروف غیر عاملہ کی تعریف بیان کرو (۲) حروف غیر عاملہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ اور کیا ہیں؟

(۳) حروف عاطفہ کی تعریف مع امثلہ بیان کرو (۴) حروف عاطفہ کیا ہیں؟

(۵) حتیٰ، اِمّا اور لٰکِنْ کی مثالیں بیان کرو (۶) حروف ایجاب کی تعریف بیان کرو

(۷) حروف ایجاب کیا ہیں؟ (۸) نَعَمْ کس لئے ہے مع مثال بیان کرو

(۹) بَلیٰ کس لئے ہے۔ مع مثال بیان کرو (۱۰) اِیْ کس لئے ہے؟ اور اس کے لئے کیا چیز ضروری ہے؟

(۱۱) اَجَلْ، جَیْرِ اور اِنَّ کس لئے ہیں؟ (۱۲) حروف تفسیر کی تعریف بیان کرو۔

[ف] عَاذِلَ منادی مرخم ہے اصل عاذلۃ ہے، حرف ندا محذوف ہے العتابن کا عطف اللوم پر ہے اور العتاب اسم ہے اور اصاب فعل ہے اور دونوں کے آخر میں تنوینِ ترنّم ہے تنوین ترنم اسم، فعل اور حرف تینوں پر آتی ہے۔ ترکیب اَقِلِّیْ فعل امر باب افعال (اِقْلَالٌ) سے، صیغہ واحد مؤنث حاضر یٖ فاعل، اللومَ مفعول بہ، عَاذِلَ منادی مرخم، یا حرف ندا محذوف اصل یَا عَاذِلَۃُ تھا، واو عاطفہ، العتابن کا عطف اللوم پر نون تنوین ترنّم؛ واو عاطفہ، قولی فعل امر با فاعل، اِنْ حرف شرط، اَصَبْتُ فعل با فاعل ملکر شرط، جواب شرط محذوف ای فقولی، لام تاکید، قد برائے تحقیق، اصابن فعل ماضی صیغہ واحد مذکر غائب، ضمیر ھو مستتر فاعل، نون تنوین ترنّم اور جملہ لقد اصابن مقولہ محل نصب میں مفعول بہ ہونے کی وجہ سے اور جملہ شرطیہ مع جوابِ شرط درمیان میں جملہ معترضہ ہے۔ ۱۲

(۱۳) حروف تفسیر کیا ہیں؟ (۱۴) اَیْ کہاں آتا ہے مع مثال بیان کرو

(۱۵) اَنْ کہاں آتا ہے مع مثال بیان کرو (۱۶) حروف زیادت کی تعریف بیان کرو

(۱۷) حروف زیادت کیا ہیں؟ (۱۸) اِنْ کتنی جگہ زائد آتا ہے مع امثلہ بیان کرو

(۱۹) اَنْ کتنی جگہ زائد آتا ہے مع امثلہ بیان کرو (۲۰) مَا کتنی جگہ زائد آتا ہے مع امثلہ بیان کرو

(۲۱) لَا کہاں زائد آتا ہے مع امثلہ بیان کرو (۲۲) مِن، کاف، باء اور لام زائدہ کی مثالیں دو

(۲۳) حروف مصدریہ کی تعریف بیان کرو (۲۴) حروف مصدریہ کیا ہیں؟

(۲۵) مَا اور اَنْ کس پر داخل ہوتے ہیں مع امثلہ بیان کرو (۲۶) اَنَّ کس پر داخل ہوتا ہے مع مثال بیان کرو

(۲۷) حروف تاکید کی تعریف بیان کرو (۲۸) حروف تاکید کیا ہیں؟

(۲۹) نون ثقیلہ اور خفیفہ کہاں کہاں لگتے ہیں؟ (۳۰) لام تاکید مفتوح کہاں آتا ہے مع امثلہ بیان کرو

(۳۱) حروف استفہام کی تعریف بیان کرو (۳۲) حروف استفہام کیا ہیں؟

(۳۳) ہمزہ اور ہَلْ کہاں آتے ہیں؟ (۳۴) ہمزہ اور ہَلْ میں سے زیادہ کون مستعمل ہے؟

(۳۵) استفہام انکاری کیلئے کونسا حرف ہے؟ (۳۶) اَمْ کے ساتھ کونسا حرف مستعمل ہے؟

(۳۷) حروف عاطفہ پر کونسا حرف داخل ہوتا ہے؟ (۳۸) مَا کس کے لئے ہے؟

(۳۹) مَنْ کس کے لئے ہے؟ (۴۰) مَاذَا کس کے لئے ہے؟

(۴۱) اَیٌّ اور اَیَّۃٌ کس کے لئے ہیں؟ (۴۲) مَتٰی اور اَیَّانَ کس کے لئے ہیں؟

(۴۳) اَنّٰی اور اَیْنَ کس کے لئے ہیں؟ (۴۴) حروف تحضیض کی تعریف بیان کرو

(۴۵) حروف تحضیض کیا کیا ہیں؟ (۴۶) حروف تحضیض کس پر داخل ہوتے ہیں مع مثال بیان کرو۔

(۴۷) جب حروف تحضیض مضارع پر آئیں تو کیا مقصد ہوتا ہے؟ (۴۸) جب حروف تحضیض ماضی پر آئیں تو کیا مقصد ہوتا ہے؟

(۴۹) حَرفِ توقع کی تعریف بیان کرو (۵۰) حَرفِ توقع کیا ہے؟

(۵۱) قَدْ تقلیل کے لئے کب ہوتا ہے؟ (۵۲) ماضی پر قَدْ کتنے معنیٰ کے لئے آتا ہے؟

(۵۳) حرف ردع کی تعریف بیان کرو (۵۴) حرف ردع کیا ہے ؟

(۵۵) کَلَّا کے تینوں استعمال مع امثلہ بیان کرو (۵۶) حروف تنبیہ کی تعریف بیان کرو۔

(۵۷) حروف تنبیہ کیا کیا ہیں؟ مع امثلہ بیان کرو (۵۸) ھَا کہاں کہاں آتا ہے ؟

(۵۹) تائے تانیث ساکنہ کونسی تاء ہے ؟ (۶۰) تائے تانیث ساکنہ کا کیا مقصد ہے ؟

(۶۱) تنوین کی تعریف بیان کرو (۶۲) تنوین کو لکھنے کا طریقہ کیا ہے ؟

(۶۳) تنوین کی کتنی قسمیں ہیں ؟ (۶۴) تنوین تمکّن کی تعریف مع مثال بیان کرو

(۶۵) تنوینِ تنکیر کی تعریف مع مثال بیان کرو (۶۶) تنوین عوض کی تعریف مع مثال بیان کرو

(۶۷) تنوینِ مقابلہ کی تعریف مع مثال بیان کرو (۶۸) تنوینِ ترنم کی تعریف مع مثال بیان کرو

ضروری ھدایت

ترچھا خط (/) بمعنیٰ "یا" استعمال کیا گیا ہے اور عام طور پر مثالوں میں استعمال کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ عبارت میں سے متعدد مثالیں بنائی جائیں مثلاً سبق ۱۴ میں یہ عبارت ہے ھذا ابوکَ / اخوکِ / حموکِ / ھنوکَ / فوکِ / ذومال یہ دس۱۰ مثالیں ہیں اور ان کو اس طرح پڑھیں گے ھٰذا ابوکَ ، ھذا ابوکِ ھذا اخوکَ ھذا اخوکِ ھذا احموکِ ھٰذا ھنوکَ ھذا ھنوکِ ھذا فوکَ ھذا فوکِ ھذا ذومال ۔ اسی طرح پوری کتاب میں سمجھیں۔

H.S. OFFSET PRINTERS, DELHI-110 02

علم نحو کلام میں، جیسے نمک طعام میں

آسان نحو

حصہ دوم

از

مولانا سعید احمد صاحب پالن پوری
استاذ دار العلوم دیو بند

ناشر
مکتبہ حجاز، دیو بند، ضلع سہارنپور (یوپی)